

دلچسپ اور سبق آموز کہانیوں کا مجموعہ

کلیدِ دمنہ



مصنف: نیدیا فیلسوف
مترجم: عبید اللہ عید

کلید دمنہ

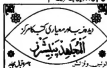
پیدایا فیلسوف
مولانا عبد اللہ عابدی

الکتاب والکتاب

4 منزل دین پلازہ گلی فی راولہ کراچی 283
1973

ملنی کی بہت حاجات

- قیادت کی ایک نئی شکل سامنے آ رہی ہے
● اس کی بنیادی گنجائش اور اہلیت اور اس کی اہمیت
● کسی بھی نئی شکل اور اہلیت کو ہم اس کے ساتھ لے کر آ رہے ہیں
● ہم نے اس کی بنیادی گنجائش اور اہلیت کو سامنے لے کر آ رہے ہیں
● ایک نئی شکل سامنے آ رہی ہے
● اس کی بنیادی گنجائش اور اہلیت اور اس کی اہمیت
● کسی بھی نئی شکل اور اہلیت کو ہم اس کے ساتھ لے کر آ رہے ہیں
● ہم نے اس کی بنیادی گنجائش اور اہلیت کو سامنے لے کر آ رہے ہیں
● ایک نئی شکل سامنے آ رہی ہے
● اس کی بنیادی گنجائش اور اہلیت اور اس کی اہمیت
● کسی بھی نئی شکل اور اہلیت کو ہم اس کے ساتھ لے کر آ رہے ہیں
● ہم نے اس کی بنیادی گنجائش اور اہلیت کو سامنے لے کر آ رہے ہیں



(continued)

- [illegible]

— 10 —

● ●

المشاورين
المشاورين

المقام الثاني: **البيان**

1. 1. 1.

大體

2000

4/20/2019

بہارِ طریقتی دارِ جم

حرف آغاز

کلیدِ دولتِ قدیمِ طریقتی و روح کی ایک معراجِ کتاب ہے جسے برصغیر ہند کے ایک دانشور، بیروانی اپنے دور کے آسمانی و عظیم کے لئے تصنیف کیا تھا تاکہ اسے انسانی ہند اور آدابِ حکومت سے آگاہ کیا جاسکے۔ مصنف نے اس کتاب کو چاروںوں کی زبان میں لکھی کیا ہے تاکہ سحرانِ وقت کی طبعِ نازک پر کوئی صحت گراں نہ کرے۔

ع نازک حراجِ شاہیِ تابِ سخن ندارد

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ دنیا کی بہت سی اہم زبانوں میں اس کے تراجم کئے گئے ہیں۔ اور اس کا عربی ترجمہ ایک عرصہ تک دینی مدارس کے نصاب میں بھی شامل رہا ہے۔ اور اب اس کا اردو ترجمہ بھی کیا جا رہا ہے۔ تاکہ حکمت و دانش کی ان باتوں کو عام کیا جائے جن کی وجہ سے اس کتاب کو حضرت درامِ ماسل ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے قارئین کو ایسے بیش قیمت حقائق سے آگاہی حاصل ہوگی جن سے وہ اپنی نظریاتی اور ادبیاتی معاملات میں فائدہ اٹھا سکیں گے۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ کلعة الحصنة حالة المؤمن انهما وجدھا اصلھا (دائی کی بات سوسن کی کم شدہ حراج ہے اسے جہاں سے بھی ملے حاصل کر لیتا ہے)۔

میں اس موقع پر جنابِ مرزا قادیان صاحب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ترجمے کے سلسلے کی اصطلاح کے ساتھ پروف ریڈنگ کی ذمیت بھی برداشت کی اور اس طرح یہ کتاب سلامت کے لئے چھاپ ہوگی۔

اب اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے جس کی طبعیت کا اہتمام عسرا تہل کاہد صاحب نے کیا ہے۔ امید ہے کہ قارئین اس کو پسند فرمائیں گے۔

محمد اقصیٰ

تعارف کتاب

۱۔ جو مٹی بک نہ جائے ان پانی اور بارش (مصر)

”کلید دہ“ اصلاح اخلاق اور تعلیم و تربیت کی ایک بلند پایہ کتاب ہے جسے ایک ہندوستانی قسطنطین بنے اپنے آج سے سیکڑوں برس پہلے تصنیف کیا تھا۔ جارج عالم میں ذکر ہے۔ کہ سکھو روٹی نے ہندوستان کے کچھ حصہ کا رخ کرنے کے بعد مغلطہ جاتے میں اپنا ایک جائگن مقرر کر دیا۔ اور غور و انکس چلا گیا۔

اٹل ہند نے اس سے بہکات کر دی اور اس کی چکڑ بھیم کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ مگر کچھ عرصہ بعد بھیم نے بھیم و جبر اور آمریت کی روانہ اختیار کر لی اور رعایا کو اس حد تک ادا دیا کہ کسی شخص کو اس پر تختہ کرنے کی بھی جرات نہ تھی۔

اس مہد کے ایک عظیم قسطنطین بنے اس صورت حال کے پیش نظر بھیم کو اس روٹ سے باز رکھنے کے لئے اس سے ملاقات کی اور اچھے اور صحیح اصولوں پر کار بند ہونے کی تلقین کی۔ مگر اس نے اسے ٹٹل میں ڈال دیا۔ لیکن کچھ مدت کے بعد کسی اہم معاملہ پر حضور کرنے کے لئے اس کو اور ہانپا اور بھر اس نے بھیم کے لئے یہ کتاب ترتیب دی۔

اس کتاب میں اس زمانے کے رواج کے مطابق جانوروں اور پندوں کی زبان سے صحبت کی گئی ہے اور اس میں امن خالق کو موصوعاً بیان کیا ہے۔ جن سے عام طور پر لوگوں کو سنا ہے چڑیا ہے اور جن کے ذریعے سے امن کے کردار کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

یہ کتاب ملکت زبان میں لکھی گئی تھی اور اس کے بعد کئی زبانوں میں اس کے ترجمے کئے گئے ہیں۔ تحقیق نے اس کے اصل نسخے کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے مگر وہ انہیں دستیاب نہیں ہو سکا۔ البتہ انہیں اس کتاب کے حصہ الہاب ہندوستان کی قدیم کتابوں میں مل چکے ہیں۔ جیسا کہ بھارت بھانٹا جاتر اور جنو واریا اور جیرو میں۔ ان تحقیق نے اس کتاب کے پہلے پانچ ابواب بھانٹا جاتر میں اور ان کے بعد کے چھ

ادب کا نام نہ ملتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنی زبان میں لکھا تھا۔

اس کتاب کا سب سے پہلا ترجمہ سنی زبان میں ہوا۔ مگر یہ غیر اعلیٰ سطح کی تحقیق کے مطابق صرف ایک ہی ادب اس زبان میں مل سکا ہے۔ سرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ کتاب شاہین احمد کے کتب خانے میں چلی رہی اور کسی کو اس کا علم نہ ہو سکا اس لئے کہ وہ اس کی بہت زیادہ نگہداشت کرتے تھے۔ چنانچہ جب ایمان علی فرخانی کی حکومت آئی تو اسے کسی طرح اس کتاب کا علم ہو گیا اور اس نے کسی صاحبِ علم کو اس کی حاشی میں ہندوستان بھیجا اور اس شخص کے لئے ہزاروں روپے خرچ کئے۔ اس عالم نے جی حقائق کے بعد اس کتاب کو پہلوی (فارسی) زبان میں منتقل کیا اور اسے ایران لے آیا اور پھر اس کتاب کا ترجمہ پہلوی سے سریانی اور عربی میں ہوا۔

عربی زبان میں اس کے ترجمے کا سہرا عبدالغنی صلیح کے سر ہے جو مہاشی خلیفہ ابو جعفر منصور کا تیسری فرزند تھا۔ اس کے علاوہ عبدالغنی خال ہوازی نے بھی 185 ع میں اس کا عربی ترجمہ سنی بن غلام کی خدمت میں پیش کیا۔ بعض لوگوں نے اس کتاب کا حکم صورت میں بھی لکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ سنی بن غلام نے اس کا شعروں میں ترجمہ کیا ہے۔ پھر اسی کتاب کی طرز پر سنی بن غلام نے خلیفہ مامون کے حضور ایک کتاب لکھ کر پیش کی۔ مگر یہ تمام کتابیں حوادثِ زمانہ کی زد ہو گئیں اور صرف ابنِ صلیح کا ترجمہ باقی رہ گیا۔ جو آج بھی ہمارے سامنے موجود ہے۔ اور پھر 1786ء میں علی دہاس عربی ترجمے کا کچھ حصہ طبع ہوا۔ ہوازی نے شائع کیا۔ لیکن مکمل کتاب 1816ء میں ایک فرانسیسی مستشرق دہان مشفق دہی ساسی نے جو اس سے شائع کی اس عربی ترجمے کے شائع کرنے کے بعد دنیا کی دوسری اہم زبانوں میں شائع ہوئی۔ فارسی میں ’ترکی‘ ’عربی‘ کا معنی انگریزی ’دہی‘ اور ہندی وغیرہ میں اس کتاب کے ترجمے ہوئے ہیں۔

مرض ناشر

”کیلے دوت“ دراصل حضرت زبان میں لکھی گئی ایک تاریخی اور ادبی کتاب کا اولہ ترجمہ ہے اگرچہ اس کتاب کا ترجمہ کی زبانوں میں ہو چکا ہے مگر اردو ترجمہ کرنے کی سعادت مصر حاضر کے سربراہ عالم دینی حضرت مولانا عبدالحق صاحب کو نصیب ہوئی اور ادارہ الجہاد پبلشرز کو یاخراہ حاصل ہے کہ وہ اس عظیم تاریخی کتاب کا تیسرا ایڈیشن شائع کر رہا ہے۔

”کیلے دوت“ میں اگرچہ جانوروں کی زبان میں انسانوں کو نصیحتیں کر کے صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کی گئی ہے مگر اس حوالے سے بھی یہ کتاب اہمیت کی حامل ہے کہ کسی بھی بادشاہ اور مذہبی رہنماؤں کو براہِ راست تختہ پر داشت نہیں ہوتی اور وہ عجم اور ان کا نظامِ کارِ است اختیار کر کے نصیحت کرنے والے کو بدترین سزا دینے کی گمان لیتا ہے۔ جیسا کہ عالمِ بادشاہ ذہن عجم نے نصیحت کرنے والے کو قتل یا پھانسی دینے کی گمان لیتا ہے اور اس نے نصیحت کرنے کا عمل نہ چھوڑا مگر طریقہ تبدیل کرتے ہوئے جانوروں کی زبان میں انسانوں کے روزمرہ معاملات کو موضوع بناتے ہوئے نصیحتیں نہیں اور بدترین انجام سے آگاہ کیا۔

اصطلاح اور طرزِ جانے کے حوالے سے یہ کتاب اگرچہ محض جانوروں کی کہانیاں ہیں اور بچوں میں بہت مقبول ہوئی ہے مگر ناکامی سے بچنے اور کامیابی کی منازل طے کرنے والے حکمرانوں سے لے کر سیاسی جماعتوں کے کارکنوں تک ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں کیلئے یہ کتاب محض رہائی کی حیثیت رکھتی ہے۔

کتاب کا پہلا اور مصرانی ایڈیشن جس طرح انہماک اور ان اہلِ قلب کا دھن نے پسند کیا اور خوب خریدائی کہ اسید ہے کہ تیسرا ایڈیشن بھی جہ کہ منتظرانہماک میں شائع کیا جا رہا ہے پسند کیا جائے گا۔

مصراتہ الجہاد

ڈائریکٹر الجہاد پبلشرز

جیٹا ایڈریس: ”فرعہ الدت“

باب 1

شیر اور بتل

ہنگوئیں برسی پہلے کا ذکر ہے کہ ہندوستان پر ہخامنش نامی بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اس نے ایک دروازے پر ہند کے عظیم قتل ہوئے کہا: مجھے یاد ہے ہندوستان کی مثال بتائیے جن کے درمیان کوئی جھڑا اور سنگار محض شر انگیزی کرتا ہے اور اس طرح ان کو دشمنی اور نفرت پر ابھارتا ہے۔

یہ بتائے گیا:

جب وہ درستیوں پر یہ مصیبت آج سے کہ ان کے درمیان کوئی جھڑا اور سنگار محض تنہا انگیزی کرنے کے لئے توڑا اور ہر شخص کو اپنی کہان کے تعلقات قطع ہو جاتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں اور اس کی ایک مثال یہ ہے۔

1۔ باب کی فصاحت

لوگ جان کرتے ہیں کہ:

دشمن کی سرزمین تک ایک بوزعہ محض رہا کرتا تھا اس کے تین بیٹے تھے۔ جب وہ جہنم میں گئے تو انہوں نے اپنے آپ کا مل لانا شروع کر دیا۔ انہوں نے خود کو کوئی عیا نہ نہیں سمجھا تھا۔ جس سے وہ اپنے لئے جھگڑا سمجھے۔ چنانچہ ان کے آپ نے انہیں سلامت کی اور ان کے اس سے طرز عمل پر فصاحت کرتے ہوئے کہا:-

میرے بچے! اس دنیا میں رہنے والا ہر شخص تین چیزوں کا خواہش مند ہے: ۱۔ وہ ان چیزوں کو چاہے جو اس کے ذریعے حاصل کر سکتا ہے۔ ۲۔ جن تین چیزوں کو وہ خواہش مند ہے: ۱۔ رزق میں فراوانی ۲۔ لوگوں میں عزت ۳۔ اور آخرت کے

لے زور اور ان تین چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے وہ جن چار چیزوں کا ذکر ہے وہ ہیں۔ لیکن جو تکلیف دہ ہے۔ اس کا نام ۲۰ کمانے ہوئے مال کی ایسی طرح سے حفاظت کرنا ۳۰ اس مال کا دار میں لگا کر اور ۴۰ اسے اپنی سماجی حالت کو درست رکھنے اور اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب کو خوش رکھنے کے لئے خرچ کرنا ۵۰ جس کا کہ وہ اس کو آخرت میں ہوگا۔ اور جو شخص ان باتوں میں سے کسی ایک کو بھی ضائع کر دے گا وہ اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکے گا۔ اس لئے کہ اگر وہ کام نہیں کرے گا تو اسے پاس مال نہیں ہوگا اور اگر اس کے پاس مال بھی ہو اور وہ کوئی کاروبار بھی کرے گا لیکن وہ اس کی بچ بھاری نگہداشت نہ کر سکے گا اور اسے کسی کاروبار میں شگستہ تو خواہے تو خود یا کسی اور شخص کے ہی خرچ کرے گا اور وہ چل دی قلم ہو جائے گا۔ جس طرح سرمدانی سے اس کی سرمد لگا جاتا ہے جتنا سلامتی پر لگتا ہے لیکن پھر بھی وہ قلم ہو جاتا ہے اور اگر وہ مال کو خرچ کرے لیکن بے جا اور بے گل خرچ کرے تب بھی وہ اس فتنہ کی مانند ہو جائے گا جس کے پاس مال نہیں ہے ۶۰ جس اس کے مال کو حادثات اور دیگر اسباب کی وجہ سے تباہ ہونے سے کوئی نہیں روک سکا۔ جس طرح کسی تالاب میں پانی جمع ہوتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی ایسی جگہ نہ نکالی گئی ہو جس سے تدریجاً ضرورت پانی نکال دے تو وہ طراب ہو جائے گا ۷۰ رستا ہے گا اور پھرنے پھولنے سوراخوں سے پھنے گئے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا کوئی بند ہی ٹوٹ جائے اور سارے کا سامان پانی بہ کر ضائع ہو جائے۔

اس بڑے کے تینوں نے اپنے باپ کی صحبت کو قبول کیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ اس میں ان کی بھلائی ہے۔ چنانچہ ان میں سے سب سے بڑا بیٹا کمانے کے لئے میان ملکاتے کی طرف چل پڑا۔ دوران سفر ایسی جگہ آگئی جہاں دلدل بہت زیادہ تھی اس کے پاس ایک چھڑا تھا جسے وہ تھک چکا رہے تھے۔ ان نکلاں میں سے ایک کو شتر پر بٹھائے اور دوسرے بندہ ۷۰ شتر چاندل میں بٹھس گیا۔ اس آدمی نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے اسے نکالنے کی بہت کوشش کی مگر وہ اسے نکال نہ سکے۔ چنانچہ وہ انہیں ہو کر وہیں سے چل پڑا اور اپنے چھپکے ساتھی کو چھوڑ گیا کہ شاید دلدل کم ہو جائے اور وہ تھک چکا نکال کر لے آئے۔ مگر

جب رات آئی تو اس شخص کو بہت درد لگا وہ تل کو چھوڑ کر اپنے ساتھیوں سے چلا اور ان کو
 بتا کر تل پر گیا تھا۔ ان میں سے کسی نے کہا جب کسی کی صحت مریض ہوئے کو آ جاتی ہے
 وہ اپنے آپ کو ہر حالت سے بچانے کے لئے خود کو تل پر کھینچ کر لے جاتا ہے اس
 جان کے ہانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مگر کوئی تدبیر اس کے کام نہیں آتی بلکہ بعض اوقات اس
 کے بچنے کی یہ کوشش اور اس کی پامناہ اس کے لئے دہل چان ہی جاتی ہے۔ جس طرح
 جان کیا جاتا ہے کہ:

2۔ ایک مصیبت زدہ شخص اور اس کی تدبیریں

ایک آدمی کی شناخت کچھل میں جا رہا تھا جہاں وہ لوگوں کا بہت زیادہ خطرہ تھا۔
 وہ شخص اس علاقے کے راستے اور اس کے خطرات سے بخوبی واقف تھا۔ وہ ابھی کچھ زیادہ
 دور نہ گیا تھا کہ اسے ایک غور و بھیرا خطرہ آجانبہ اس نے دیکھا کہ بھینسا اس کی طرف
 آ رہا ہے تو وہ ڈر گیا اور اس سے بچنے کے لئے اس نے دائیں بائیں دیکھا کہ شاید اسے
 بھینسے سے بچنے کے لئے کوئی جگہ مل جائے لیکن اسے غدی کے پار ایک بستی کے ساتھ کوئی
 جگہ نظر نہ آئی تو وہ بخوبی سے اس کی طرف بھاگا لیکن جب غدی پر پہنچا تو اس پر ٹپا نہ تھا۔
 اس نے دیکھا کہ بھینسا ابھی اس کے پیچھے آ رہا ہے تو اس نے غدی میں چلا گیا تاکہ وہ تیرا
 نہ جانتا تھا کہ وہ اس میں ادب ہی جا کر بستی کے لوگ اسے نہ دیکھ لیتے۔ چنانچہ انہوں
 نے اس کو ہر شک و شبہ و سوچ کے قریب ہی پہنچ چکا تھا۔ وہ بھید و ہراس کو ان کے پاس
 رہا اور جب دیکھا کہ بھینسے سے محفوظ ہو گیا ہے۔ تب اسے غدی کے کنارے ایک آگ
 تھک مکان نظر آیا اس نے سوچا کہ وہیں جا کر کچھ دیر آرام کر لوں اس کے اندر گیا تو اس
 نے دیکھا کہ اس میں آگ لگی ہے۔ جنہوں نے کسی آگ کو نہ دیکھا ہے اور اس کا دل نہیں کر
 رہا ہے یہ آگ نہ تو کوئلے کا تاج ہے جس میں اس نے پید کیا تھا تو اس کو اپنی جان کی فکر نہ تھی
 بلکہ اس کی طرف بھاگا اور وہیں ایک دیوار کے ساتھ کھڑک کر آرام کرنے کے لئے بیٹھا ہی
 تھا کہ دیوار گر گئی اور وہ اس کے کچھ بکریں گر گیا۔

۳۔ اہل تہذیب و تمدن کے کسی طرح کے انداز میں اس علاقے میں بری بھری گھاس
 چڑا، اچنی کو خوب سوتا ہو گیا تھا اس نے اُس کا شروع کر دیا وہ خوب لڑائی آواز سے

اگر ۱۰-۱۲ مہینے عربی جنگل تھا جہاں ایک بہت بڑا شیر رہتا تھا۔ وہ اس علاقے کا بادشاہ تھا اور اس کے ساتھ بہت سے دوسرے درندے، بیلرے، گیلڈ، کوس، چیتے وغیرہ بھی رہتے تھے۔ یہ شیر اپنی سنائی کرنا تھا اور اپنے کسی ساتھی کی رائے کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔ اس نے کسی غلطی نہیں دیکھا تھا اور کبھی اس کی آواز بھی نہیں سنی تھی۔ اس لئے نکل کے اکرانے کی آواز سن کر اسے گھبراہٹ تو ہوئی لیکن اسے یہ گھبرانہ تھا کہ اس کے دور ہادی اس کی اندر کی حالت سے آگاہ ہو جائیں پتا چلے اس نے دایر لکھا اور دکھ کرنا چھوڑ دیا اور اس کے دور ہادی اس سے غوراً تک سنا کرتے۔

شیر کے دور ہادیوں میں وہ گنڈر بھی تھے۔ ان میں سے ایک کو کھیل اور دوسرے کو دانت کہا جاتا تھا۔ یہ دونوں بہت ذہین اور ہوشیار تھے۔ ایک دانت دوسرے اپنے بھائی کھیل سے کہا۔ بھائی! یہ بادشاہ سلامت ایک جگہ کیوں تک کر رہ گئے ہیں؟ کبھی باہر نہیں نکلتے۔ کھیل نے کہا تمہیں یہ پوچھنے کی آخر کیا ضرورت؟ چنگی ہے؟ ہم لوگ بادشاہ سلامت کے دور ہادیت پر رہتے ہیں جس بات کو وہ پسند کرے گا اسے اختیار کر لیں گے اور جس کو وہ نا پسند کر لیں گے اسے ترک کر دیں گے۔ تاہم یہ مقام نہیں کہ بادشاہوں کے سلطنت پر کھنگو کر رہا اور دل دلی۔ تم اس سے اذی رہو اور کچھ نہیں کی ایسے کام کے پیچھے نہ پڑو۔ اس کا نہیں ہوتا تو اس کا انجام بدی ہو جاتا ہے جو بدی کے انھوں نے نہ کیا تھا۔

3۔ بندر اور بدی

لوگ جان کرتے ہیں کہ ایک بندر نے دیکھا کہ وہ کسی کھڑی پر بیٹھا ہے اور اسے جھڑپا ہے اس نے اس میں دھڑکڑاہٹ کی محسوس کی جیسا ہے۔ یہ بھر بہت چھانگا۔ پھر وہاں پر کہ بدی کسی کام کے لئے نکلی چلا گیا پتا چلے بندر اس پر ایسے کام میں لگ گیا جہاں اس کا نہیں تھا۔ وہ کھڑی پر بیٹھ گیا اور اس کی دھڑکڑاہٹ کی دوز میں پٹی گئی وہ چھوٹی کھڑی اس نے غوراً نکل دی۔ تو کھڑی کی دوز بند ہو گئی۔ دور کی شدت سے اس پر غصی طاری ہو گئی۔ بدی نے آ کر اس کا ب یہ حال دیکھا تو اس نے بھی اسے خوب دانا۔ بدی کے انھوں جس کی دور حرکت تھی وہ اس تکلیف سے کھنڈ ڈاؤں کی دھڑکڑاہٹ میں دم کے پھنس جانے سے بے ہوش ہوئی تھی۔

دنت نے کہا! ہر کچھ تم نے کیا ہے میں نے سن لیا ہے۔ لیکن براہِ مصلحت جو

اداسوں کے قریب رہتا ہے۔ کام میں ہر طرف بے کاشرفی حاصل نہیں کر سکا اور
جیسا یہ مسلم ہو چکا ہے۔ کہ وہ جس اداسوں کا قریب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
وہ جس نے جس کی خاطر یہ نہیں کرتا۔ یہ کہہ کر ہر طرف کی جگہ سے اٹھ کر چلا گیا ہے۔
اس کے قریب حاصل کیا جاتا ہے کہ اس کے دوستوں کو غفلت کے طور پر دیکھوں کہ بات
اس کے پاس کیوں نہیں ہوتی۔ اس میں اس نے اور جو کسی کی وجہ سے غفلت ہو جاتا
ہو۔ جس طرح اس کے کوئی بھی نہ کی بات ہے تو اس پر یہ کہہ سکتا ہے کہ اس میں کوئی
ہر وقت رکھتے ہیں۔ انہی صورتوں میں اس پر ایسا نہیں ہوتا۔ کہ وہ اس وقت تک نہیں
نہیں جانتے جب تک اس مقام پر پہنچ جائے جس کے کوئی ہوتے ہیں۔ جس طرح اس
کوئی کھانا کرتا ہے۔ جسے وہ اس کی خدمت قرار دیتا ہے تو وہ کوئی کھانا کرتا
کے چنگ چلا جاتا ہے۔

اسی طرح کہے کہ مجھے وہ دم بلاتا ہے اور نہ ہی آپ اس کی طرف روئی گا
تو ازل سے ہی اس کی خوش ہو جاتا ہے اور راحت کے لئے ہے لیکن اس کے عکس یعنی
جس کی حالت بخیر نہ ہو سب کا احوال ہے جب اس کے سامنے وہ ۱۰۰ جاتا ہے جس
وقت تک وہ اسے دیکھیں گا کہ جب تک اس کی خوشی نہ کی جائے اور اس کے سر پر ہر
آنند ہو جائے۔

جو شخص اس طرح سے زندگی گزارے کہ اس کے پاس مالی وسعت نہ ہو اور اپنے اہل و عیال پر مزید دباؤ ہے جس سبب کہ وہ اس کی طرف غلط فہمی پیدا ہو سکے اور طویل مہلک ہو جائے۔ اور جو شخص غفٹ زندگی اور غلطی میں زندگی گزارے اور اپنے آپ پر اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے میں اہل سے کام لے لے اسے تو جرح میں چڑھا دے اور اس کی ذراؤں زندہ رہا ہے۔ اور جو شخص مصلحت اپنے لئے اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے کام کرے اور انہی کام ہی پر اکتفا کرے اور اپنی سب باتوں کو چھوڑ دے اس کا ضمیر جانوروں میں ہی کیسا ہو سکتا ہے۔

کیلئے لے کہا میں نے تمہاری بات سمجھ لی ہے لیکن قصیدہ اس بات پر غور کر لینا چاہئے کہ ہر انسان کا ایک مقام ہے جب تک وہ اسے قائم رکھ سکے اسے اسی پر قیامت

کرتی چاہئے۔ دہن نے کہا سراسر تو بڑھتی ہی کے لگاؤ سے غلبہ ہوتے ہیں۔ کسی کو اس کی بڑھتی ہی چلے کر رہے سے لے کر جے تک پہنچا دیتی ہے لیکن جس کے اندر مزاحمت کی کمی ہوتی ہے وہ اپنے آپ کو بڑھتا مقام سے بھی بچے گا لیتا ہے۔ چھوٹے سر رہے سے بڑے سر جے تک پہنچنا مشکل ہے۔ لیکن بھنکی سے بھتی میں گراؤ آسان ہے۔ جس طرح اٹھاری ہزار کو زمین سے اٹھا کر کوٹھے پر لگا بھی مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اسے زمین پر دے دینا آسان ہوتا ہے۔ ہم وہاں پہاڑی لے کر جے تک پہنچے گا گڑبڑ کئے ہیں۔ اور ہم پہاڑی بڑھ بھتی کی وجہ سے اسے حاصل بھی کر سکتے ہیں۔ تو اگر ہم اس مقام پر ہی قیامت کیوں کر لیں؟ جب کہ ہم اس سے بڑھتا مقام پر پہنچ سکتے ہیں۔ بھیلے نے کہا تو اگر اس شخص کے لئے تمہارے لہارے کیا ہیں؟ دہن نے کہا 'میرا ارادہ یہ ہے کہ سوچو وہ صورت حال میں بادشاہ سے ملوں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی رائے میں قیامت نہیں رہی اور اسے لہار اس کے دربار میں کوئی کچھ سوچ نہیں رہا۔ ہو سکتا ہے کہ اگر میں اس وقت اسے ملوں تو خیر غولان انداز میں بات کر دوں اس کے پاس عزت اور اعلیٰ منصب حاصل کروں۔ بھیلے نے کہا تجھے کچھ کچھ محسوس ہو رہا ہے۔ کہ بادشاہ کو اس وقت کچھ نہیں سوچ رہا۔ دہن نے کہا یہ محسوس کچھ ہم فراموش کی وجہ سے چاہتا ہوں اس لئے کہ ایک صاحب فراموش محسوس اپنے ساتھی کے اندر کا حال اس کے ظاہری آثار سے معلوم کر لیتا ہے۔ بھیلے نے کہا تجھے بادشاہ کے پاس کوئی کام ہے؟ اس نے فراموش کیا کہ وہ کچھ ہے؟ جب کہ نہ تو اس کے صاحب ہوتے تھے محسوس بادشاہ اس کے حضور پہنچنا کوئی تجربہ ہے۔ دہن نے کہا مہینہ ڈھار طاقت اور شخص کے لئے بھاری و جھ اٹھا کچھ مشکل نہیں ہوتا۔ خود وہ چاہتا تھا اس کی عادت نہ رہی ہو۔ لیکن ایک کزور محسوس خود اس کی یہ عادت ہی کیوں نہ ہو وہ بھاری و جھ بھی اٹھا سکتا۔ بھیلے نے کہا کہ کوئی بادشاہ محسوس اپنے سامنے حاضر ہوا تو اس کو عزت نہیں دے گا۔ وہ اس کے لئے صرف اپنے محسوس کو ترجیح دے گا۔ اس کے قریب ہونے کی کوشش کرے گا۔ ہاں ہے کہ بادشاہ کی مثال بھر کی مثال کی مانند ہے جو کسی بڑے اور طاقتور شخص کو جتنی بھاری و جھ پر پہنچتا ہے اس کے قریب ہو۔ لہذا تم خیر کچھ دیکھو کہ کوئی تہہ نہ ہو کہ کچھ حاصل کر سکتے ہو بلکہ تم اس کے قریب بھی نہیں گئے۔

دست نے کہا میں نے تمہاری ساری باتیں سمجھ لی ہیں۔ اور تم جی کہہ رہے ہو جس قسمیں علم ہونا چاہتے۔ آج جو لوگ بادشاہ کے قریب جتے ہوئے ہیں۔ وہ بھی اس سے پہلے اس مقام پر پہنچے۔ وہ پہلے اس کے قریب ہوئے اور پھر اس صاحب تک پہنچ گئے۔ میں بھی بادشاہ کے قریب ہو کر اس صاحب تک پہنچنا چاہتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی بادشاہ کے دروازے پر جانے اپنی اپنی چھوڑ دے۔ عقلی ترشی برداشت کرنے پر اپنی اختیار کرے اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔ تو وہ اپنی مصیبت تک پہنچ سکتا ہے۔۔۔ کیلئے کہا چلو تم میں سمجھو کہ تمہاری بادشاہ تک رسائی ہو گئی لیکن اس کے پاس تم اپنا مقام کیسے حاصل کر پاؤ گے؟ دست نے کہا اگر میں اس تک رسائی حاصل کروں تو اس کی ملامت معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور پھر اس کی ملامت کرنے اور اس سے بہت کم اختلاف کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کی سرخی و منتاد کے مطابق افعال میں گا جب وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے گا جو میرے نزدیک بھی درست ہو تو اسے خوب طاہر کر اس کے سامنے پیش کروں گا اور اس کے برعکس کو راج کر دوں گا۔ اور اس کے لئے اس کی امت جو حاکم کا کہ وہ خوش ہو جائے اور جب وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے گا جس سے مجھے نقصان نظر آتا ہو تو میں اسے نقصان سے آگاہ کروں گا اور اس کو ترک کر دینے کے لئے اس کے سامنے پیش کروں گا۔ چنانچہ میں اس طرح مجھے یقین ہے کہ بادشاہ کے پاس اپنی مقام حاصل کروں گا اور اسے میرے اندر اپنی صلاحیتیں نظر آنی کی وجہ سے کسی اور کے اندر نظر نہیں آئیگی۔ ایک صاحب علم و عقل شخص چاہے تو جی کا جھوٹ اور جھوٹ کو جی جیت کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک نابہر صورت پر میری جگہ کسی تصویر بناتا ہے کہ وہ عوام سے نابہر اور عقلی معلوم ہوتی ہیں۔ اور کچھ کیا بناتا ہے جو عوام کے اندر محسوس ہوتی ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے اندر نہیں محسوس۔ اور جی جب بادشاہ کو میری صلاحیتوں کا علم ہو جائے گا تو میری عزت افزائی کی اور مجھے پانچ طرف سے لینے کی خواہش سے زیادہ ہوگی۔

کیلئے کہ تمہاری رائے ہے ایک بھی ہو جس میں قسمیں بادشاہ کے قریب سے پریشانی سمجھیں کرتا ہوں اس لئے کہ بادشاہوں کے قریب میں جانے سے خطرہ ہوتا ہے۔ اہل علم نے کہا کہ تمہیں باتوں کا کوئی مطلب کوئی اصل ہی کر سکتا ہے اور کم لوگ ہی اس

سے طاقت لگتے ہیں۔ ۱۔ بادشاہ کا قریب ہوا۔ اور ان کو ہم زمانہ ۳۳۰ سالہ تجربہ کرنے کے لئے زیر لبی لہجہ 'اصلی علم نے بادشاہ کو ایسے بھانڈے سے تشبیہ دی ہے جس پر چڑھا مشکل ہوتا ہے۔ مگر اس پر غور پہلے جنسی جراثیم اور سفید دوائی کی بھی پائی جاتی ہیں اور ان چیزوں کے ساتھ وہاں اور نہ بچتے اور پھیلنے کی بکثرت ہوتے ہیں۔ اس پر چڑھا مشکل اور اس پر دباؤ خفگی کا ہوتا ہے۔

دوسرے نے کہا جو کچھ تم نے کہا ہے سچ ہے لیکن جو شخص صاحب کو برداشت نہ کرے وہ اپنے قصد بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص کسی خوف کی وجہ سے ایسا کام چھوڑ دے جس میں اس کی کامیابی کا امکان بھی ہو تو وہ کسی بڑے کام میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں کہ تین چیزوں پر بکثرت یعنی اور غفلت میں کوہ سے اسی کوئی بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور وہ ہیں بادشاہ کی خدمت، سمندر میں تھمنا، طرہ اور دشمن سے متقابلہ اصلی علم نے ایک بلند ہمت شخص کے حلقے کہا ہے کہ اسے وہ جگہوں کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں دیکھا جاسکتا اور ان وہ جگہوں کے علاوہ اور کوئی جگہ اس کے لائق بھی نہیں ہوتی۔ وہ پادشاہوں کے ساتھ محرز ہو کر، پہاڑی گھروں، دہلیوں کے ساتھ تارک دنیا میں کر۔ جس طرح کہ اچھی کی خواہش رہتی اور قدر و قیمت صرف وہ جگہوں پر ہوتی ہے۔ پادشاہ جگہ میں آزاد پھر پادشاہوں کی ساری میں ہو۔ کیلئے کہا۔ اللہ تعالیٰ تیرے اس بارے کے تیرے لئے باعث خیر ہوئے۔

میرزا بہر مال تیری اس بارے کا کھلیں۔

۴۔ دوسرے شیر کے دربار میں

اس کے بعد دوسرے کیلئے کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا اور شیر کے حضور پہنچ گیا جہاں علی سلام عرض کیا۔ شیر نے اپنے اپنے ایک صاحب سے پوچھا یہ کیوں ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ گلاں میں گلاں ہے۔ شیر نے کہا ہاں میں اس کے باپ کو جانتا ہوں مگر دوسرے پوچھنے لگے نام کیا ہے؟

دوسرے نے کہا! میں آپ کے دربار میں ہی رہتا ہوں۔ میری بیوی آرزو کی صاحب کوئی کام آج بڑے تو میں دل و جان سے لکھ رہی ہوں گلاں کے مطابق بادشاہ سلامت کی مدد کریں۔ بادشاہوں کے دربار میں ہے۔ پھر کام پڑھتے ہیں۔ جن کے لئے کبھی ان لوگوں کی بھی

ضرورت نہ جاتی ہے جن کی کوئی اہمیت نہیں سمجھی جاتی۔ کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہوتا کہ اس نے اندر کوئی بھی غلطی سمجھو نہ ہو۔ غور و فکر اور سوچنے کا حق کیوں نہ ہو۔ جس طرح ایک کہانی کی نگارنی دیکھیں، چاندی راقی ہے مگر کبھی آدمی اس سے کان کھانے کا کام ہی لے لیتا ہے۔ مگر وہ جاندار جو صحیح نقصان سے بھی واقفیت رکھتا ہو اس سے کام لیتا تو اور بھی مناسب ہے۔

جب شیر نے دوست کی انجمن میں آواز سے وہ بہت چھانکنا اس نے سمجھا کہ چاہیکہ نے فریاد اور صاحب مجلس کا دل میں ہے۔ پھر اس نے حاضرین سے حیر ہو کر کہا کہ ایک صاحب علم اور عالی مرتبت شخص یہاں وقت کا نام رہتا ہے اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں سمجھی جاتی لیکن اس کا حقیقی مقام کتنی کوئی کرنے سے انداز کرتا ہے۔ جس طرح آگ کے شعلے کو غور و فکر ہی ہمارا کر رکھا جائے غور و فکر ہی کی طرف ہی جاتا ہے۔

جب دوست نے سمجھا کہ اس نے شیر کے دل میں چنگ بٹا کر لی ہے۔ حیرت کینے لگا۔ مادیادشاہوں کے دروازے پر اس درخت کے ساتھ آتی ہے۔ کہ بادشاہ کو اس کے علم و حکم کا علم ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ فریقیت وہ شخصوں میں ہوتی ہے۔ جھگڑکی جھگڑ پر اور عالم کی عالم ہے۔ کسی کے دوست غور و فکر ہی زیادہ ہوں لیکن وہ تجربہ علم سے ہے سمجھ ہوں تو وہ نقصان ہی پہنچاتے ہیں۔ اس لئے کہ محاسنات کو بچانے کے لئے خدا کی مخلوق کی نہیں بلکہ ایسے اور شخصیات میں کی ضرورت ہوتی ہے اس کی مثال یوں ہے کہ ایک آدمی ہماری حیران کر دیتا ہے۔ اپنے آپ کو شفقت میں ڈالتا ہے۔ مگر اسے حیران کر دیتی قیمت اصل نہیں ہوتی جس شخص کو نگارنی کے عین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے کھاس پھاس کا نہیں دے سکتا ہے غور و فکر وہ بہت زیادہ ہو۔ بادشاہ سلامت! آپ شریعت میں اور باطنی عرفی کو معمولی چیز نہ سمجھیں غور و فکر ہی سمجھنے سے آدھی میں پائی جاتی ہو اس لئے معمولی ہی بنی ہوئی غیر معمولی ہو جاتی ہے۔ جس طرح اگر گوشت کے پھلے کا لے کر مرد جانور سے ہاتے ہیں مگر جب سے سے کھان چلی جائے تو وہی جتنی ہو جاتے ہیں اور بادشاہ حکمت کو ہلاتے ہیں اور جنگ ہو بادشاہان کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

اس کے بعد دوست نے صاحب گھما کر وہ حاضرین کو بتادے کہ اسے بادشاہ کے

پس جبر جمہل ہوا ہے وہ اس کی ذالی فراست اور قابلیت کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ ان کے ذہن میں یہ تھا کہ دستگیر ہوا ہے لے ل گیا ہے کہ شیر اس کے باپ کو جاتا ہے۔ دست نے ان سے کہا کوئی بادشاہ لوگوں کو اس لئے اپنا شرب نہیں جاتا کہ ان کے آؤا ہوا اس کے شرب تھے اور نہ انہیں اس لئے اپنے سے دور رکھتا ہے۔ کہ ان کے باپ ہوا اس سے دور تھے۔ بلکہ ہر یہ دیکھتا ہے کہ آؤی کے اندر کیا خوبی ہے جس طرح آؤی کے اپنے جسم سے زیادہ کوئی اور چیز اس کے شرب نہیں ہوتی لیکن جب وہ اس کے کسی بھی کی وجہ سے تیار ہوتا ہے تو اس کی بیماری کا علاج وہ اس دور کے کرتا ہے جس سے بہت دور ہوتی

←

جب دست اپنی باتوں سے فارغ ہوا تو بادشاہ کے دل میں اس کی قدر و قیمت اور جو بھی بادشاہ نے اس سے خوش و غالی سے گفتگو کی اور اس کی عزت و قدر میں ہوا خواہ کیا۔ میرا بچہ مصائب سے کہنے کا بادشاہ کو چاہئے کہ وہ ہماروں کے حقوق ادا کرنے میں لاپرواہی سے کام نہ لے۔ اس معاملہ میں لوگوں کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے حواج میں ہی کی غلطی ہوتی ہے۔ وہ اس سانپ کی طرح ہوتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اس کے سر پر پاؤں رکھ دے اور وہ نہ کانے گا تو اس سے کسی کو اس دم کے میں نہیں رہتا چاہئے۔ کہ وہ بادشاہ اس پر پاؤں رکھے گا تو وہ ہر گز نہ کانے گا اور کچھ لوگ نرم حواج ہوتے ہیں ان کی مثال متدل کی سی ہے۔ کہ ہا تو وہ غصا ہے مگر اس کو جب زیادہ رگزا جائے تو وہ مگر ہمارے صبر ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد دست شیر کی عظمت و عظمت کا راز دیا میں گیا اور ایک دن شیر سے کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت ایک عرصہ سے اسی جگہ پر کے ہوئے ہیں اور یہاں سے نہیں نہیں جاتے اس کی وجہ کیا ہے؟ جب یہ دونوں باتیں کر رہے تھے شیر نے ہر بادشاہ میں ذکر کیا۔ شیر کو اس سے بہت خوف محسوس ہوا مگر اس نے اپنی اندرونی کلیت کو نگاہ پر نہ آنے دیا۔ لیکن دست کو معلوم ہو گیا کہ اس آواز سے شیر پر کچھ ہمت ظاہر کی ہو گئی ہے۔ اس نے پوچھا کیا بادشاہ سلامت کو اس آواز نے پریشان کیا ہے؟ شیر نے کہا ہاں مجھے اس کے علاوہ اور کوئی پریشان نہیں ہے۔ دست نے کہا کہ بادشاہ سلامت کے لئے یہ حساب نہیں کہ وہ کسی

آواز کی وجہ سے گھبرا جائیں۔ اہل علم نے کہا ہے کہ ہر طرح کی آوازوں سے اور ضروری
فہم۔ شیر نے کہا کوئی اس کی مثال دوست نے کہا کہ لوگ جان کر جیتے ہیں کہ

5۔ لوزی اور اصول

ایک لوزی کسی جنگ میں لگی۔ وہاں ایک درخت پر اصول دکھا ہوا تھا۔ جب وہاں
جتنی تو درخت کی ٹہنیاں بھرم کر سہیں پر گھنٹیں۔ اس سے بہت آوازیں اہولی۔ لوزی بیا آواز
سں کر سں کی طرف چل پڑی۔ جب اس نے اصول دیکھا تو سوچا اس کے اندر بہت سی
چلی مار گشت ہو گا مگر اس نے کوشش کر کے اسے چار آوازوں کے اندر سے اسے بکھری گئی نہ
لا۔ تو کہنے لگی مجھے معلوم نہیں تھا کہ بڑی آواز اور بڑی حساست والی چیز یہی لگی ہوئی ہیں۔

میں نے یہ مثال آپ کے سامنے اس لئے بیان کی ہے۔ کہ یہ آواز جس نے
بہیں پر بیان کر رکھا ہے۔ اگر ہم وہاں جا کر خود دیکھیں تو ہمارے ذہن میں اس کا جو تصور
ہے اس سے وہ کم تر ہی ملے گی۔ اگر بادشاہ سلامت پہنچ فرمائیں تو مجھے بھی وہی خود نہیں
ضمیر یہی تا کہ میں اس آواز کی حقیقت معلوم کر کے آؤں۔ شیر نے اس کی رائے سے اتفاق
کیا اور اسے جاننے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ دست اس طرف چل چا جہاں شہر بہت تھا
۔ جب دست چلا گیا تو شیر نے اس کے پار سے کسی سوچا شروع کر دیا اور دست کو پیچھے پر دل ہی
دل میں ہنس کر کہنے لگا اسے خیال آ کر کہ نہ پر احقر کے میں نے غلطی کی ہے وہ پہلے
میر سے دار سے بہت دور تھا۔ جب کوئی شخص بادشاہ کے دروازے پر آ جا رہا ہو اور کسی قصور
کے بغیر اس کے حق مارے گئے ہوں یا بادشاہ کے پاس پر کوئی زیادتی کی گئی ہو یا وہ اس
کے خیال میں جیل اور حرم میں ہو یا اسے کوئی نقصان پہنچا ہو یا اس پر غلطی آ گئی ہو لیکن
بادشاہ نے اسے چھوڑنے سے نہ بچایا ہو یا خود اس نے کوئی جرم کیا ہو اور اسے اس کی سزا
ملنے کا وہ جرم وہ اس کی جگہ کی تو قہر رکھا ہو جو بادشاہ کے لئے تو نقصان وہ ہو لیکن اس
نے لئے سود مند ہو یا ہو سکتا ہے وہ بادشاہ کے حریف سے صلح کرنا چاہتا ہو اور اس کے حلیف
ہے لڑنے کا ارادہ رکھتا ہو۔۔۔ اس لئے بادشاہ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی پر احقر
ارے میں جلد آوازی سے کام لے کر مگردن تو بڑی فراست کا ناک ہے میرے دروازے
سے اسے دور رکھا گیا اور شاہ اس وجہ سے اس کے دل میں کوئی کینہ نہیں ہو سکتا ہے یہ کہنے

میرے ساتھ خیانت اور میرے وطن کی حد کرنے اور اس کے پاس میری شخصیت کرنے پر
 اصرار ہے اور اسکا ہے کہ وہ اس آواز والے کو مجھ سے زیادہ طاقتور بنائے تو مجھے مجوز کس کا
 ہو کر رہ جائے۔ بھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور باہر بصر ٹھٹھکا۔ ابھی تھوڑی دیر ہی چلا تھا کہ اس
 نے دست کا اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو دل ہی دل میں بڑا خوش ہوا اور محکم پھر کر اپنی
 جگہ پر آ کر بیٹھ گیا اسے بھی دست بھی شیر کے پاس پہنچ گیا شیر نے اس سے چھپا کیا کر
 آئے ہو؟ کیا دیکھا ہے تم نے؟ دست نے کہا میں نے ایک نفل دیکھا ہے اور جیڑا دار آپ
 نے کئی کئی وہاں کی تھی۔ شیر نے چھپاؤ طاقتور رکھا ہے؟ دست نے کہا اس کے اندر تو کوئی
 طاقت ہی نہیں۔ میں اس کے پاس کیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں والی کرات کی نمبر
 تیرہ دیکھی کہ کئی پکڑ کھینسا۔ شیر نے کہا یہ بات تمہیں اس کے بارے میں دھوکے میں نہ اٹل
 دے اور نہیں تم اسے بے وقت نہ سمجھو۔ اس لئے کہ کئی کئی کھاس پھونسی کی تو کچھ پر وہ
 نہیں کرتی لیکن میں بھی سمجھوں کہ اور بڑے بڑے درختوں کا ضرور گرا جاتی ہے۔ دست نے کہا
 ہاں وہ طاقت آپ بالکل نہاد رہی۔ اسے کچھ بھی اہمیت نہ رہی میں اسے لا کر آپ کی
 خدمت میں حاضر کرتا ہوں۔ تاکہ وہ آپ کا مطلع اور حکام میں کر دے۔ شیر نے کہا عجیب ہے
 جو تمہاری مرضی۔ چنانچہ دست نفل کے پاس گیا اور کئی خوف اور جھجک کے بغیر اسے کہنے لگا
 شیر نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں اس کے پاس لے کر جاؤں اور اس نے کہا
 ہے کہ اگر تم طاقت گزاردیں کہ اس کے پاس جلد پہنچ جاؤ تو اس سے پہلے حاضری دینے میں
 جو تاخیر تم سے ہو چکی ہے اس پر تمہیں ماناں دے دوں اور اگر تم جلد نفل کر دوں گی اسے
 وہ جلد اطلاع دے دوں۔ شرب نے کہا یہ شیر کون ہے جس نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے
 کہ اس ہے وہ؟ دست نے کہا اور وہ کدوں کا اور شاہ ہے اور کدوں کچھ دیتا ہے اور وہ کدوں کا ایک
 ٹکڑا اس کے ساتھ ہے شرب نے شیر کو روک دیا کہ کام میں کرنا نہ گیا۔ اور کہنے لگا کہ اگر تم مجھ کو
 جان کی امان دے دو تو میں تمہارے ساتھ چلا ہوں۔ دست نے اسے امان دی جس پر اسے
 امان ہو گئی اور پھر وہ دونوں شیر کے پاس پہنچ گئے۔ شیر نفل سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسے
 اپنے پاس بٹھا اور اسے کہا کہ تم اس طاقت میں آئے ہو اور آئے کا سبب کیا تھا۔
 شرب نے اسے سارا سارا حالات تو شیر نے اسے کہا کہ میرے ساتھ رہو میں تمہیں عزت دوں گا

اس پر تلنے اس کی طرح کی اور اسے دعا کی۔

اس کے بعد شیر نے شتر پر کواچا طرب طالیا اسے عزت دی اور اسے اس سے اس ہو گیا اور اسے اپنا راز دیا کہ اپنے مسالمت میں اس سے مشورہ لینے لگا۔ اسی طرح دن گزارتے گئے اور اس کی پسند کی رغبت اور قرب میں اضافہ ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ وہ اس کے تمام مصائب میں اس سے زیادہ قریب ہو گیا۔ جب دستہ نہ کیا کہ تل اس کے اور اس کے ساتھیوں کی نسبت شیر کے زیادہ قریب ہو گیا ہے اور اس کی حکومت اور عظمت کا راز دیا گیا ہے تو اس کے دل میں اس کے خلاف بہت زیادہ حسد پیدا ہوا اور اس کے فیض و غضب کی کوئی انتہا نہ تھی۔

اس بات کا شعور اس نے اپنے بھائی کیلے سے بھی کیا کہنے لگا جب ہے میری رائے تھی لعل گل میں نے تو اپنے سے ہی دشمنی کر ڈالی صرف شیر کا بھلا سوچنا رہا اور اپنے غدار سے بالکل ہی غافل ہو گیا حتیٰ کہ خود ہی تل کو شیر کے پاس لے آئے اور اس نے مجھ سے میرا مقام چھین لیا۔

کیلے نے کہا۔ تاؤ! اب تمہارا کیا خیال ہے اور اب تمہارے کیا ارادے ہیں؟
دستہ نے کہا مجھے اب اس بات کی فکر تو ختم تھی کہ تمہارا مقام مجھے اور شاہ کے اس حاصل تھا اس سے زیادہ حاصل ہو جانے کا لیکن میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ تمہارا کھانا کافی رہ جائے۔ تین باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے بارے میں ہر حکمذہب غور و فکر کرنا چاہئے اور ان کو حاصل کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسی میں جو غصہ و خشم ہو اسے اس پر غور کرے اور پہلے جو خشم اسے پہنچا ہے اس سے آئندہ بچے تاکہ وہ دوبارہ خشم نہ ہو اور اس کا کمرے کو جو پہلے اسے ہوا تھا دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اور کی بات یہ ہے کہ وہ وہ حالات میں جو اسے حاصل ہو رہے ہیں اور جو خصائص اسے پہنچ رہے ہیں ان پر غور و فکر کرے تاکہ نہ کا کھانا نہ کھائے اور خشم اس سے بچ سکے۔ میں نے اب بھی کسی ایسی تدبیر غور کیا ہے جس سے میرا مقام مجھے دوبارہ مل سکے اس کے سوا اور کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی کہ میں اس کھانے والے تل کا کھلا کر دوں۔ حتیٰ کہ اس کا نافرمان ہو جائے۔ اس لئے کہ اگر وہ شیر کے پاس سے وٹ جائے تو مجھے میرا مقام دوبارہ مل

سکا ہے اور ہو سکا ہے کہ یہ بات شیر کے حق میں بھی زیادہ کامد ہو اس لئے کہ تل کو زیادہ قریب کر لینا شیر کے لئے باعث حارہ ہے اور اس کے لئے نقصان دہ بھی ہے۔

کیلئے کہ کچھ قاتل کے حلق شیر کی موجودہ رائے میں ہمارا سنا ہے ضرب ہٹا لینے میں کسی شرار نقصان کا اندیشہ نہیں۔ دوسرے کہا کسی بادشاہ کو پیش چھ باتوں کی وجہ سے ہی نقصان پہنچ سکا ہے۔ عروہی تختہ ہوس، سخت مزاحیہ حالات اور بے تدبیری عروہی کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ مجلس اور ہمدرد اصحاب رائے اور دیندار ساتھیوں سے محروم ہو جائے اور وہ اپنے لوگوں کو تلاش کرنا چھوڑ دے جن میں سے خواجہاں موجود ہوں۔ تختہ سے مراد یہ ہے کہ لوگ آپس میں لڑنا شروع کر دیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ رقص و سرور، شراب اور فحش جیڑوں کا دلدادہ ہو جائے۔ سخت مزاحیہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ ہنسی کرے تنی کنگالیاں، کچھ اور لوگوں پر غم انداز پائی کرے۔ حالات کا معنی یہ ہے کہ قہقہہ جاتے، مسکراتے عام ہو جائیں، بچہ ہمارے ہو جائے اور جنگیں برپا ہوں اور بے تدبیری کا مطلب یہ ہے کہ جہاں نرمی اختیار کرنی چاہئے وہاں ہنسی کی جائے اور جہاں ہنسی کی ضرورت ہو وہاں نرمی۔ شیر تلی کا بڑا اعلیٰ گروہ ہو گیا ہے اور جیسا کہ میں نے تفصیل بتایا ہے یہ بات اس کے لئے باعث حارہ بھی ہو سکتی ہے اور اس کے معاملات کو نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔ کیلئے کہ کچھ قاتل کا کیا کچھ نکتے ہمدرد سے زیادہ طاقتور ہے اور شیر کے پاس اس کا تمام تھم سے ادھیچا ہے اور اس کے حامی بھی زیادہ ہیں۔ دوسرے کہا تم میری ہمسائی کروہی اور چھوٹے قاتل کو دیکھو کچھ معاملات طاقتور یا کروہی ت اور چھوٹے یا بڑے ہونے سے بے نیکیں ہوتے۔ براہِ اوقات میرا ۱۵۸۱ ہے کہ چھوڑا اور کروہی آدمی مجلس اور فرماست کی طاعون اس تمام جنگ پہنچ چکا ہے جس سے اکثر طاقتور عاجز ہو جاتے ہیں کیا تمہیں وہ قصہ معلوم نہیں کہ ایک کروہی سے اس نے سناپ کے حلقہ ایک تدبیر میں جی جی کاسے مراد کے چھوڑا تھا۔ کیلئے کہ کسی طرح ہوا اتفاقاً دوسرے کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

6۔ کوہ اور ناگ

کسی بھڑکے ایک اور صفت پر ایکے کوے کا گھونٹا تھا اس وقت کے قریب ہی ایک بھڑکے کا قتل تھا جب کوے کے پاس پہنچے ہوئے تھے ناگ اس کے بچوں کو کھانا دیا۔ اس

صحبت نے کوہ کو بہت تسکین اور مسرورہ کر دیا تھا۔ اس بات کا شکوہ اس نے اپنے ایک گیز دوست سے کیا اور کہا کہ ایک سالہ میں مجھے تمہارے طور کی ضرورت ہے۔ گیز نے کہا کہ اتنا سالہ ہے کہ اسے کیا خبر اور اسے کہ جب وہ گیز سے ملے تو چوٹی پر گیز کی آنکھیں پھڑکوں۔ شاید اس طرح ہی دیکھے اس سے پہلے حال جانے۔ گیز نے کہا تم نے بہت بری تدبیر سوچ لی ہے۔ تمہیں کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے تمہارا قصد بھی پورا ہو جائے اور اس بات سے تمہیں کوئی نقصان بھی نہ پہنچے۔ تم اپنا کام بالکل نہ کر دینا سے تمہارا حال بھی کبھی اس گدھ کی طرح نہ ہو جائے جس نے ٹیکڑے کو قلم کا چاچا کر خروارم ہو گئی۔ کوہ نے کہا کہ اس طرح ہوا تو چاہئے گیز نے کہا۔ لوگ جان کر تے ہیں کہ:

7۔ گدھا اور ٹیکڑا

ایک گدھ نے کسی ایسی جگہ کے قریب گھومنا دیکھا تھا جہاں بہت زیادہ چھپیلیاں پائی جاتی تھیں اس نے وہاں ایک طویل عرصہ گزارا۔ پھر اس پر بڑھا پاؤں کیا۔ اب وہ اپنے لئے غار نہیں کر سکتی تھی۔ اس کا وہ اس کے دن قہرہ کا قدمی گزرنے لگے ایک دن وہ بہت آزار دہاں کر سوچ میں ڈال رہی تھی۔ کہ اس کے پاس سے ایک ٹیکڑا گزرا۔ جب اس نے اس کی پریشان حالی دیکھی تو قریب آ کر کہنے لگا۔ کیا بات ہے؟ آج بولی تسکین نظر آ رہی ہے۔ گدھ نے کہا مجھے غم نہیں کہ وہ میں یہاں کی چھپیلیاں پر گزارا کرتی آ رہی تھی۔ آج میں نے یہ سارے دکھاریوں کو گزرتے دیکھا ہے۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہہ دیا تھا یہاں چھپیلیاں بہت مضمون ہوتی ہیں۔ کیا پہلے ان کو دکھانے نہ کریں۔ اور اسے کہنے لگا میں نے ایک دوسری جگہ پر اس سے بھی زیادہ چھپیلیاں دیکھی ہیں۔ پہلے میں اس جگہ چلا جاتا ہوں وہاں سے قاریاں ہوتی ہیں کہ ان کو بھی پکڑ لیں گے۔ اور مجھے مضمون ہے کہ وہ جب وہاں سے قاریاں ہوتے تو یہاں پکڑ لیں چھڑیوں کے۔ اور بھی بری ہوا دی ہے۔ ٹیکڑا یہ بات سن کر چھپیلیوں کے پاس گیا اور انہیں اس کی اطلاع دی وہ سب متفق ہو کر گدھ کے پاس آ گئے اور کہنے لگے ہم تمہارے پاس اس لئے آئی ہیں۔ کہ ہمیں کوئی مشورہ دو کہ ہمیں اب کیا کرنا چاہئے۔ چھندہ آدمی تو اپنے وطن سے بھی مشورہ لینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ گدھ نے کہا غاروں سے متاثر نہ کرنا تو میرے بس میں نہیں۔ میرے ہاتھ میں قہر نہیں یہ تجھ کو آتی

ہے۔ کہ سب دوسرے جو بڑے چلے جائیں جو جہاں سے قرعہ ہی ہے وہاں چھپائیں بھی ہیں پانی بھی زیادہ ہے اور جہاز ہاں بھی ہیں۔ اگر تم سب وہاں جھل جھلکو تو اس میں تمہاری بہتری ہے۔ ان سب نے کہا تمہارے علاوہ اس احسان اللہ سے اور ہر کون کر سکا ہے اس کے بعد گدھ پر روزہ چھپائیں لے جاتی اور کسی نیلے پر چڑھ کر انہیں کھا جاتی۔ ایک دن جب وہ چھپائیں لینے کے لئے آئی تو نکلے سے اس کے پاس آ کر کھائے بھی اس جگہ سے اڑ نکلا ہے اس لئے بگھے بھی جہاں سے لے چلا۔ گدھ نے اسے اٹھا اور اڑا دی۔ جب وہ اس نیلے پر پہنچی جہاں وہ چھپائیں کھا کر تھی تو نکلے سے لے وہاں چھپیں کی بہت سی ڈپڑیں دیکھیں اس نے سمجھ لیا کہ یہ گدھ ہی کی کارستانی ہے اور وہ اس کے ساتھ بھی چکی سٹوک کر رہا تھا۔ اس نے دل میں کہا جب آئی گاؤں سے ساتھ لے کر چلے جائے جہاں وہ پہنچے کہ ستارہ کرنے پانے کی وہاں سورتوں میں اس کا قصد ہوا کہتے ہی ہے تو جب بھی اسے اپنی جان کی حفاظت کرنے کی کوشش ضرور کرنی پڑے۔ یہ سچ کر اس نے اپنے جڑے گدھ کی گردن میں گاڑ دئے اور اسے توڑ کر کھوایا۔ گدھ مر گیا اس کے بعد نکلے چھپیں کے پاس گیا اور انہیں سارا امانت دیا۔

یہ مثال میں نے تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ جس میں معلوم ہو جائے کہ بعض تدبیریں اپنی ہی جاتی ہیں بہت میں جس میں تدبیریں ہوتی ہیں اس سے تم تک کو بھی فہم کر سکو کہ اسے آپ کو بھی چھپا سکو گے۔ کہ نے کہا وہ کیا تدبیر ہے؟

گیدڑ نے کہا تم انڈر گاؤں اور انڈے کے دوستانہ دیکھتے رہو اور اگر جس میں کوئی زہر و جہرہ نظر آئے تو اسے اٹھا لو اور اسے لے کر آؤ گاؤں میں اس طرح انڈے کو روک جس میں دیکھتے رہیں حتیٰ کہ تک کے پاس آ کر وہ زہر پیچک ہو۔ جب لوگ زہر دیکھیں گے تو اسے اٹھا لیں گے اور جس میں تک سے بھی خلاصی دلا دی جائے گی۔ چنانچہ گاؤں میں اس نے کسی مکان کی چھت پر ایک امیر مروت کو قتل کر کے دیکھا۔ اس مروت نے اپنے بچے کو زہر دات اتار کر رکھے ہوئے تھے۔ اس نے تک کو ایک ہوا اٹھا اور انڈے کو تک اس کے پیچے انڈے لگے وہ انڈے اتار حتیٰ کہ تک کے بل تک پہنچ گیا تو اس نے لوگوں کے سامنے اس پر پیچک ڈالوگوں نے پہاٹ لیا اور تک کو مار ڈالا۔

دوست نے کہا میں نے یہ حال اس لئے بیان کی ہے تاکہ تم سمجھو کہ وہ کچھ کہہ سکتی ہے جو طاقت نہیں کر سکتی۔ بیلے لے کر انٹل کے پاس طاقت کے ساتھ دہشتناکی نہ ہوئی تو تھوڑی بات درست ہو سکتی تھی جس کے پاس یہ قوت کے ساتھ فراست بھی ہے تم اس کا کیا بگاڑ سکتے ہو؟ دوست نے کہا کہ تم نے درست کہا کہ انٹل طاقت کے ساتھ عمل بھی ہے لیکن وہ بھی میری صلاحیتوں کا متحمل ہے اور میرے بعد یہ صلاحیت موجود ہے کہ میں اسے اسی طرح بچھاؤں جس طرح انوکھی نے شیر کو بچھا دیا تھا۔ بیلے نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ دوست نے کہا۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

8- شیر اور خرگوش

ایک شیر کسی ایسے علاقے میں رہتا تھا جہاں پانی اور گھاس کھڑے سے پاؤں تھا۔ اس علاقے میں بہت سے جنگلی جانور بھی رہتے تھے۔ لیکن شیر کے خوف کی وجہ سے ان کو اس پانی اور گھاس کا کچھ کاد نہ ہوتا تھا۔ ایک دن وہاں کچھ بکر شیر کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ بڑی مشکل سے ہم میں سے کسی ایک کا کھانا کرتے ہیں اس لئے ہم نے آپ کے لئے ایک گرجہ سوچا ہے۔ جس میں آپ کی بھلائی ہے اور ہمارے لئے امن۔ سلامتی۔ اگر آپ ہم کو ان امان سے رہنے دیتے ہیں تو ہم ہر گز آپ کے کھانے کے لئے ایک جانور بھیجا دیا کریں گے۔ شیر اس بات پر راضی ہو گیا کہ وہ کھانا لے کر جانوروں سے ساجد ہو کر جانوروں سے بھی اس کی پاسداری کی بھرپور کیا۔ لیکن چونکہ ایک خرگوش کے نام نکل آیا اسے شیر کی خوراک بننا تھا۔ اس نے جانوروں سے کہا کہ تم کو ایک کام بھی میرا ساتھ دو تو میں جس میں شیر سے کھانا دلاؤں گا۔ انہوں نے کہا تم ہمارے ذمہ کیا کام لگاتے ہو۔ اس نے کہا تم جس میں جانور سے جو کچھ لے کر جاتے ہو کہ وہ کچھ کھاتا خیر کرنے کا سوجھ بوجھ انہوں نے کہا نہیں ہے اس کے بعد خرگوش باقی رہے شیر کے پاس گیا جس کے کھانے کے کا وقت چاہا۔ لیکن وہاں کچھ خرگوش کے پاس گیا۔ شیر کو کھانے کے کا وقت تھا۔ وہ غضبناک ہو کر اپنی جگہ سے اٹھا اور کہنے لگا کہ اس نے آئے ہو تم اس نے کہا میں جانوروں کی طرف سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ میرے ساتھ انہوں نے ایک اور خرگوش بھی لے کر آکر کھانے میں دوسرے شیر نے مجھ سے بھیجیں لیکن وہ کہنے لگا کہ میں اس علاقے پر

اور یہاں کے جانوروں پر زیادہ حق رکھتا ہوں۔ میں نے اس سے کہا یہ ادارے اداشاہ سلامت کے لئے کھلا کھانا ہے۔ جو جانوروں نے میرے ساتھ بیٹھا ہے تم ان کو مارنا نہ کرو۔ یہ سن کر اس نے آپ کو برا بھلا کہا اور گالیاں دیں۔ میں چل دی سے آپ کے پاس آ گیا ہوں تاکہ آپ کو اس کی اطلاع دوں۔ شیر نے کہا چلو میرے ساتھ اس کا کھانا کھئے دیکھا۔ خرگوش اسے دیکھ کر کہیں گے۔ کیا جس کا پانی کھاتے صاف دھواں تھا۔ اور اس نے اس میں بھاک کر کھایا ہے اس کا کھانا۔ شیر نے جب بھاک کر دیکھا تو اسے اپنے اور خرگوش کا کھنکھراؤ تھا اس نے خرگوش کی بات کو سمجھا اور اس شیر سے لڑنے کے لئے کوئی نہیں میں چلا گیا گاڑی اور اوپ کر کر گیا۔ خرگوش جانوروں کے پاس آ گیا اور جو کچھ اس نے شیر سے کیا قصان کو بتایا۔

کلیڈ نے کہا۔ اگر تم ایسے طریقے سے تل کو ہٹا کر سکو جس سے شیر کو کوئی نقصان نہ پہنچے تو ٹھیک ہے۔ اس لئے کہ تل نے مجھے اور جھیں اور ادارے ملا دوسرے دو باروں کو نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن اگر تم یہ کام شیر کو ہٹا کر کے ہی کر سکو پھر کوئی قدم نہ اٹھانا۔ اس لئے کہ پھر میں اسے میری اور تمہاری تعداد ہی ہوگی۔

اس کے بعد دوسری دنوں تک شیر کے پاس نہ گیا اور پھر ایک روز جا کر چھائی میں اسے ملا۔ شیر نے پوچھا کہ تم کی باتوں سے مجھے خطر نہیں آ رہا ہے۔ کیا ابھی۔ نہ آنے کی خبر نہ تھی؟ دوسرے کہا اداشاہ سلامت۔ میں غمخیز تھی۔ شیر نے کہا کیا کوئی حادثہ پیش آیا تھا؟ دوسرے نے کہا ہاں ایک ایسی بات ہوئی ہے۔ جسے نئے اداشاہ سلامت ہی جانتے ہیں اور نہ ان کے اور اداش میں سے کوئی جانتا ہے۔ شیر نے کہا بات کیا ہے؟ دوسرے نے کہا بڑی سخت بات ہے۔ شیر نے کہا تاؤ بھی تو۔ دوسرے نے کہا۔ بات ایسی ہے کہ کہنے والے کو کہنے کا حوصلہ نہیں اور سننے والے کو سننے کا ہمت نہیں اور آپ اداشاہ سلامت! صاحب فضل و شرف ہیں۔ آپ خود مجھ سمجھتے ہیں کہ مجھے وہ بات کہنے سے تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ جیسا کہ آپ کو ادوار گز رہے جبکہ مجھے آپ ہی یہ بھروسہ بھی ہے کہ آپ میری خبر خواہی کو اور اپنے لئے میرے اینار کو بخوبی جانتے ہیں اور مجھ کہنے سے مجھے یہ بات بھی یاد ہے کہ ہونے ہے۔ کہ جو کچھ میں آپ کو بتاتا چاہتا ہوں آپ اس کو کچھ نہیں مانیں گے۔ لیکن جب میں اس بات کا قصور کرتا

ہوں اور اس بات پر غور کرتا ہوں کہ ہم سب جانوروں کی زندگی آپ سے وابستہ ہے۔ تو مجھے اس حق کو یاد کر دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں جو مجھ پر واجب آتا ہے۔ خود آپ مجھ سے نہ بچتے اور مجھے چاہیے کہ میں بھی ہوتا کہ آپ میری بات کو قبول نہیں کریں گے کہا جاتا ہے کہ جس شخص نے بادشاہ سے اپنی غیر خواہی کو اور اپنے دوستوں سے اپنی رائے کو چھپا کر اس نے اپنے آپ سے خیانت کی۔ میرے کہہ وہ بات کیا ہے؟

دشمن نے کہا مجھے ایک بادشاہ اور راستہ دار شخص نے بتایا ہے کہ شتر پہ نے ایمان سلطنت کے ساتھ ایک غیر محسوس میں کہا ہے میں نے شتر کو ابھی طرح جانچ کر دیکھا ہے اور اس کی عقل، قوت، فیصلہ اور جسمانی طاقت کا اندازہ لگایا ہے۔ مجھے تو بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ کرور اور عاجز ہو رہے ہو اور آپ میرا اور اس کا سامنا ہو گا۔ جب مجھے یہ بات پہنچی تو میں نے سمجھا کہ شتر پہ خیانت اور غداری کر رہا ہے چونکہ آپ نے اسے بہت زیادہ عزت دی ہے اور اسے اپنے جیسا ہی سمجھا ہے اس لئے وہ خود آپ کے برابر سمجھتا ہے اور وہ یہ سوچنے لگا ہے کہ جب آپ رخصت ہوں گے تو بادشاہی اس کی ہوگی اور اسی لئے وہ ابھی سے آپ کے خلاف کوششوں میں مصروف ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب بادشاہ کو معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص سر جے اور شان میں اس کے برابر ہو گیا ہے تو اسے چاہئے کہ اسے پکڑا دے اور اگر وہ یہاں نہیں کرے گا تو وہ خود گھٹ کھا جائے گا۔ اور پھر شتر پہ نے مصلحت کو خوب جانتا ہے۔ چند دوی ۵۵۵ ہے جو تمام تک پہنچنے سے پہلے سناٹے کا عمل نکال کر ہے۔ آپ اس راہ میں ان میں نہ ہیں کہ کچھ ہولے تو اس کا مدد کر لیں گے۔ کسی کا قول ہے کہ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ کچھ حسد، کچھ زیادہ دانا اور کچھ بے خوف۔ چند وہ ہے کہ جب اس کی کوئی مشکل آجائے تو گھبرائے نہیں اور درشت اور نہ ہوا جائے اور اس کی وہ تدبیر کا کام نہ ہو جس سے وہ اس مشکل سے بھٹکا جاتا ہے۔ اور زیادہ چند ۵۵۵ ہے جو مصیبت کے آنے سے پہلے اسے کچھ پکا ۵۵۵ ہے اس کے لئے چارہ کر رہا ہے اسے بہت زیادہ مصیبت پہنچے کہ اس کے لئے اس طرح تدبیر کیا سوچتا ہے کہ اسے وہ مصیبت اس آؤ نہ ہو۔ وہ مشکل میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اسے دور کر لیتا ہے اور پھر اس نے سے پہلے ہی اسے دیکھ دیتا ہے۔ رہے خوف تو وہ ملک اور ترور میں تو خیر اور

اسی میں سستی اور کالی میں چٹا رہتا ہے یہاں تک کہ چلو اور بار ہو جاتا ہے۔ اس کی عقل
تین گچھیاں کاٹھ ہے۔ شیر نے کہا کیا ہے وہ قصہ؟ دوسرے نے کہا لوگ جان کر آتے ہیں کہ:

9۔ تین گچھیاں

کسی صلاب میں تین گچھیاں رہا کرتی تھیں ان میں سے ایک چھندھی۔ دوسری
اس سے زیادہ چھند اور تیسری بے طرف۔ یہ صلاب ایک سالہ لڑکی تھی۔ یہ واقع تھا۔ وہاں کوئی
آبادی نہ تھی اور اس کے قریب ایک شہر بھی تھا۔ اختلاص کیا ہوا کہ اس شہر سے وہ صلاب عیوں
کا گزر ہوا۔ انہوں نے صلاب کو دیکھا اور بے کیا کر کسی دن چال لے کر آئیں گے اور
گچھیاں صلاب کر رہی گے۔ ان کی یہ بات سچیں گچھیاں نے سن لی ان میں سے چھند اور چھند
چھی اسے یہ بات سن کر بہت خوف آ پڑا وہ کوئی خیر کے علمبردار بنی میں سے گزر کر شہر میں
جلی گئی جنہو سے صلاب میں آئی تھی اور جو چھندھی وہ صلاب عیوں کے آنے تک وہیں رہی
جب وہ آ گئے تو ان کے ارادے کا ناپ کر اس نالی کی طرف لگا کر باہر جانے مگر انہوں
نے اسے بند کر رکھا تھا۔ اس وقت اس نے کہا۔ آدائیں نے کوٹھی کی اور یہاں ہم ہے کوٹھی
کا۔ جلدی میں کوئی نہ ہو کہ یہی کامیاب ہوتی ہے جس چھند اور نالی اپنی اصل کے لئے سے کسی
اسی میں گھس جاتا اور کسی حال میں بھی اسے باہر ہی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی وہ نالی کو شش ہی ترک
کرتا ہے۔ چنانچہ وہ مرد میں لگا اور پانی پر حیرنے لگی۔ کبھی پشت کے بل باور میں بیٹھ کے نالی
صلاب عیوں نے اسے پکارا اور اسے شہر اور صلاب کی درمیان تک پر رکھ دیا تو اس نے فوراً شہر
میں چھانک لگا دی اور غصہ لگی۔ وہی وہ بے طرف چھند اور صلاب اور ہر گاہ کی رہی یہاں تک
کہ بکری لگی۔

شیر نے کہا! میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں مگر میں یہ کہاں بھی نہیں کر سکتا کہ عقل
مجھے دھوکے سے لگا رہا اور ہر ایک سے لگا رہا میرے ساتھ یہ بد ہے کیسا اختیار کر سکتا ہے۔ میں نے
تو اس کے ساتھ کوئی ہراسٹوگ نہیں کیا میں نے تو اس کے ساتھ کھلائی کا رو یہ پتا ہے اور
اس کی ہر غرض اور ترجیح کو پورا کیا ہے۔ دوسرے نے کہا ایک کہینہ گھس چھند اور غیر غلام طار تھا
ہے۔ یہاں تک کہ اسے اس مقام تک پہنچا دیا جاتا ہے جس کا وہ اہل نہیں جانتا اور جب وہ
اس مقام تک پہنچ جاتا ہے تو کہ اس سے اس مقام حاصل کرنے تک جاتا ہے۔ خاص طور پر

خائن اور چکر دار لوگوں کا تو جی دھیرہ ہوتا ہے۔ کینہ اور بد خوشی کھل خوف کی وجہ سے بادشاہ کا خیر خواہ ہوتا ہوتا ہے اور جب وہ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے تو اس کا خوف دور ہو جاتا ہے تو اپنی اصل طبعیت پر آ جاتا ہے۔ جس طرح کتے کی دم کو سہا کرنے کے لئے اپنے منہ سے دھونے تو اس وقت تو وہ سیدھی راستی ہے۔ جب تک بندگی رہے جب اسے کھرا جاتا ہے تو وہ ایسی ہی ہو جاتی ہے۔ بادشاہ سلطنت آپ کو سلطنت مہیا کرتا ہے کہ جس شخص اپنے خیر خواہوں کی باتوں کو نہیں سنتا اس کی جس باتوں کا نقل قریب نہیں ہوتی۔ جس طرح ایک تیار اس چیز کو چھوڑ دے جس طرح اس کے لئے پیسے لیکن جس چیز کو وہ خود پسند کرے اس کی طرف لپکے۔ بادشاہ کے مددگاروں کا یہ فرض ہے کہ وہ بادشاہ کو ان باتوں کی ترغیب دے دیں جو اس کی نوبت میں اضافہ کا سبب بنیں اور جو چیزیں اسے نقصان پہنچا سکیں جن سے اسے روکیں بھرتی نہ سہی اور مددگاروں کی ہوتی ہیں۔ جو شخصت کرنے میں مدد دے گا منہ نہیں۔ بھرتی کا مدد ہوتا ہے جس شخص کا انجام خوشگوار ہو۔ بھرتی میں جس کو مدد ہوتی ہے اسے جہاں شہر ہوں سے نقصان کریں۔ بھرتی قریب وہ ہوتی ہے جو اچھے لوگوں کی زبان سے جو اچھے بادشاہ وہ ہوتے ہیں جن میں بیکھر نہ ہو۔ اور بھرتی اخلاق وہ ہوتے ہیں جن سے حقاری اور پوز گہری میں مدد ملے۔ کسی نے کہا ہے جس شخص کا لہروں سے لگ بگائے اور کانوں کا ہنر سمجھائے۔ وہ اس بات کا حق سچ ہے کہ اسے نیند نہ آئے۔ آدمی کو جب اپنے ساجھی کی عداوت کا احساس ہو جائے۔ تو اسے اطمینان سے بیٹھے کھڑا رہتا ہے۔ سب سے گہرا بادشاہ وہ ہوتا ہے جو صرف نئی کوئی اختیار کئے رکھے۔ جس بادشاہ کی نگاہ میں مستقبل کے حلقہ دست نہ ہو وہ اس بدست آدمی کی طرح ہوتا ہے جو کسی چیز کی طرف توجہ نہیں کرے اس پر کوئی مشکل آ جاتی ہے تو اسے اہمیت نہیں دیتا۔ اور اگر وہ کوئی نقصان کر دے اسے اپنے ماتحتوں کے سر تو پھینک دیتا ہے۔

شیر نے کہا تم نے بولی خست آدمی کی ہیں لیکن خیر خود کی بات سنی ہے اور اسے رشتہ کرنا چاہتے۔ اگر شہر پہرہ دشمن ہی ہے جیسا کہ تم کہہ رہے ہو پھر بھی وہ میرا ہل نہیں ہکا نہ سکے اس لئے کہ وہ کس کھاتا ہے پھر میں کوشت خورد ہوں اور میری خوراک نہ لگے تو اس کا کوئی خوف نہیں ہر گھراس کے ساتھ چھوڑی کرنے کی بھی کوئی کھانسی نہیں

ہے۔ اس لئے کہ میں نے اسے انسان دی ہے اسے عزت دی ہے اور اس کی طرف بھی کرتا رہا ہوں اب اگر میں اپنے ساتھ دے دوں تو اپنے آپ کو ہی افسوس کا ڈنکا مارنے آپ کو ہی ہال کیوں گا اور اپنے صدمہ کی خلاف ورزی کر کر رہوں گا۔

دوست نے کہا آپ کا اپنی اس بات سے لرزے میں آجائے، رہتا ہے کہ دھیری خوراک ہے اور مجھے اس کا کوئی خوف نہیں اس لئے کہ اگر کٹر پہلو کوئی چال نہ بن سکے تو دوسروں کے ذریعے ایسا کر سکا گیا ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص جس کے کردار کے حصول تم نہیں جانتے روز روشن میں بھی تمہارا اسمان بن کر آئے تو بھی اس سے بے خوف نہ رہو۔ لہذا آپ کو کٹر پہلو کی طرف سے اطمینان ہے نہیں، رہتا ہے۔ کہیں آپ ہی اس کی طرف سے ڈاس کے جب سے وہی مصیبت آجائے جو مصیبت نہیں پہنچتی تھی۔ سنا آتی تھی۔ شیر نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ دوست نے کہا لوگ جان کر رہے ہیں کہ:

10۔ جوں اور پھو

ایک جوں کی امیر آدھی کے بستر میں رہا کرتی تھی۔ وہ سو رہا تھا تو اس کا خون چوتھی اسے پڑ بھی نہ چلا وہ آہنگی سے بستر میں چلتی رہتی اس طرح وہ زندگی بسر کر رہی تھی ایک حادثہ ایک بھوس کا سہانہ طاس نے کہا آج تم اچھے خون نازم بستر پر رات گزارو گے۔ بھوس کے پاں رو رہا۔ جب وہ آدھی اپنے بستر پر آڈا تو بھوس نے ٹپک کر اسے کاٹ لیا۔ وہ آدھی جڑا کر اٹھا اس کی خیر اچھاٹ ہو گئی اس نے تو کمرے کے باہر کوا بھی طرح دیکھ کر پچھتے پھان کو جوں کے سوا کوئی نظر نہ آتا سے بکا کر بارہ ڈا گیا اور بھوس بھاگ گیا۔

میں نے یہ مثال اس لئے آپ کے سامنے بیان کی ہے کہ بڑے شخص کے شر سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہتا۔ اگر وہ خود کھڑا ہو تو اس کے سب سے کوئی مصیبت ہے اور چلتی ہے۔ اگر آپ کٹر پہلو سے نہیں ڈرتے تو نہ کیا۔ آپ کو ان درباروں سے تو ضرور ڈرنا چاہئے۔ جن کو اس لئے آپ کے خلاف لڑا کرتا ہے۔

دوست کی یہ بات شیر کے دل میں اتر گئی۔ اس نے دوست سے پوچھا کہ تمہاری کیا رائے ہے تمہارا کیا مشورہ ہے؟ دوست نے کہا توئی ہوئی اور کرم خوردہ دانہ کو جب تک کوئی لالہ نہ دے اس وقت تک وہ تکلیف میں ہی رہتا ہے۔ اور جس کھانے سے طبیعت گرج

کرے اسے نہ کھانے میں قیامت ہے۔ اور جس شخص کے حلق کا اندیشہ رہا ہے اگر کرا
وہ بھی اس کا علاج ہے۔

شیر نے کہا تمہاری ان باتوں کی وجہ سے میں شربہ کو اب اپنے ساتھ رکھنے سے
ناپسند کرنے لگا ہوں۔ میں اسے پیام بھیج رہا ہوں اور اسے بتا رہا ہوں کہ اس کے حلق
میرے دل میں اب کیا نیپالت ہیں بھراے کھوں کا کہ وہ جہاں جاتا ہے چلا جائے۔
دست کا یہ بات ابھی نہ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ جب شیر شربہ سے گفتگو کرے گا اور اس کا
جواب دے گا تو وہ اس کے جھوٹ سے واقف ہو جائے گا اور اس کا معاملہ اس پر چڑھ نہ
رہے گا۔ اس لئے اس نے شیر سے کہا۔ شربہ کے پاس کسی کو بھیجے کہ میں دانشمندی کے خلاف
گفتگو کروں۔ بادشاہ کو اس پر غور کر لینا چاہئے۔ شربہ کو جب اس بات کا احساس ہوا تو مجھے
اندیشہ ہے کہ وہ کبھی آپ پر حملہ کرنے میں ہلک نہ کر دے۔ اور اگر وہ اس صورت میں وہ
آپ سے لڑا تو تیرا ہوا کرے گا اور اگر آپ کو چھوڑ کر چلا گیا تو یہ بات آپ کے لئے باعث
خوار ہوگی۔ علامہ نے یہ دانشمند بادشاہ اس شخص کا علاج یہ سزا سنیں دیتے جس نے اعلان یہ جرم نہ
کیا ہو بلکہ ان کے پاس جرم کے مطابق سزا دیا کرتی ہے۔ اعلان یہ جرم کی سزا اعلان یہ پشیدہ
جرم کی پشیدہ۔

شیر نے کہا جب بادشاہ کی کوٹھلی پر گولی کی طاعون پر اور جرم کا یقین کے بغیر
سزا سے تو وہ حقیقت وہ اپنے آپ کو سزا دیتا ہے۔ اس لئے آپ پر غم کرتا ہے۔ دست نے کہا
اگر آپ کی بھی رائے ہے تو بھرا کا خیال ضرور رہے کہ جب شربہ آپ کے پاس آئے تو
آپ ہوشیار ہیں اور کسی قسم کی نصیحت اور لاپرواہی اختیار نہ کریں۔ مجھے یقین ہے کہ جب
وہ کسی سے ملے گا تو وہ اس سے آئے گا تو بادشاہ سلامت بچان ہی چاہیں گے۔ اس کی طاقت
پر ہوگی کہ آپ دیکھیں گے اس کا رنگ بدلا ہوا ہے اور ہاتھ پاؤں کا پ رہے ہیں۔ آپ
دیکھیں گے کہ وہ انہیں ہانپیں بھانپتا ہے اور بیوقوفوں کو مارا ہے جس طرح کوئی لڑنے اور
ہارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ شیر نے کہا میں پرانی طرح ہوشیار رہوں گا اور اگر میں نے تمہاری
جان کی ہولی طاعون دیکھ لی تو میں سمجھوں گا کہ اب اس معاملہ میں کوئی شک نہیں۔ جب
دست شیر کو تھل کے خلاف بلا کرنے سے فارغ ہو گیا اور اس نے سمجھ لیا کہ جو کچھ وہ بتاتا تھا

اس کے دل میں جم گیا ہے شیر اب تل سے نکلا رہا ہے گا اور اس سے مقابلہ کے لئے تیار رہے گا مگر اس نے پاؤں کر تل کے پاس جانے اور اسے شیر کے خلاف لڑا کر کے اس سے صلہ کے لئے اس نے پوچھ کر کیا کہ وہ شیر کی طرف سے ہی اس کے پاس جانے اس لئے کہا مگر شیر کو اس کے وہاں جانے کاظم ہو گیا تو اسے نقصان پہنچ سکا ہے۔ یہ سوچ کر اس نے شیر سے کہا بادشاہ سلامت! کیا میں شیر کے پاس جا کر اس کا حال معلوم نہ کروں؟ میں اس کی ہائیں سنوں گا اور ہو سکتا ہے کہ اس طرح مجھے اس کے اہلن کا اعزاز ہو جائے اور جو کچھ مجھے معلوم ہو اس کی بادشاہ سلامت کو اطلاع دوں۔ شیر نے اسے اس بات کی اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ نہایت چھپن اور اسرارہ میں کر شیر کے پاس گیا۔ جب تل نے اسے دیکھا تو غرض آج نہ کیا اور کہنے لگا اچھے مرے بھائی میرے پاس نہ آنے کا کیا سبب ہوا تھا۔ غریب تو تھی؟ اس نے کہا وہ شخص غریب سے کیسے ہو سکتا ہے جسے اپنی جان پر بھی اعتماد نہ ہو۔ اور جس کا سارا ایسے شخص کے ہاتھ میں ہو جس پر بھروسہ نہ کیا جا سکتا ہو۔ ایسا شخص تو پیشہ خوف و خطر میں ہی رہتا ہے مگر وہ کون دیکھن کا کوئی کھانا سے بھر نہیں آتا۔

شیر نے کہا کیا اس سے اسے اسے دوسرے کہا۔ وہی ہوا جو عقیدہ اور وہی ہو گا جو کھانا ہوا ہے۔ عقیدہ کا کتا لیکن کر سکتا ہے؟ کون ہے وہ جس نے دنیا میں بڑے مرادب حاصل کئے ہوں اور مگر غرور میں چھتا نہ ہوا ہو کون ہے وہ جس نے اپنے غم کی بھاری کی اور مگر غرور سے جس نے چھتا؟ کون ہے وہ جس نے کچھ لوگوں سے مل کر مگر غرور نہ ہوا۔ کون ہے وہ جس نے بڑے لوگوں سے مل کر ملایا رکھا ہو اور سلامت رہ گیا ہو۔؟ کون ہے وہ جس نے بادشاہ سے دوستی لگائی ہو اور مگر اس کے ساتھ مرانی اور احسان کی روش بھی نہ رہی ہو؟ شیر نے کہا میں تمہاری ایسی مشکوں نہ پاؤں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیر کے حلق تمہارے دل میں کوئی قلعہ ہے۔ اور اس کی کسی حرکت نے تمہیں پریشان کیا ہے؟ اس نے کہا۔ میں اچھے اس سے کتا ہوتا ہے لیکن میرے بچے اس سے نہیں کتا ہے۔ شیر نے کہا تو مگر اس کے پاس سے میں ہے۔ اس نے کہا۔ تم تو جانتے ہو کہ میرے اور تمہارے تعلقات کی طرح کے ہیں اور تمہارا جوق مجھ کو ادب ہے وہ بھی تمہیں معلوم ہے۔ میں تو شیر نے مجھے تمہاری طرف کچھ اتناں دونوں جرمہ و بھائی میں نے تمہیں دو اتحاد بھی

میںیں مسلم ہے مکی جو ہے کرتھا مارا تھا کرتے اور جو کہ مجھے پتہ چلا ہے اس کی جھیں
 اٹھارہ روپے کے ساتھ مجھے کوئی چارہ لکھ دیا۔ شرب نے کہا جھیں کیا خبر لی ہے؟ دوست نے کہا۔
 مجھے ایک پے پانچ اور ہے آدلی سے تالا ہے جس کی بات میں لکھی کی کھنٹی لکھی ہے۔ کہ
 شیر نے اپنے کسی ہم ٹھکان صاحب سے کہا ہے۔ مجھے نکل کر سوہانہ از جسم بہت چھانکا ہے
 میں چاہتا ہوں کہ خود اسی اس کا گوشت کھاؤں اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلاؤں۔ جب یہ
 بات مجھے پہلی تو میں نے شیر کی بد مہدی اور ہے وہ لی کہ بھاپ لیا اور اب تھا سے پاس
 آ گیا ہوں کہ تھا ہے لیکن کہاں کر کھوں اور کہاں پینے کے لئے کوئی تھو کر سکے۔

جب شرب نے اس کی کھنگھنی تو اسے وہ مہد یاد آ جا اور اس نے اسے دیا تھا اور
 اس نے شیر کے پاس سے غور کیا تو اس نے سمجھا لیا۔ کہ دوست کی کہہ رہا ہے۔ اور اس کی خبر
 غرای کر رہا ہے۔ اور اس نے یہ بھی جان لیا کہ ساتھی اسی طرح کافی ہے جس طرح دوست کہہ
 رہا ہے تو اسے بہت دکھ ہوا اور اس نے کہا شیر کے لیے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ میرے ساتھ
 یہ وہ لی کرتا جب سے میں اس کے ساتھ رہا ہوں میں نے اس کا کوئی کتا نہیں کیا اور نہ
 اس کے کسی اور داری کا ہی کوئی کتا کیا ہے۔۔۔ میرا خیال ہے کہ صحت بدل کر اسے میرے
 خلاف بھڑا گیا ہے اور میرے حلق اس کے دل میں ٹھک رہا تھا کہ دشمنات اہل دیکھے مجھے ہیں
 شیر کے ساتھ بڑے لوگ لگ گئے ہیں اسے خود اسی اس کے جھوت کا تجربہ ہوا ہے۔ لیکن
 بڑے لوگوں کی روایت پر ایمان آدلی کے دل میں بیٹھے لوگوں کے پاس سے میں بہ کمالی پیدا
 کر رہی ہے اور ان کے حلق اس کا تجربہ اسے ظہور دہ اہل دیکھے ہے۔ جس طرح اس سچ
 نے لکھی کی کھنٹی جس نے پانی میں سترے کی روشنی کھنٹی تو اسے پہلی سمجھا لیا اور پھر اسے ظہور
 کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جب اس نے پار پار تجربہ کیا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ کیا چیز نہیں
 جس کا ظہور کیا جائے جو اسے چھوڑ دیا پھر اس نے اس نے پہلی دیکھی تو یہ کھنٹی کی یہ بھی
 اس کی طرح کی کوئی چیز ہے جس طرح کی اس نے لکھی دیکھی جسی چتا چپا ہے مکی چھوڑ دیا اور
 ظہور نہ کیا۔ اگر شیر کو میرے پاس سے اس کی کوئی لفظ اٹھا لیتی ہے اور اس نے اسے درست کچھ
 لاپتہ پھر میرے ساتھ بھی وہی کچھ کہہ گا جو دوسروں کے ساتھ کہتا ہے اور اگر کوئی لفظ اٹھا
 لیا بھی نہیں لی اور وہ چاہے میرے حلق پر اور وہ دیکھے پتہ پھر یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ بات گیبس کی ہے کہ ایک دوست نے اپنے دوست کو راضی کرنے کی کوشش کی مگر وہ راضی نہ ہوا اس سے بھی گیبس بات یہ ہے کہ وہ اسے راضی کرنا چاہے مگر وہ حرج و مانع ہو جائے اگر ناراضگی کا کوئی سبب موجود ہو تو کسی کو راضی کیا جاسکتا ہے اور سائنس کی توقع بھی ہو سکتی ہے لیکن جب ناراضگی بلا وجہ ہو تو کوئی توقع نہیں ہو سکتی اس لئے کہ جب ناراضگی کی کوئی بنیاد ہو تو اس سے رجوع کر لینے کی صورت میں راضی ہو جانے کی امید کی جاسکتی ہے۔

میں نے تو بہت غور کیا ہے مگر بھیجے اور شیر کے مانگنے کسی چوہے نے بڑے جرم کاظم نہیں ہو سکا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جو شخص غلط کرے تک اور اللہ کے ساتھ رہا تو وہ اس کے جرم کے حلقہ کی پہلی طرح احتیاط نہیں کر سکتا اور وہ اس بات سے بچ نہیں سکتا کہ اس سے کوئی نہ کوئی چوہی بڑی بڑی اپنی بات سرزد ہو جائے جسے اس کا آکا پتہ نہ ہو۔ لیکن اگر ایک ماہر اور اذوقہ شخص کی نگاہوں سے اس کا کوئی سانچہ نہ آتا ہے تو وہ اس کے بارے میں غور و فکر کرتا ہے کہ اسے صاف کر دینے میں کوئی تھکان تو نہیں؟ اور پھر اسے صاف کر دینے کی کوئی بھی گنجائش اور اسے صاف کر دینا ہے ہو سکتا ہے کہ شیر کو بھرے کسی جرم کاظمین ہو گیا ہو لیکن میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ اس کی غیر خواہی کرتے ہوئے بعض واقعات میں نے اس کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔ شاید اسی بات کو اس نے اپنے خلاف جرأت قرار دے لیا ہو مگر مجھے تو اس بات میں کوئی کٹاوت نہیں آتا۔ اس لئے کہ میں نے تو صرف اپنی باتوں میں اختلاف کیا ہے جو بعض روایتی مفاد عامہ اور دین کے خلاف محسوس ہوتی تھیں۔ پھر میں نے اس اختلاف کا انکار عام اس کے دوستوں اور ساتھیوں کے سامنے بھی نہیں کیا۔ مگر ظہور میں نہ کرنا نہ مانع فرماتے ہے اور اب دلائل کے ساتھ کیا ہے۔

میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ شخص دوستوں سے مشورہ لینے وقت طبیعوں سے طلاق کے وقت اور خیراء سے شک و شبہ کے وقت رخصتوں کا خواہش مند ہو تو کبھی کبھار سے میں نہیں دیتا اس کی مشکل میں اضافہ ہی ہوتا ہے اور وہ نقصان علی الخافا ہے۔ لیکن اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر اور اللہ کے ہندوات کی رو میں بہہ جانے کی خاطر یہ ایسا ہوا ہوگا۔ اور اللہ کی رفاقت ہی کی خاطر کہ حق ہے خود اس رفاقت کا حق راستہ ملنے والی اچھی اور صاف راہت ہو

انھیں کے ساتھ لایا جائے اور اگر یہ بات بھی نہیں تو پھر میں بھی کہتا ہوں کہ جو تمام مجھے دیا گیا ہے۔ اسی میں میری ہڈی رکھ دی گئی ہے۔ اور اگر یہ بات بھی نہیں اور وہ بھی نہیں تو پھر میں انھیں خداوند کے معاملات میں جن کو انھیں جاسکتا۔ اور عقیدہ رواج ہے جو شیر سے اس کی توت اور مت جھین لیتی ہے۔ اور اسے تجربہ مال دیتی ہے۔ یہ وہ ہے جو ایک کمرہ سے آدھی کاپیہ دست آگمی کی جتنی پر غلط دیتی ہے۔ یہ وہ ہے جو ہر پہلے ڈاک پر ایسے نہیں کو سلا کر دیتی ہے جس کا زہر پھل لیتا ہے اور پھر اس کے ساتھ ملتا ہے۔ یہ وہ ہے جو اسحق کو دلائل منہ دیتی ہے۔ عورت کو پست مت کر دیتی ہے۔ عورت کو ملتا دیتا ہے۔ یہ نڈال کو لیر کر دیتی ہے اور لیر کو نڈال۔

دن نے کہا کہ ہمارے حقیقی شیر کا یہ مارا اور بے شیروں کے اسٹانے پاس کے جذبات کی رو میں بہ جانے کی وجہ سے جس کے ذرا کی اور بات ہے۔ بلکہ یہ تو صرف بڑھدی اور بڑھادی ہے۔ یہ شیر بڑھ کر انہیں خائف اور بڑھدی ہے۔ اس کے ساتھ کئے ہوئے کھانے میں طاقت ہے کہ انھیں کام کا اس میں نہ ہر حال ۲۵ ہے۔ شہر۔ نے کہا میرا خیال ہے کہ میں نے اس طاقت کا حرا جکھ لیا ہے اور اب اس کے آخر تک پہنچ گیا ہوں جو موت ہے۔ اگر میری موت نہ آئی ہوتی تو میں شیر کے پاس بھی نہ نکرتا۔ وہ کوشت خور ہے اور میں گھاس کھاتا ہوں۔ میں اب اس مصیبت کے وقت اس شہد کی بھی کیا مانتا ہوں جو نظائر کے پھول پر غصتی ہے اس کی خوشبو اور ڈانٹنے سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ اور یہی لطف اسے روکے رکھتا ہے۔ حتیٰ کے مات آ جاتی ہے پھر پھول بند ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس میں گھٹ کر مر جاتی ہے۔

جو شخص اس دنیا میں بہت ضرورت روزی پر قناعت نہ کرے اور اس کی تلاش میں اور ہر چیزوں کی طرف لپکتی رہیں اور وہ اسے انجام سے نڈا رہے اس کا حال اس بھی کی طرح ۲۵ ہے۔ جو رشتوں اور کھانوں پر راضی نہیں رہتی اور ان پر قناعت نہیں کرتی۔ گھاس پانی کو تلاش کرنے لگتی ہے جو اچھی کے کان سے بہتا ہے۔ تو اچھی اپنے کان کی ضرب سے اسے مارا ۲۵ ہے۔ جو شخص کسی ایسے دوست سے محبت اور غیر خواہی کرتا ہے جو اس کی قدر نہیں کرتا اور اس شخص کی طرح ۲۵ ہے۔ جو شہر از میں میں جگ اٹھے اور جو شخص کسی خود پسند

آدلی کو حضور دعا ہے وہ اپنے گھس کی لٹا رہا ہے جو کسی مردے کو حضور دے گا کسی سیرے سے سرکشیاں کرے۔ دوست نے کہا۔ ان باتوں کو چھوڑا اور اپنے لئے کوئی دوسرا چہرہ شترپ نے کہا جب شیر نے مجھے کھانا نہ کھادہ کر دی لیا ہے تو پھر میں کیا نہ دوسرا چہرہ؟ جبکہ تم نے مجھے شیر کی انیت اور اس کے رہنے والوں کے حلقے بتا دی ہیں۔ اور اگر وہ میرے حلقے کو لی اچھا یا اور نہ رکھا ہو، جس میں اس کے ساتھی اپنے نکر و فریب اور ظلم کی بدولت مجھے ہلاک کر رہے ہیں، ان میں میں تو ضرور اب ایسا کر گزریں گے۔ اس لئے کہ جب کبھی کھانا اور سار لوگ کسی بے گناہ اور اچھے آدمی کے خلاف ایسا کر لیتے ہیں تو اسے ہلاک کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔ غلام وہ کر رہی ہوں اور وہ آدمی طاقتور ہی کیوں نہ ہو۔ جس طرح مجھ نے ان کو اور گیدڑ نے گائٹ کو ہلاک کر دیا تھا۔ جب انہوں نے نکر و فریب اور خیانت کرتے ہوئے اس کے خلاف ایسا کر لیا تھا۔ دوست نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا؟ شترپ نے کہا توگ۔ جان کرتے ہیں کہ:

۱۱۔ ایک بے گناہ اور اس کے مکار دشمن

ایک شیر کسی ایسے جنگل کے قریب رہا کرتا تھا جو انسانوں کی گزرگاہ کے قریب واقع تھا۔ اس کے تین ساتھی بھی تھے۔ بھیلڑا، کھار گیدڑ۔ ایک مرتبہ کچھ چوہے اس راستے سے گزرے ان کے پاس کچھ گائٹ تھے ان میں سے ایک گائٹ پیچھے رہ گیا اور اس جنگل میں چلا گیا۔ اور پلٹے پلٹے اس شیر کے پاس پہنچ گیا۔ شیر نے اسے کہا کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہاں کہاں جگہ سے۔ شیر نے کہاں کہاں کیا کرنا؟ اس نے کہا کہ پادشاہ سلامت عمو امی گے۔ شیر نے کہا تم لوگوں سے پاس رہو اس دھنن خوشحالی اور ثوابی کے ساتھ۔ چنانچہ شیر اور گائٹ زانہ و زنجار بن گئے۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ شیر غلام کے لئے تھیں تیار۔ ساتھیوں میں کا ایک بہت بڑے آگے سے ساتھ ہوا۔ اس نے اس سے غصے سے مخاطب کیا۔ لیکن دشمنوں سے چھوڑو، کھار گیدڑ کیسے آگیا۔ اس کا غنیمت بہرہ اٹھا، آگے نے اپنے ساتھیوں سے اسے شہرہ زنی کر دیا تھا جب وہ اپنے گھاسنے پر پہنچا تو گیدڑ حرکت بھی نہیں کر سکا تھا اور غلام کرنے کی طاقت بھی اس میں نہ رہی تھی۔۔۔ بھیلڑے نے کھار گیدڑ کو گائیٹوں سے کھانے کو کھینٹ لیا تھا اس لئے کہ وہ شیر کا چھاپا کھا کر کرتے

تھے۔ میں ہر قاتے آگئے اور بہت کڑو ہو گئے۔ شیر کو بھی اس کی یہ حالت معلوم تھی اس نے انہیں کہا تم پر مشکل وقت آ گیا ہے اور تمہیں خوراک کی قلت ضرورت ہے۔ وہ کہنے لگے میں اپنی تو کوئی فکر نہیں لیکن ہم بادشاہ سلامت کی حالت دیکھ رہے ہیں کاش ہمارے پاس کوئی دیکھی چیز ہوتی تھے وہ کھا سکتے اور ان کی حالت بہتر ہو سکتی۔ شیر نے کہا مجھے تمہاری غیر خواہی پر کوئی فائدہ نہیں لیکن تم جنگل میں کھلی جاؤ ہو سکتا ہے کہ تمہیں کوئی لٹھل ہائے۔ اور اسے میرے لئے لاسکو میں بھی کھاؤں اور تم بھی کھاؤ۔ چنانچہ وہ مجھے شیر کے پاس سے چلے گئے اور ایک جگہ پر کھڑے رہنے لگے انہوں نے آج بھی میں کہا۔ ہمارا اور اس گھاس کھانے والے کا کیا رشتہ ہے؟ یہ بات ہماری جنس کا ہے نہ اس کی سرخ ہماری سرخ جھکی ہے۔ کیا ہم شیر کو قریب نہ لانا چاہیں کہ وہ اسے خوراک بھی کھائے اور ہمیں بھی اس کا کرشمہ کھائے۔ کیونکہ نے کہا اس بات کا ذکر بھی ہم شیر سے نہیں کر سکتے اس لئے کہ اس نے ہنوت کو دیاں دی ہے اور اسے عالی زاد ہماری کامہدوے دکھا ہے۔ کوا کہنے لگا کہ شیر کا ذکر میں لیتا ہوں پھر وہ شیر کے پاس گیا۔ شیر نے اس سے پوچھا کیا کوئی چیز ملی؟ کو نے کہا جی تو اسے ملی سکتی ہے جو کو خش کر سار کچھ کچھ سب تو بھوک کی وجہ سے کوئی کو خش بھی نہیں کر سکتے بلکہ کچھ کچھ بھی نہیں سکتے۔ البتہ ہمارے ذہن میں ایک گرج آئی ہے اور ہم سب اس پر حلق ہیں۔ اگر بادشاہ سلامت بھی اس پر اتفاق کریں تو ہم اس پر عمل کر سکیں گے۔ شیر نے کہا وہ کیا ہے؟ کو نے کہا یہ بات تمہیں کھانے والا جو ہمارے درمیان رہتا ہے اس کا نام ہے جس کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں۔ شیر نے ابھی اتنی بات ہی کہی کہ وہ غضبناک ہو گیا کہنے لگا تمہاری رائے اتنی حق ہے اور تمہاری بات اتنی اچھا ہے کہ تمہاری یہ گرج وہ ہمارے دل اور دھڑلے سے کہتی ہو۔ گھبراہٹ میں نہ تھا کہ میرے سامنے ایسی بات کہنے کی جرات بھی کرتے ہو کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے ہنوت کو دیاں دی ہے اور اسے عالی زاد ہمارے کامہدوے دکھا ہے۔ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جس نے کسی طرف ذہن کو پتہ دی اور کسی کے خلاف ہانے والے خون کا جھٹکا کیا اس سے بڑھ کر کسی کی سنگی نہیں ہے اور اس سے بڑھ کر کسی کا انجمن ہے۔ میں نے اسے ہنوت دی ہے لہذا اس میں سے وہ ہمدی نہیں آ سکتا۔

کو نے کہا۔ بادشاہ سلامت جو کچھ کہہ رہے ہیں وہی وہی ہے۔ بادشاہی لیکن ایک

[illegible]

خبر ہے کہ ہمیں نے یہ مثال تمہارے سامنے اس لئے چکانی ہے کہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ اگر شیر کے ساتھ جانور نے بھی چاک کر دینے پر اتفاق کر لیا ہے تو ہم انسان سے کتنی ملتا جلتا ہو گا۔ خواہ میرے ہاں سے میں ان کی باتیں شیر کی باتوں سے مختلف ہی ہو۔ مجھے اس کا کوئی تاثر نہیں ہو گا اور اس کی باتیں میرے کسی کام نہیں آئیں گی۔ کسی نے کہا ہے کہ اگرچہ انسان اور جانور کے درمیان میں ہول کی کڑی حد ہے، یہی ہو سکتا ہے۔ کہ شیر کے کدال میں میرے لئے خیر ہی ہو لیکن لوگوں کی باتوں نے اسے بدل دیا ہو۔ اس لئے کہ جب سنی عالی ہاشمی زیادہ ہوئے تھیں تو زیادہ دیر نہیں گزرتی کہ رسول سے نرمی اور شفقت قلم جو پانی ہے۔ تم مجھے نہیں کہ پانی ان کی مانند نہیں ہو گا، اگرچہ انسانی سے زیادہ سخت ہو گا۔ لیکن جب پانی پھر مسلسل گہرے ہو تو اس میں بھی سورج کا درجہ ہے کسی طرح ان باتوں کا اثر بھی انسان پر ہو گا ہے۔ دوسرے کہا کہ اگر آپ تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ خبر ہے کہ کیا میرا ذلیل قلوب صرف بڑے کا ہی ہے۔ اس لئے کہ کسی ملازمی کو اس کی ملازمت کا اور خیرات کرنے والے کو اس کی خیرات کا اور یہ چیز کو اس کی یہ چیز کو اس کا اور ان کا جو جس کا پتہ پتہ کا کرنے والے کا ہوا ہو گا ہے۔ جسکے کا یہ جہاد حق کی بنیاد پر ہو۔ دوسرے کہا کہ کسی کے لئے یہ صاحب نہیں ہو گا کہ اپنے آپ کو خود کو خاطر سے میں ادا لے دیکھ دو اس کے علاوہ کسی کچھ کر سکتا ہو بلکہ جس قدر وہ خود کو آفری تھو کہ خود پر اختیار کرتا ہے اور اس سے

پچھلے روزی اور سخت سے کام لیتا ہے جب تک وہ ایسا کر سکے۔ کہا جاتا ہے کہ کزور سے کزور دشمن کو بھی معمولی نہ سمجھنا ضروری ہے جبکہ وہ کوئی چال چل سکے اور اس کے درکار بھی سوچو وہ تو پھر شیر کھاس کی جرات اور صبر کے ہوتے ہوئے کیسے معمولی سمجھا جاسکتا ہے۔ جو شخص اپنے دشمن کو معمولی سمجھتا ہے اسے اسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس کا طبع کوئی کو دیکھ کر بھری سے کہتا تھا تیرے نے کہا کس طرح ہوا تھا یہ؟ دوسرے نے کہا بیان کیا جاتا ہے کہ:

12۔ طبع کوئی اور دیکھ کر بھی

مسند علی بن ابی طالب سے ایک پند ہے کہ مجھے طبع کوئی کہا جاتا تھا مسند کے رسائل پر مکتوبات لکھنا اس کے ساتھ اس کی تہی بھی رہتی تھی۔ جب انہوں سے بچے نکالنے کا وقت آیا تو ماہ نے فرمایا کہ۔ میں کوئی ایسی شخصہ نہ تلاش کر سکتی جو اپنے جہاں ہم بچے تلاشیں مجھے دیکھ کر بھی کے حلقوں یہ اندیشہ ہے کہ جب پائی سال تک پہلے کا دور آ کر مارے بچے لے جائے گا۔ نہ کہ میں نے بچے نکال کر وہ دورہ مارا ہے اور پھر پائی اور بھول دیر ہو گئی یہاں تو یہ ہیں۔ ماہ نے کہا اسے غافل اچھیں اب بھی طرح سوچ لینا چاہئے۔ مجھے تو بہر حال اندیشہ ہے نہ کہ میں نے بچے نکال کر وہ ایسا نہیں کرے گا۔ ماہ نے کہا تم بھی کتنے اڑھیل ہو۔ کیا جھیمیں اس کی دھمکیاں دیکھیں؟ کیا تم اپنی مشیت بھول گئے؟ جیسے نہ اس کی بات اس نے سے اٹھ کر دیا۔ ماہ نے اسے بہت دلو کہا جس نے اس کی ایک نکتہ اس نے کہا ہوا ہے تیرے خدا کی بات نہیں اس کا اس پر اسی مصیبت آتی ہے جو مجھ سے یہ آتی تھی جب اس نے مرغا جیوں کی بات نہیں مانتی تھی۔ نہ کہ کس طرح ہوا تھا یہ۔ ماہ نے کہا کہ جان کر رہے ہیں کہ

13۔ کچھ اور مرغا جیوں

کسی چمیل کے پاس بہت سی گھاس تھی اور وہاں اور مرغا جیوں پر اُن کی قسمیں اس چمیل میں ایک۔ کچھ اور اس کی مرغا جیوں سے دوستی تھی۔ انھیں یہ بتا کر چمیل کا پانی نکھ۔ ہوا کیا مرغا جیوں کچھ سے کہہ دیا کہ تیرے ان کے اندر عام کرنے کے بعد اسے تیار کر پانی تم ہو۔ کی ہر سے ہم یہاں سے جارہی ہیں۔ کچھ سے نے کہا پانی کی کڑ

برے لے ہے۔ اس لئے کہ میری طرح ہوں میری طرف پانی سے ہی زخمی ہو سکتے ہیں۔ تم تو جہاں چاہو گزر رہے کر سکتے ہو۔ اس لئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاؤ انہیں نے کہا ایک ہے۔ مجھ سے نے کہا لیکن مجھے اٹھانے کی ترکیب کیا ہوگی۔ انہوں نے کہا ہم کسی لنگری کو دھڑکیں کناروں سے پکڑ لیں گے اور تم اور میراں سے پکڑ کر رکھ جائو اور ہر دم جسمیں لے کر نکلتا میں نہ جائیگی لیکن یاد رکھو کہ جب تم لوگوں کو جگہ کہتے سنو تو بلاست اور اس کے بعد وہاں سے لے کر نکلتا میں نہ لگسکا۔

جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے جب ہے اور ساتھ میں کے درمیان چکرا رہا ہے اٹھانے جا رہی ہیں۔ جب مجھ سے نے یہ بات کہی تو کہنے لگا "مختہ تمہاری آگھیں پھوڑو نہ تو کھا" جب اس نے یہ کہنے کے لئے نہ کھولا تو زمین پر گر گیا اور مر گیا۔

نرنے نے کہا میں نے تمہاری بات سن لی ہے لیکن تم مکمل بخری سے نہ رو۔ لیکن ہوا یہ کہ جب پانی ساحل تک پہنچا تو مکمل بخری آ کر ان کے پیچے لے گیا۔ بارہ نے کہا میں نے پہلے ہی جان لیا تھا کہ یہ بارہ نرنے نے کہا میں اس سے اتفاق نہیں کیا۔ مجھ وہ دوسرے پرندوں کے پاس گیا اور اس سے کہا تم سب میرے بھائی ہو اور قابل احترام رہا میں ہو میری وعدہ کرو انہوں نے کہا تم کیا چاہو ہو ہمیں کیا کرنا چاہئے اس نے کہا تم سب میرے ساتھ چلو کہ ہم اپنی پرندوں کے پاس جا کر ان کو قاتلی کہ مجھے مکمل بخری کی وجہ سے کیا دیکھتا ہوں ہے اور ہم اس سے یہ کہیں کہ تم بھی ہماری طرح پرندے ہو اس لئے ہماری مدد کرو۔ انہیں نے کہا۔ اتفاقاً ہوا دھواں اور ہمارا رہا ہے۔ ہمارے ساتھ آؤ اس کے پاس جا کر بیچ دیکھ کر میں وہ ہماری بیچ دیکھ کر سن کر ابھرے ہوئے ہوئے کہنے لگا "میں نے سنا ہے کہ تمہاری صحبت میں کر میں گئے ہو مکمل بخری کے ہاتھوں تم پر آئی تھی اور میں سے اور خواست کر میں گئے کہ وہ اپنے ہاتھوں کی طاقت سے اور اس نظام نے مجھ کو مختہ کر کے رکھ کے پاس گئے اور بیچ دیکھ کر میں اور اس سے مدد کی اور خواست کی تو طاقت کے سامنے برآمد ہوا۔ انہوں نے اسے ساتھ ساتھ لے لیا اور اس سے کہا کہ مکمل بخری سے لڑنے کے لئے وہ اس کے ساتھ چلے۔ طاقت نے ان کی یہ بات سن لی اور جب مکمل بخری کو یہ معلوم ہوا کہ طاقت پرندوں کے ساتھ اس کی طرف آ رہا ہے تو وہ اس ہاتھ سے لڑنے سے گھر پلا جس سے طاقت لڑنے کی طاقت اس

میں نہ جی چاہی اس نے طبعی کے بچے دیکھ کر وہ بچے اور اس سے مل کر لی۔ اس پر کھلا
دیکھ چلا گیا۔

دوسرے کہا میں نے یہ حال نہیں اس لئے سنائی ہے تاکہ تمہیں علم ہو جائے کہ
شر سے ٹرنے کے تھارے خیال کو میں دانشمندانہ نہیں سمجھتا۔ شرپ نے کہا میں شر سے
ٹرنے میں پہل نہیں کروں گا۔ اس سے دشمنی بھی شروع نہیں کروں گا نہ کھینچنے چپے اور اس
حقائق میں کوئی تبدیلی بھی نہیں ہوگی۔ جو میرا اس کے ساتھ ہے۔ یہاں تک کہ مجھے اس
سے جس بات کا اندیشہ ہے اس کا اظہار اس کی طرف سے ہو بلکہ میں اسے بخاؤ کمانے کی
کوشش کروں گا۔ دوسرے اس کی یہ باتیں دیکھ کر پتہ نہ چلا۔ اس نے سوچا کہ اگر شر نے قتل
میں وہ طامات نہ دیکھیں جو غرواس کو قاتل چکا ہوا تو وہ مجھے جھوٹا سمجھ کر بدنام ہو جائے گا۔ یہ
سوچ کر اس نے شرپ سے کہا تم شر کے پاس جاؤ جب وہ تمہاری طرف دیکھے گا تو تمہیں
معلوم ہو جائے گا کہ وہ تمہارے حقائق کیا بارادہ رکھتا ہے۔ شرپ نے کہا میں کیسے معلوم کر
سکوں گا۔ دوسرے نے کہا جب تم شر کے پاس جاؤ گے تو دیکھو گے کہ وہ اپنی دم پر آؤں بیٹھا
ہے تمہاری طرف اپنا سینہ ڈھک رکھا ہے اس کی نگاہیں تم پر جمی ہیں، کان کھڑے ہیں، منہ کھلا
ہوا ہے اور دیکھنے کے لئے تیار نظر آتا ہے۔ شرپ نے کہا اگر میں نے شر میں تمہاری بتائی ہوئی
بیانات دیکھ لئے تو میں تمہاری بات کو درست سمجھوں گا۔

بلکہ جب دوسرے قتل کے خلاف اور قتل کو شر کے خلاف اہل کارنے سے فارغ
ہو گیا تو قاتل کے پاس گیا جب اس کی ٹیک ٹیک ہوئی تو قاتل نے کہا کہ میں تک پہنچا ہے
تمہارا کام؟ دوسرے نے کہا میں ٹیم ہوا چاہتا ہے جس طرح میں چاہتا ہوں اور تم چاہتے ہو۔ بلکہ
کیلیمار دوسرے دلوں میں اور قتل کی لڑائی اور اس کا انجام سو دیکھنے کے لئے مل جائے۔

جب شرپ نے شر کے پاس پہنچا تو اسے اسی طرح آؤں بیٹھا دیکھا جس طرح دوسرے
نے اسے قاتل چاہا تو اس نے دل میں کہا۔ ادا شدہ کا ساتھی کو یا ساپ کا ساتھی ہے۔ معلوم
نہیں ہوتا کہ وہ اس پر سب لڑکے اٹھے۔ بلکہ جب شر نے قتل کی طرف دیکھا تو اسے اس
میں وہ طامات نظر آئیں جو دوسرے نے اسے بتائی تھیں۔ تو اسے کوئی شک نہ رہا کہ قتل واقعی
اس سے ٹرنے کے لئے آ رہا ہے۔ بلکہ وہ اس پر کوہج اور ان کے درمیان رہنمائی کرنا ہوگی

اور بیکار رہے، یہاں لوگوں کے جسم سے خون بہنے لگا۔

دب بیکل نے دیکھا کہ شیر کاٹی ڈھکی ہو گیا ہے تو اس نے دوسرے سے کہا اور کہنے لگا: کتا جاں ہے میری اس تھوڑی سی جہ سے حیرانجام بہت ہی بڑا ہو گا۔ دوسرے نے کہا وہ کتا طرح آ بیکل نے کہا شیر ڈھکی ہو گیا اور تپل سر گیا۔ سب سے بڑا اصل وہ ہے جو اپنے ساتھی کو بے اعتنائی اور غفلت پر اُکسانے۔ جبکہ وہ کوئی اور بھی طریقہ استعمال کر سکتا ہو۔ حمل بند کر دینی کام کرنے سے پہلے ابھی طرح غور و فکر کرتا ہے اور جس کام کے حلقے اسے توجہ ہو کر وہ بلا حسیل تک پہنچ جائے گا اس کے لئے اقدام کرتا ہے اور جس کے حلقے اسے اہمیت ہو اس کے لئے مشکل ہو گا اس سے گریز کرتا ہے اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ مجھے تمہاری اس زیادتی اور علم کے انجام کا حفاظ اہمیت ہے۔ تجربے یا نمونہ ابھی کسی جگہ کامیاب نہیں کیا۔ تمہارا وہ دھوکا اس کی وجہ تم نے مجھ سے کیا تھا کہ تم اپنی کسی توجہ سے شیر کو نقصان نہیں پہنچاؤ گے کسی کا قول ہے کہ عمل کے بغیر قول میں تھوڑی کے بغیر علم میں، انکشاف نیت کے بغیر موقوفہ فیرات میں، سعادت کے بغیر مال میں، وفاداری کے بغیر روایتی میں، صحت کے بغیر زندگی میں اور غرضی کے بغیر امن و سلامتی میں کوئی خیر نہیں۔ خوب سمجھو کہ وہ علم حفاظ کے طور پر ختم کر دیتا ہے۔ جس طرح ان کی روایتی بیکالی رکھنے والے کی بیکالی عمل درآمد کرتی ہے لیکن بیکار کی بیکالی ختم کر دیتی ہے تمہاری اس حرکت کی وجہ سے مجھے وہ بات یاد آ رہی ہے جو میں نے کسی سے سنی ہے کہ جب بادشاہ تو امپراطور بن گیا اس کے وزیر برے ہوئے تو وہ اس کی اچھائی ختم کر دیتے ہیں اس کی مثال اس باتی کی ہے جس میں مگر مجھ میں وہ باتی خود بخود ہی شیریں اور خفاہی کیوں نہ ہو کوئی بھی اسے لینے کی ہمت نہیں کرتا خود اسے باتی کی سختی ضرورت ہو۔ دوسرا تم شاید یہ چاہو ہو کہ تمہارے ساتھی شیر کے قریب نہ ہو لیکن یہ بات نہ تو صحیح ہے اور نہ ممکن ہے ایک شرب باطل ہے سمندر راہی سوجوں کے بغیر نہیں ہو سکتا اور بادشاہ اپنے مصاحبوں کے بغیر نہیں ہو سکتا اور یہ بات خود حفاظ کی ہے کہ اہل وفاداری کے جذبے کے بغیر روایتی کرنا چاہئے نہ کاروری کے آئینہ کا ظاہر ہو اور دوسروں کو نقصان پہنچا کر اپنا سنا حاصل کرے۔ لیکن میری یہ تمام توضیحات اور تجویز اس آدمی کی فصاحت کی طرح ہے جس نے ایک ہمارے سے کہا تھا جو سبھی نہیں ہو سکتی اس کو سبھا کرنے کے

پچھنے پر دلاور جو صحت قبول نہ کرتا چاہے اسے صحت کرنے کی تکلیف نہ ملے۔ دوسرے
کہا کہ شرح ہوا تھا یہ بالکل سنے کیا لوگ جان کر تے ہیں کہ

14 چھٹا اور بندر

کئی چھٹا پر کچھ بندر ہوا کرتے تھے۔ ایک رات بہت سردی پڑی ہوا تھی اور
جی اور بارش ہو رہی تھی اس لئے انہیں آگ کی آگ ہوئی جیسا کہ انہیں نہیں ملتی۔ مگر انہوں
نے ایک اور جھوٹا چھٹا آگ کے شرار سے کی طرح آگ اور بارش انہوں نے اسے آگ کھلا
اور بہت سی کھڑیاں اکٹلی کر کے اس پر ڈالی دیں اور پوچھیں مرنے لگے تاکہ آگ جلا کر
سبک نکلیں۔ ان کے قریب ہی کسی اور رخت پر ایک پندرہ بیٹا تھا۔ جہان کو کچھ دانا اور جو
بکھ کر رہے تھے اسے بھی دیکھ دیا۔

اس نے انہیں آواز دی اور کہا غور کرو کہ تکلیف نہ کرو۔ جو کچھ تم نے دیکھا
ہے وہ آگ نہیں ہے۔ جب کافی وقت گزر گیا تو اس نے ان کے پاس جا کر ان کو روکے گا
امداد کیا۔ پاس سے ایک آدمی گزر رہا تھا اس نے اس کا یہ ارادہ بھانپ کر اسے کہا 'جو
سیدھی نہیں ہو سکتی اسے سیدھا کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ اس غویں جگر پر کوار کا تجربہ نہیں کیا
جاتا جو نے نہیں سمجھا اس لکڑی سے کمان نہیں ڈالی جاتی جو پلک دار نہ ہو۔ لہذا تم تکلیف نہ
کرو لیکن پرے سے اس کی بات مانو۔ اسے سے اٹھا کر دلاور بندروں کے پاس چلا گیا تاکہ
ان کو بتائے کہ کھینچا گیا نہیں کی بندر نے اسے پکڑ کر نہ من پر دے لیا اور دوسرے
اس معاملے میں میری ہمت نہ رہی تھی مثلاً ہے۔ مگر جو کہ رہی اور بد کرداری تم
پر غالب آگئی ہے۔ اگرچہ یہ دونوں بری شخصیتیں ہیں لیکن انجام کے اعتبار سے دھوکہ دہی
زیادہ بری چیز ہے اور اس کی بھی ایک مثال ہے دوسرے نے کہا کیا ہے وہ مثال۔ بکلیہ نے کہا
لوگ جان کر تے ہیں کہ

15۔ مکار اور سادہ لوح

ایک مکار اور سادہ لوح شخص نے تہارت میں شرکت کی اور سطر پر روانہ ہو گئے۔
انہی راستے میں ہی تھے کہ سادہ لوح کی کام کے لئے پیچھے نہ گیا اور مکار اپنا کھاسے ایک
صلی لی جس میں ایک ہزار روپے تھے اس نے وہ اٹھالی جب وہ اسے اٹھا رہا تھا تو اس مکار

نے بھی دلچسپی اور جب وہ تہارت سے فارغ ہو کر اپنے شجر کو ابلیس آئے تو شجر کے قریب پہنچ کر اپنی تعظیم کرنے کے لئے کہیں بیٹھ گئے۔ اس سادہ لوح نے کہا آدھا میل تم لئے لو اور آدھا بجھے دے دو لیکن اس سکار نے یہ نہ کیا تھا کہ وہ جزار کے جزار دیکر خود لے گا۔ اس لئے اس نے کہا چھوڑو جزار تعظیم کو اور بار میں شریک رہنا دوستی اور میل ملاپ کے لئے زیادہ مناسب رہتا ہے۔ البتہ ضرورت کے مطابق فریج میں بھی لے لیتا ہوں۔ تم بھی لے لو باقی رقم اس درخت کے پاس دلیں کر دیتے ہیں۔ یہ ایک محفوظ جگہ ہے اور جب ہمیں ضرورت پڑے گی میں اس رقم دلوں آئیں گے اور ضرورت کے مطابق دلوں لے لیں گے۔ کسی کو اس جگہ کاظمی نہیں ہوگا چنانچہ انہوں نے تھوڑی سی رقم لے لی اور باقی ایک درخت کے قریب دلیں کر دیں۔ اور شجر پہلے گئے۔ لیکن وہ سکار کسی دوسرے راستے سے وہیں آ گیا اور دیکر بالکل لپے اور زمین کو دیکھنے ہی برابر کہہ پڑے تھے وہ پہلے چلے گئے۔ پھر کسی کھنوں کے بعد وہ سادہ لوح اس سکار سے کہنے لگے خرچہ کی ضرورت نہ کی ہے۔ میرے ساتھ چلو تاکہ ضرورت کے مطابق رقم لے لیں۔ وہ سکار اس کے ساتھ اس جگہ گیا جب انہوں نے زمین کھودی تو وہیں کچھ نہ تھا اس سکار نے اپنا دستہ شروع کر دیا اور کہنے لگا تو کوا کسی کی دوستی سے دھوکہ نہ کھاؤ؟ تم میرے بعد چلو آئے اور لے گئے۔ وہ سادہ لوح حسیں کھانا ہار پلور لینے والے پرست بختیاریاں لیکن وہ سکار اور زیادہ اپنا دستہ بختیاریاں کر رہا تھا کہ سکار سے سوا کسی نے نہیں لے۔ تمہارے سوا کسی کو ان کا پھندا تھا مگر جب ان کا یہ بھڑا لہا ہو گیا تو وہ اپنا معاملہ خاصی کے پاس لے گئے۔ خاصی نے ابن کا حضور سنا۔ سکار کا دعویٰ تھا کہ سادہ لوح نے دیکر لے لیے ہیں۔ لیکن سادہ لوح اس سے انکار کر رہا تھا۔ خاصی نے اس سکار سے کہا کیا تمہیں اپنے دوسرے کے لئے تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ وہ درخت جس کے پاس یہ دیکر تھے وہ گھٹلی دے گا کسی نے لے لیے ہیں اور اس سے پہلے اس سکار نے اپنے آپ سے کہا ہوا تھا کہ وہ جا کر اس درخت کی کھوکھلی چھپ جائے اور جب اسی دن کے منتقل ہو چکا ہوتا تو وہ یہ جواب دے۔ چنانچہ اس سکار کا آپ گیا اور اس درخت کی کھوکھلی چھپ گیا۔ جب خاصی نے اس سکار کی بات سنی تو اسے بہت بڑی بات سمجھا اور اپنے ساتھیوں اور اس سکار اور سادہ لوح کے ہمراہ اس درخت کے پاس گیا اور اس

سے اس معاملے کے حلقے پر چھا تو اس بوڑھے نے اٹھ سے کہا۔ اس سادہ لوح نے لے
 ہیں۔ جب چاشنی نے یہ بات سنی تو اس کا غضب اور بھی بڑھ گیا اس نے ٹکڑےں بٹکرائیں اور
 عزم کیا کہ اس دورِ سخت کو آگ کا ٹکڑا بنائے چتا چلیں گے کروا گم چلائی گئی تو کھاس مکار کا
 پ پ چلا اٹھا۔ اسے اپنا دکھایا اور سرنے کے کرب ہو چکا تھا۔ چاشنی نے اس سے اس
 معاملے کے حلقے پر چھا تو اس نے سارا قصہ بتا دیا۔ اس پر چاشنی نے اس مکار کو لڑائی سے
 بیکار اور اس کے پاس کچھ پھرنا دے اور مکار کو گھر سے پرہیز کر کے شہر میں پھیلایا اور اس سے
 جادوئی وصول کر کے سادہ لوح کے حوالے کیا۔

گلیارے نے کہا۔ میں نے یہ مثال اس لئے تمہارے سامنے جان لی ہے تاکہ تم مجھ
 کو بےادب بات نہ کر ڈرے کہنے والا شخص خود اپنے کمر ڈریب کا فخر ہو جاوے۔ ہر روز
 ہمارے اندر تو کمر ڈریب اور ہر گروہ کی ساری شخصیات پائی جاتی ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے
 کہ تمہیں اپنے کلمے کا پھل ضرور ملے گا اور تم اس کی سزا سے نہیں بچ سکو گے۔ اس لئے کہ
 تمہارے دور تک جی اور روز پائیں ہیں۔ خیر وہاں کا پانی اس وقت تک ہی ظہار ہوتا ہے جب
 تک یہ سندھ میں نہیں کر تمہارے کسی گھر میں خیر اس وقت تک اچھی ہے جب تک کہ میں کوئی
 پرکردار پیدا نہیں ہوتا۔ میری مثال تو اس ذہیرے سانپ بھی ہے جس کی اور زبانیں ہوتی
 ہیں۔ تمہاری زبان سے اس کی مانند نہ بول سکتا ہے۔ میں میری زبان کے ذہیرے بہت خائف
 رہتا ہوں اور مجھے یہ چوٹی توجہ ہے کہ تم پر اس کی وجہ سے کوئی بڑی مصیبت آ کر ہے کی
 دوستوں اور راجپوتوں کے درمیان کسی خد کا ہونا ایسے ہی ہے جیسے کسی شخص نے سانپ پال
 رکھا ہو تو اسے کھا جاتا ہے یا مارا بھی مرتے سے دیکھتا ہے کہ اس نے کس سے کھا ہے یا کچھ
 نہیں دیتا۔ کسی نے کہا ہے کہ جھنڈا اور پانڈلیا شخص کے ساتھ رہو اور اس سے کبھی دور نہ ہو۔
 دوست اس کو ہٹاؤ جو جھنڈا اور پانڈلیا ہو یا جھنڈا تو ہو جس پانڈلیا نہ ہو جبکہ جس بندہ اور
 پانڈلیا کا دل ہوگا ہے۔ البتہ جو جس بندہ تو ہو لیکن پانڈلیا نہ ہو اس کی بری باتوں سے بچو
 اور اس کی محسوسے کا نہ مانو، جو پانڈلیا تو ہو جھنڈا نہ ہو اس سے بھی نقص نہ تو ضرور نام
 اس کی دانشمندی کے کانٹوں نہ ہو۔ ایسے شخص کے پانڈلیا سے فائدہ حاصل کرو اور اپنی محسوس
 سے اسے فائدہ پہنچاؤ۔ لیکن کہتے ہو راجپوت شخص سے دور رہو کہتا ہوں کہ مجھے بھی تم

سے اور بھاگنا چاہتے تھے۔ ہمارے بھائی اور دوست تم سے بچھائی اور دوستی کی کیا توقع رکھتے ہیں؟ بھیکر تم نے اپنے اس بادشاہ کے ساتھ جس نے تمھیں عزت دی ہے۔ یہ طوطا کہا ہے۔ تمھاری مثال تو اس عاجز بھیکس ہے جس نے کہا تھا جس ملائے کے چہ سوکن لوہا کا بنا کر تو اگر وہاں کے بائیس کی ہتھی کو لے لے ڈیر تو یہ کوئی خوب کی بات نہیں۔ اس نے کہا کیسے صاف پتہ لکھ دے کہ لوگ جان کر رہے ہیں کہ:

16۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

کسی ملائے میں کوئی عاجز رہتا تھا اس نے تلاش رزاق کے لئے کسی اور ملائے میں جانے کا ارادہ کیا اس کے پاس سوکن لوہا تھا اس نے وہ اپنے کسی دوست کے پاس بطور امانت رکھ دیا اور چلا گیا۔ پھر ایک سرے کے بعد وہاں آیا تو اس سے لوہا مانگ کر لے گیا۔ ملائے کا اس دوست نے کہا کہ وہ لوہا تو بچہ ہے کھا گئے۔ اس نے کہا کہ اس میں نے بھی سنا ہے کہ چہ ہے کہ ملائے سے چہ کر تو ہے کہ کالے والی کوئی اور چیز نہیں ہوتی وہ شخص اس کی تائید اور تصدیق میں بد اخوش ہوا پھر عاجز چلا گیا راستے میں اسے اس دوست کا بیٹا مل گیا وہ اسے اپنے گھر لے گیا۔ اگلے دن اس کا دوست اس کے پاس آیا اور اسے کہا کہ کیا تمھیں میرے بیٹے کے حلقہ پر کچھ علم ہے عاجز نے کہا جب میں کبھی تمہارے پاس سے لکھتا تھا تو میں نے دیکھا تھا کہ ایک باز کسی بچے کو اٹھانے جا رہا ہے ہو سکتا ہے وہ تمھارا بیٹا ہو۔ جب وہ آدلی پتھر پہنچے لگا اور کہنے لگا کہ کو! کیا تم نے بھی سنا ہے کہ باز بچوں کو اٹھالے جاتے ہیں اس عاجز نے کہا جس ملائے کے چہ سوکن لوہا کھا جائے وہاں کے باز اگر پتھروں کو لگیں لے لائیں تو کوئی کبیب بات نہیں۔ جب اس شخص نے اعتراض کیا کہ میں نے ہی تمھارا لوہا کھا لیا ہے۔ یہ اس کی جیت اور میرا بیٹا مجھے مانگا ہے۔

کلید نے کہا میں نے یہ مثال تمہارے سامنے اس لئے رکھی ہے۔ تاکہ تمھیں معلوم ہو جائے کہ جب تم اپنے دوست سے بے وفائی کر سکتے ہو تو تمھاری بات میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ تم اس سے بڑھ کر دوسروں سے بے وفائی کرو گے۔ جب کوئی شخص کسی کو اپنا دوست بنائے رکھے اور اس کے سوا دوسروں سے بے وفائی کرے تو اس کے دوست کو یہ جان لینا چاہئے کہ وہ دوستی کے لائق نہیں۔ جس شخص میں وفاداری نہ ہو اس کی

دوستی سے بڑھ کر، جسے قدرت ہوا اس کو بچے جانے والے تھے سے بڑھ کر، جو شخص اثر قبول نہ کرے اسے وہی جانے والی صحت سے بڑھ کر اور جو شخص حفاظت نہ کر سکے اسے تباہ ہونے والا سے بڑھ کر کوئی چیز ضائع جانے والی نہیں۔ ایسے لوگوں کی صحبت خیر کا اور بے لوگوں کی صحبت شر کا باعث ہوتی ہے۔ جس طرح جب ہوا غائب ہو کر نہ رہے تو غائبہ ساتھ لے جاتی ہے اور جب کسی دریا اور جگہ سے نہ نہتی ہے تو وہ ساتھ لے جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری یہ باتیں جیسی بہت آکار و محسوس اور عینی ہیں کہ کہہ کر کیلئے انہی کو سمجھ کر فہم کر دیں۔

اس دوران شیر نزل سے فارغ ہو چکا تھا اور اس کو قتل کرنے کے بعد گوری سوج میں ڈال دیا تھا۔ اس کا ضرر بھی فہم ہو چکا تھا اور اپنے آپ سے کہنے لگا کہ مجھے شر پر کون قتل کر کے بہت دکھ ہوا ہے۔ وہ بڑا شہنشاہ اور ایسے غلاتی کا مالک تھا مجھے کہا خیر ہو سکتا ہے کہ وہ بے گناہ ہو چکا اس کے خلاف جوت ہوا گیا ہو۔ وہ بہت فہم تھا اور اپنے کئے پر بچتا، ہاتھ اور اس کی یہ کیفیت اس کے بھرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ دوسرے شیر کو اس حال میں دیکھا تو کیلہ کو پھوڑ کر اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت آپ کو کامیابی مبارک ہو۔ حضور نے آپ کے دشمنوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ بادشاہ سلامت! اب آپ کیوں پریشان ہیں۔ شیر نے کہا مجھے شر بے فہم و فراست کا فہم ہے۔ دوسرے کہا بادشاہ سلامت اس پر ترس نہ کھائیں۔ حضور شخص اس آدمی پر ترس نہیں کھاتا جس کا اسے خوف رہتا ہو۔ برادرات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کسی شخص کو نہ پہنچتا ہے جس پر ہر بھی اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اس لئے کہ وہ یہ جانتا ہوتا ہے کہ اس میں کوئی صلاحیت ہے۔ جس طرح کوئی شخص بد مزہ و رادہ کو نہ پہنچنے کے لئے کہتا ہوا اس سے قہر سے کی اس پر اسے کھانا لیتا ہے اور برادرات کوئی آدمی کسی سے بہت دیکھتا ہے اور اسے جڑ بکھاتا ہے جس کو اس سے نقصان پہنچنے کے اندیشے کی بنا پر اسے اپنے سے دور کرتا ہے بلکہ اسے فہم کر دیتا ہے۔ جس طرح وہ شخص اپنی عقل ہی کا نشانہ ہے جس پر سانپ نے اس کو لپکا ہوا کا نہ ہوا اس کے قاتل فہم میں مراعت نہ کر جائے۔ چنانچہ شیر و سبکی اس طرح کی باتوں سے مطمئن ہو گیا۔

دوست کی تشخیص

شاہد عظیم نے یہ ہوا ہے کہا۔ آپ نے ایک ماہر جلد ساز اور جمل غور کے حلقے مجھے پتہ بتا دیا ہے کہ وہ کس طرح اور کسے دوستوں کی صحبت کو جمل غوری کر کے عزت میں بدل دیتا ہے آپ مجھے یہ بتائے کہ دوست ہی کیا گزری؟ اور شریعہ کے کل کے بعد اس کا احکام کیا ہوا؟ جب شیر نے تل کے حلقے اپنی رائے پر غور کیا اور اسے دوست کی جمل غوری کا علم ہو گیا تو دوست نے شیر اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کیا طرقات چلیں گے اور ان کے سامنے کس طرح محبت بازی کی۔

یہ ہوا ہے کہ مجھے دوست کے قصے سے معلوم ہوا ہے کہ جب شیر نے شریعہ کو کل کر لیا تو اس کے کل پر محبت چھپا ہوا تھا۔ اس کی پرانی رفاقت اور گراں قدر خدمات یاد آتی تھیں اور اسے یہ بھی یاد آتا تھا کہ وہ اس کے تمام ساتھیوں سے زیادہ قابل احترام تھا اور اس کے پس منظر میں مقام رکھتا تھا اور اسے طریقوں کے بجائے اس سے مسلسل طور سے کیا کرتا تھا۔

تل کے بعد چھتا شیر کا خاص دوست تھا۔ اعلیٰ یہ ہوا کہ ایک شام چھتا شیر کے پاس آیا اور اسے گھر جانے کے لئے آگے رات کو کہہ دیں سے نکلا۔ راستے میں اس کا گزریلیں اور دوست ہی سے ہوا۔ جب وہ ان کے دروازے پر پہنچا تو اس نے سنا کہ کھیلے دوست کو اس کی کارستانی پر لائن دے رہا ہے اور اسے جمل غوری پر طاقت کر رہا ہے۔ خصوصاً شیر کے خاص دوستوں پر اس کی بیجان بازی اور کتب کو بانی ہے۔ چھتا کو اس کی باتوں سے معلوم ہو گیا کہ

دوست نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے جس کی اس کا احترام نہیں کر رہا۔ چنانچہ وہ کڑے سے ہو کر ان کی تکفل کرنے لگا۔

کیلبر نے دوست سے کہا: دوست! تم ایک مشکل مقام پر پہنچ گئے ہو اور ایک نیک سوراخ میں جا گئے ہو تم نے غور اپنے خلاف ایسا چاہا کہ جس کا انجام بہت برا ہو گا اور تم بری طرح مارا رہے ہو۔ جب شیر پر تھرا رہا سناٹے کھلے گا اور اسے سب کچھ معلوم ہو جائے گا اور اسے تمہاری تھرا کی اور ذلیل سازی کا پتہ چل جائے گا اور جب تمہارا کوئی مددگار پائی نہ رہے گا تو تمہارے لئے ذلت اور سبائی اور کٹنگ ایک ساتھ پیش ہو جائیگا جس کے ناکر تمہارے شر سے اور تمہاری اذیت کا رجسٹر سے بچا جائے گا۔ آج کے بعد میں تمہیں اپنا دوست نہیں سمجھوں گا اور کوئی راز کی بات تمہیں نہیں بتاؤں گا۔ اس لئے کہانی تم نے کہا ہے جس سے تمہیں عزت ہے اس سے دور رہو۔ اور مجھے تو تم سے اور بھی دور رہنا پڑے گا کہ اس معاملے کے نتائج سے جو شیر کو رہنمائی ہے۔ آج کچھ سناؤں۔

جب پہنچنے سے ان کی یہ باتیں سنیں تو اسی وقت دایبیں کیا اور شیر کی اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے اس سے پکارا اور دایب کہہ کر اسے بتائے وہ اس کو اظہار کر رہی جب اس نے وعدہ کر لیا تو کیلبر دوست کی گرفتگاہ سے کسی قسمی اس کو بتائی۔ جب صبح ہوئی تو شیر کی زبان شیر کے پاس گئی اس نے شتر پہ کے گل کی وجہ سے اسے بہت غمزہ دیکھا۔ اس نے کہا یہ کس بات کا علم تم پر چھایا ہوا ہے؟ شیر نے کہا مجھے شتر پہ کے گل نے غمزہ کر دیا ہے۔ جب اس کی رفاقت کو اور اس کی مسلسل خدمت کو اور اس کی ان نصیحتوں کو جو میں اس سے سنا کرتا تھا اور اس کے ان مشوروں کو جن پر عمل ہی ہونے سے مجھے آسودگی ملی تھی یاد کر رہا ہوں تو میرا غم نازہ ہو رہا ہے۔ شیر کی زبان سے کہا سب سے سخت حادثہ وہ ہے جس کی شدت کی کوئی آدمی خود سے۔ یہ تو بہت بڑی غلطی ہوئی۔ تم نے کسی علم اور جین کے بغیر شتر پہ پر گھر کرنے کا اقدام کیسے کر لیا؟ اگر اہل علم نے راز کو افشاء کرنے کی قیامت اور اس کا کھیلنا نہ کیا ہوتا تو جو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے تمہیں ضرور بتائی ہوں۔ شیر نے کہا اہل علم کے اقوال کے بہت سے ٹکڑے ہوتے ہیں اور ان کے بہت سے مطلب ہوتے ہیں اور آپ جو کچھ فرمادی ہیں۔ میں جان ہوں یہ درست ہے لیکن اگر آپ کے پاس کوئی بات ہے تو مجھ سے نہ چھپائیے اور

اگر آپ کو کسی نے راز کی بات بتائی ہے تو مجھے ضرور بتائیے۔ پھر یہ کہ شیر کی اس نے چپنے کا نام لے لیا۔ سب بکھا سے تیار ہو کر کھینچے گئے کہ راز کو افلا کرنے کے حلقہ دل علم نے جو سرا اور خطاب بتایا ہے اور اس کی وجہ سے جو عادی ہو آتی ہے جس اس سے جواہر قلم نہیں لیکن میں نے چاہا کہ تیار رہی بھلائی کی خاطر جیسے بتا دوں۔ اگر اس معاملے کا قصہ ان عام لوگوں تک جا پہنچا تو پھر بادشاہ سے غلو وہ خیانت کے سر عجب بھی ہوں اس کا خرقہ نہ ہوگا۔ بلکہ اعلیٰ لوگ اس معاملے کو اپنے لئے جملت ٹھانیں گے اور پھر اپنے برے کاموں کو اچھا سمجھیں گے اور ان کا سب سے بڑا کام یہ ہوگا کہ وہ پھر کسی صاحبِ دلائل کے خلاف سازشیں کرتے رہیں گے۔

جب شیر کی اس نے اپنی منگھڑ قلم کر لی تو شیر نے اپنے مصاحبوں اور درباریوں کو بلا لیا۔ جب سب آ گئے تو اس نے غم آلودہ انداز میں کہا کہ آج کے دن میرے سامنے آئی اور اس کی اسرودہ حالت دیکھی تو حاضرین میں سے کسی سے کہنے لگا کیا ہوا ہے؟ بادشاہ سعادت کو کیا ہو چلی ہے؟ شیر کی اس نے اس کی طرف پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ بادشاہ کو تمہارے سے زخم ہو چکے ہیں۔ وہ زخم ایک لمبی ہی کیوں نہ ہو؟ آج کے بعد وہ جیسے زندہ نہیں بچوڑی۔ اس نے کہا ہے کہ جو کسی مصیبت سے بچنے کی زیادہ خوش کرتے ہیں ان کو یہاں اوقات اس شخص سے بھی پہلے مصیبت آگئی ہے جو صاحب کے آگے سرنگوں ہو چکا ہو۔ لہذا بادشاہ اور ان کے اہل دربار اس بات کی بری مثال نہیں بننا چاہتے اور مجھے کسی کا یہ قول معلوم ہے کہ جو شخص برے لوگوں سے ان کی عادات چاہنے کے اور جزو ہستی رکھے گا اس پر جو مصیبت آئے گی اسے اپنے بکھے کی وجہ سے ہی آئے گی اس لئے عابد زادہ لوگوں نے اہل دنیا سے اپنا تعلق توڑ لیا اور انہوں نے حکومت و ظلمت کو توڑ بیچ دی اہل دنیا کی محبت پرانہ کی محبت کو قیامت دی اور پھر انہوں نے ہنگامی جزا اور احسان کا پتھر دار کون دے سکتے ہیں؟ جو شخص لوگوں سے تنگی کی جزا کا طلبگار ہو وہی بات کا حق ہے کہ کرم ہی ہے۔ اس لئے کہ وہ ان کے خلاف سازش کے لئے اظہار دیکھے اور لوگوں سے تنگی کا صلہ پانے کی امید دیکھنے کی غلطی کرتا ہے۔ کسی بادشاہ کی رعایا کو سب سے زیادہ ہمیں بات سے رنجت دیکھی

چاہئے۔ وہ اخلاق مندار پائیزہ کو راقی ہو سکتا ہے۔ اصل علم نے کہا جو شخص بخدا چاہے
 قابل کسی چیز کی قدر ہی کرے اور قدر ہی کے قابل چیز کی بخدا چاہے کہ وہ جس حد میں کی
 صف سے نکل جائے اور تجھے وہ نیکل کا مستحق ہو چاہے۔ لہذا بادشاہ سلامت کو میرے
 بارے میں کسی بے کی عداوت ہلہ بازی سے کام نہیں لینا چاہئے اور یہ بات میں موت کے بار
 سے نہیں کہہ رہا۔ اگرچہ موت ڈانڈہ ہے وہ چیز ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر نہیں۔ ہر زندگی کو مرنا
 ہے اگر میرے پاس سوچا نہیں گیا ہوں اور مجھے معلوم ہو جائے کہ بادشاہ سلامت میں کو کفر
 کیا چاہئے جیسا کہ میں دلہا جان سے اس کے لئے تیار ہو جاؤں۔

اس پر کسی اور پارٹی نے کہا یہ بات اس نے بادشاہ سے محبت کی عداوت نہیں کی بلکہ
 محض اپنے آپ کو بچانے کے لئے طرہ کشاں کرنے کی خاطر کی ہے تو دوسرے نے اسے کہا
 افسوس ہے تم پر کیا طرہ جان کر ابھی کوئی عیب کی بات ہے؟ اگر وہ اپنے لئے طرہ چاہی نہیں
 کرے گا تو کس کے لئے کرے گا؟ تم اپنے حقد اور بعض کو چھپا نہیں گئے جس شخص نے بھی
 تمہاری یہ بات سنی ہے وہ سمجھ گیا ہے کہ تم کسی کی بھڑکی نہیں چاہتے تھی کہ تم اپنے بھی دشمن
 ہو۔ دوسروں کے تو ضرور ہو گئے تمہارے جیسا شخص تو جانوروں کے ساتھ بھی نہیں ہوا
 چاہئے کہ اس کے کہ بادشاہ کے ساتھ ہو اس کے در و دولت پر ہے جب دوسرے اسے یہ
 جواب دیا تو شرمندہ اور افسردہ ہو کر اپر نکل گیا۔ تب شیر کی ماں نے دوسرے کو ہاتھ مارا تم
 کہتے ہے جیسا۔ جیسا کہ بات کر سنا ہے ترکی پر ترکی جواب اپنے میں کہتے جیسا۔ دوسرے
 نے کہا۔ آپ یہ اس لئے کہہ رہی ہیں کہ آپ میری طرف ایک آنکھ سے دیکھتی ہیں اور
 میری بات ایک کان سے سنتی ہیں۔ جبکہ میری ہر ٹھیکہ نے ہر چیز کو میرا دشمن بنا دیا ہے۔ حتیٰ
 کے لوگوں نے اب میرے خلاف بادشاہ کے کان میں نے شروع کر دئے ہیں جو لوگ بادشاہ
 کے دربار میں ہیں انچک وہ بادشاہ کو بخدا یاد دہایت نہیں دیتے اس لئے کہ اس نے ان کو کلمات
 دی ہے اور اس لئے کہ وہ پیش و محضت میں گن ہیں اس لئے انہیں یہ چاہیے کہ بتا کہ بات
 کس وقت کہنی چاہئے اور کب خاموش رہنا چاہئے۔ اس پر شیر کی ماں نے یہ دیکھو اس پر
 بحث کو اکابر اجرام کرنے کے بارے میں اپنے آپ کو اس طرح سے گناہ قرار دے گا کہ اس نے
 کوئی جرم ہی نہیں کیا۔ دوسرے نے کہا جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں جہاں کے کوئی نہیں ہوتے

اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی ہے کہ کوئی شخص اس کی کچھ کھا کر اس سے جہاں سے مرے اور نکلا اور
وفاقی چاہے اور جس طرح کوئی آدمی کو توں نکلا اور کوئی صورت مردوں کا پلاس وہیں لے
اور جس طرح کوئی یہاں کے کسی گھر کا کھانگہ ہوں اور جس طرح کوئی لوگوں کے سامنے
ہو ات کے جس کے بارے میں اس سے پوچھا گیا چار۔ بہ نسبت تو وہ ۵۰۰۰ سے زبرد کوں
کے معاملات کے بارے میں اور حقیقت نہیں دیکھتا اور اپنے آپ سے کسی شکر کو نہیں کر سکتا۔
شریک میں لے گیا۔ اور خود اور انکار کیا تم مجھے ہوں کہ ان باتوں سے اور خود کو
دیکھ کر سے اور کہہ دو کہ جس وقت میں نہیں دلائیں گے۔ دوسرے نے کہا خود اور ۵۰۰۰ سے جس کا
دشمن بھی اس کی چالوں سے ملو خود اور جب وہ اپنے دشمن کو ہارنے کے لئے کسی بھی
کے ترقی کر دے۔ شریک میں لے گیا اور میرے انصاف اور کیا تو سمجھتے ہے کہ وہ اپنے بیوت کے
انہما سے بچ جائے گا۔ اور اس سے جو جرم کے بارے میں وہ پہلے دانی نہیں دیکھتا خود سے
نکلی۔ دوسرے نے کہا خود اور ۵۰۰۰ سے جو حقیقت کے خلاف بات کہے اور اس کی بات کہے جو
کسی نہیں کی میری بات تو بالکل واضح ہے شریک میں لے گیا کہ اب تم میں سے اعلیٰ علمی اس
سامنے کی حقیقت کو واضح کریں گے اور وہ انھیں کچھ بھی پائی گی۔ ہر شیر نے دوسرے خاص کے
حوالے کر دیا۔ خاص سے اسے قہر میں ڈال دیا ہے کہ کچھ دیکھا ہے اس کی کہان میں ہی ہمارے
کر اسے قہر بھی دیا گیا۔ جب آدمی رات ہوئی تو کھیل کر کتا گیا کہ دوسرے میں سے خود
چھپ چھپا کر اس کے پاس آیا اور جب اسے دلوں میں بکڑے ہوئے ایک بگ و
باریک جگہ میں قہر دیکھا تو روج اور کہنے کا تم اس حال تک صرف اس لئے پہنچے ہو کہ تم
دوسرے اور غریب سے کام لیتے۔ اور میری صحت قبول کرنے سے گریز کرتے رہے
تین اس سے پہلے جو میں نے تمہیں بھیجیں گے اور تمہیں یہ انہما سے خبردار کیا اور
ہمارے حق میں ظلموں وال سے کام لیا تمہیں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اگرچہ ہر
بات کا کوئی سبب وجہ ہے اگر میں نہیں سمجھتے کرنے میں جبکہ میں میں سے کوئی
کا کوئی کوئی آدمی تو آج بھی تمہارے جرم میں شریک ہیں جن کو خود بخود ہی نے تم پر اس
طرح ظلم دیا تھا۔ کہ اس نے تمہاری حق کو چاٹ لیا میں خود ہوشیار۔ خاص سے دوسرے
کہا تھا اور تم میں اعلیٰ علمی آدمی اور ۵۰۰۰ سے اعلیٰ علم نے کہ وہ چلے مارا آدمی موت

کئے تھے سے پہلے ہی مرچا ہے۔

دند نے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہاری دانتیں لگی ہیں۔ اہل علم کہتے ہیں کہ اگر قصیں اپنی لفظی کا احساس ہو جائے تو پھر سزا سے مست گھبراؤ۔ اس لئے کہ اگر قصیں دنیا میں سزا سے اٹلی جائے تو یہ بات اس سے کہیں بگڑے کہ قصیں جہنم میں داخلہ جائے۔ کیلڈ نے کہا میں تمہاری بات کچھ کیا ہوں لیکن تمہارا گناہ بہت بڑا اور شیر کی سزا بھی بہت دردناک ہے۔ اس دوران ایک چچا جہان کے قریب ہی قید خانہ کی دانتیں سن رہا تھا کہ وہ انکسہ دیکھ گھسی رہے تھے۔ اس نے کیلڈ کو دند سے اڈانٹ اپنٹ کرتے سن لیا اور اس جرم کا بھی علم ہو گیا جس کا دند اعتراف کر رہا تھا۔ اس نے دونوں کی جھگڑ کو یاد رکھا تا کہ اگر اس سے کبھی پوچھا جائے تو شہادت دے سکے اس کے بعد کیلڈ اپنے مگر دانکس آ گیا۔

مکج ہوئی تو شیر کی دانتیں شیر کے پاس لگی اور اسے کہنے لگی۔ اے بادشاہ آ آپ نے جرات کل کی تھی اور جس کا بد وقت حکم دے کر آپ نے رب وہ جہاں کو راضی کیا تھا اسے بھول نہ جائیں اہل علم نے کہا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ نیک کاموں کے حلقے کو شوش کرنے میں متامل سے کام نہ لے اور کسی حکم کے گناہ کا دفاع نہ کرے جب شیر نے اپنی دانتیں دیکھی تھیں تو چپے کو حاضر ہوئے کا حکم دیا جو کہ مصب تھا یا باسور تھا۔ جب وہ حاضر ہو گیا تو اس نے اسے اور ایک دوسرے قاضی شیر سے کہا۔ عدالت کا نہیں اور تمام چھوٹے بڑے سالہ و پاد کو اظہار ہو گیا۔ کہ وہ سب عدالت میں آ کر دند کے سامنے پے غور کریں اور اس کے جرم کی تحقیق میں مدد دیں۔ دند کی باتوں اور اس کے خدمات کو عدالت میں دیکھنا میں درج کیا جائے اور عدالتی کارروائی کی رپورٹ روزانہ اس کے سامنے پیش کی جائے۔

جب قاضی چپے اور اس قاضی شیر نے جو کہ بادشاہ کا چچا تھے ہم سنا تو کہا بادشاہ کا حکم ہر آدھوں پر پھر وہ ادھر کر چلے گئے اور شیر کے عہدے مطابق کا بشر شروع کر دیا۔ حتیٰ کے جب اس دن میں سے نہیں کھینچے گزر گئے۔ جس میں وہ عدالت میں بیٹھے تھے تو قاضی نے دند کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اسے لایا گیا اور قاضی کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس وقت سب ٹوٹ وہاں موجود تھے۔ جب عدالت منتظر ہوئی تو صدر مجلس نے ابتداً واز سے کہا شروع کیا۔

حضرات آپ سب کو معلوم ہے کہ جب سے بادشاہ سلامت شتر پہ گول کر چلے ہیں، بیٹھ حطرب اور ٹھیکر رہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ انہوں نے شتر پہ کوئی جرم کے اندر گول کر دیا ہے اور محض دوسری مجلس خورلی اور دروغ گوئی کی وجہ سے ایسا کیا ہے اور اب اس کا خفیہ صاحب کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عدالت لگائیں اور دوسرے کے حلقہ حقیقتات کر لیں لہذا جس مجلس کو بھی دوسرے حلقہ، ایسی یا دوسری بات کا علم ہو تو اسے جان کر سنا دے یہ سب بکھر عام جان کرنا چاہتے تھے کہ اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔۔۔ گول کا سر عجب ہوا ہے۔ لہذا اس کے معاملے میں تحقیق کرنا ضروری ہے اس لئے کہ جلد بازی خواہشات نفس کا منہ پر اور غلط بات پر مانتیں کی دھوکا کرنا سوائی کا باعث ہے۔

اس کے بعد کا خفیہ نے کہا۔

حضرات: صدور مجلس کی بات خور سے سنئے اور آپ کو جو بات بھی دوسرے حلقہ معلوم ہے اسے نہ چھپائیے اور اس کے جرم پر درود ادا کرتے وقت تمہیں باتوں کا خیال رکھئے۔ ایک یہ کہ اور سب سے اہم بات ہے۔ آپ دوسرے کس فعل کو معمولی نہ سمجھیں اس لئے کہ کسی بے گناہ کو جرم کے بغیر گول کر دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ لہذا جس مجلس کو بھی اس کذاب کے حلقہ میں نے اپنی کذاب جانی اور مجلس خورلی کے ساتھ ایک بے گناہ پر الزام لگایا ہے کسی بات کا علم ہو اور مگر اس پر درود ادا کرتے ہوئے بھی اس کے جرم اور اس کی سزا میں براہ کا شریک ہو گا دوسری بات یہ ہے کہ اگر مکر چاہتے گناہ کا اعتراف کر لئے تو بادشاہ اور اہل دربار کے لئے مناسب ہو گا کہ وہ اسے سزا دے دیں اور اس سے درگزر کریں اور تیسری بات یہ ہے کہ ہر کار و کاروں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں رکھنی چاہئے اور ہر خاص و عام کو ان سے تعلقات منتقل کرنا چاہئے۔ جس مجلس کو اس حیلہ ساز کے حلقہ کی بات کا علم ہو وہ سر عام جان کرے تاکہ اس پر بھت کا کام ہو جائے۔ کہا گیا ہے کہ جس مجلس نے اپنی کوادی پہچانی اسے قیامت کے دن آپ کی لگا دہلی جائے گی لہذا آپ سب میں سے ہر ایک کو اپنے علم کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

حاضرین نے جب یہ آنکھ کھولی تو خاموشی ہو رہی تھی۔ اس پر دوسرے نے کہا تم سوائی کمال ہو؟ ہاں؟ جو کہہ جاتے ہو؟ لیکن یاد رکھو ہر بات کا جواب بھی جوتہا۔۔۔ انہوں نے کہا

ہے جس میں کبھی بچہ کی کوئی دے اور اسکی بات کہے دے وہ جانتا تھا کہ اس پر وہی مصیبت آتی ہے جس میں غریب بچہ آتی تھی جس نے اسکی بات کا کوئی کیا تھا دے وہ جانتا تھا۔ تو کون نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ؟ اور اس نے کہا کہ ایک جانتے کرتے ہیں کہ:

17۔ شہر حکیم

کسی شہر میں ایک ماہر غریب رہتا تھا جو لوگوں کے علاج سنا لے میں جانا بہر تھا جس وقت گزرنے کے ساتھ اسے جڑا سنا لے آتا اور اس کی جانی گزار دے جاتی تھی۔ اسی شہر کے بادشاہ کی ایک بیٹی تھی جس کی شادی اس نے اپنے بچے سے کی تھی۔ اس لڑکی کو کلام عمل میں اور شرع میں اس کا اس غریب کو لایا گیا اس نے آ کر لڑکی سے اور کے متعلق پوچھا۔ اس نے بتایا کہ غریب کو اس کا مرض اور علاج معلوم ہو گیا لیکن وہ کہنے لگا کہ میری بیٹی درست ہوئی تو میں وہاں اس کو اپنے علم کے مطابق لے کر وہاں کر دیتا مگر میں کسی پراستاد کو نہیں کر سکتا اس شہر میں ایک بے خوف شخص بھی رہتا تھا جب اسے یہ بات معلوم ہوئی تو وہ آیا اور علم طب میں مہارت رکھنے کا کوئی کیا اور کہا کہ وہاں اس کا مرکب تیار کرنے میں ماہر ہے اور مضر و مرکب ہر طرح کی وہاں اس کی تاحیثوں سے واقف ہے۔ بادشاہ نے اسے کہا کہ وہاں خانات میں جا کر ضرورت کے مطابق وہاں نہیں ملتا کہ لے آئے وہاں خانات میں کیا اس کے سامنے وہاں بھی لائی تھی جانتا تو وہ دیکھ نہیں تھا اس نے وہاں کے ملازمین کو جلی بھی پکڑ لی جس میں خست ہو گئے تھے۔ اس نے اسے بھی وہاں اس میں ملازمین اور یہ مرکب لڑکی کو پلا دیا تو وہ اسی وقت مر گئی۔ جب بادشاہ کو معلوم ہوا تو اس نے اس شخص کو بلایا اور اسے بھی وہی دوا پلائی جس سے وہ اسی وقت شہر ہو گیا۔

دوسرے نے کہا میں نے یہ مثال تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے تاکہ تمہیں علم ہو جائے کہ کھس کی بے کی تادیب سے چھوڑ کر نہ دالے کیا کر رہی ہے۔ آپ لوگوں میں سے بھی جو شخص حد سے گزرنے کی کوشش کرے گا۔ اس پر بھی وہی مصیبت آئے گی جو اس جانی بچہ آتی تھی اور پھر وہ اپنے آپ کو ہی طاقت کرے گا۔ اہل علم نے کہا ہے کہ بعض اوقات بات کہنے والے کو کھس بات کہنے کی مرزا مل جاتی ہے اب اس کا تمہارے سامنے ہے۔ اپنے لئے جو چاہو پند کر لو۔

اس پر سردار خازم نے "شیر کے پاس اپنے حکام و مرچ پر اتارتے ہوئے کہا۔
 اے گرامی! تہذیب اہل علم! میری بات غور سے سنئے اور اسے اپنے دل و دماغ میں جگہ دیجئے۔
 اہل علم نے اچھے لوگوں کے بارے میں کہا ہے کہ وہ اپنے چھوٹے سے ہی بچکان لے جاتے
 ہیں اور آپ اپنے بچے کے فضل و کرم سے اچھے لوگوں کو ان کے چھوٹے سے بچکان سمجھتے ہیں اور
 معمولی باتوں سے بڑی اور اہم باتوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس پر بخت دوست کی حقیقت
 بتانے کے لئے ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ جو اس کے شر کو واضح کر رہی ہیں۔ آپ
 حضرات ان کو اس کے جسم پر تلاش کر سکتے ہیں تاکہ آپ کو کبھی حیرت نہ پہنچ سکے۔ اس پر
 قاضی نے سردار خازم سے کہا۔ میں بھی اور یہ سب حاضرین بھی جانتے ہیں کہ آپ چھو
 ٹھائی میں ماہر ہیں۔ اس لئے آپ غور و پالی بات کی وضاحت کر دیں اور اس پر بخت کی عقل
 و صورت میں جو کچھ آپ کو نظر آ رہا ہے میں اس سے آگاہ فرمائیں تب سردار خازم نے
 دست کی خدمت کرتے ہوئے کہا اہل علم نے نکلا ہے اور بتا رہے کہ جس کی یا نہیں آنکھ دیکھی
 آنکھ کی نسبت چھوٹی اور بڑھتی پگڑی رہے اور اس کی ناک دائیں طرف بھی ۱۰۰۰ جواہر
 بخت اور نصیبت ہوتا ہے۔

اس پر دست نے کہا۔ گو کہ یہ "تہذیب اہل علم" بھی عجیب ہے تہذیب سے تو اپنے اور
 بڑی بڑی طاقتات و سوجد ہیں اور پھر جب ہے کہ تم اپنے اس گمہ سے اور پلے جسم کے ساتھ
 بادشاہ کے سامنے جاتے ہو اور ان کے کمانے کو اچھوٹے کی جرات کرتے ہو۔ تم خود بھی
 اور دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں کہ تہذیب سے اندر کچھ عجیب ہیں کیا تم اس شخص کے بارے
 میں ذہان کھولتے ہو جس کا جسم پاک ہے اور جس میں کوئی عیب نہیں؟ میں اکیلے ہی تہذیب سے
 عجیب نہیں جانتا بلکہ یہ سب حاضرین بھی جانتے ہیں۔ لیکن تہذیب کی دہشتی ان کو جان کرنے
 سے روکتی رہی ہے۔ اب جب کہ تم نے مجھ پر بھوت ڈالا ہے اور میرے سامنے مجھ پر بھوتان
 ڈال دیا ہے اور میری دشمنی پر تل گئے ہو اور میں سب حاضرین کے سامنے ۱۰۰۰ تمہیں کہنے لگے
 ہو جن کا نہیں علم نہیں ہے کہ اس کے باوجود میں صرف تہذیب سے ان عجیب کو جان کرنے پر
 انکا کر دوں گا۔ جنہیں میں بھی جانتا ہوں اور یہ حاضرین بھی جانتے ہیں اور جو شخص بھی
 تہذیب کی نصیبت سے اچھی طرح واقف ہو اس کا فرض ہے کہ وہ بادشاہ و طاقتور کے در کے در

تھیں اپنی خوراک کا بندوبست کرنے کی ذمہ داری دی۔ انھیں اگر کھیتی باڑی پر لگا دیا جائے تو اس سزا کے زیادہ مستحق ہو۔ تم تو اس قابل بھی نہیں کہ کسی عام آدمی کے لئے چارے کی دانت کرواؤ اس کو پیچھے ڈکڑا کس کے کہ تم ہادشہ سلامت کے خادم خاص بن جاؤ۔ اس پر سردار تختہ برائے کیا کیا تم کبہ کہہ رہے ہو اور کیا مجھ سے اس طرح باتیں آ رہے ہو؟ دست نے کہا ہاں! اور میں تمہارے شخص پر کبہ کہہ رہا ہوں کچا کہہ رہا ہوں اور انھیں ہی کہہ رہا ہوں انکھڑے تلخی بھی تاکوں اس لئے پھولے پھولے دالے پھل پاچھوں اس لئے "تھچہ" بہ قل۔ دست نے جب یہ باتیں کہنے تو سردار تختہ پر کارنگ چل رہا اور وہ روچا نکا مست اور رسوائی سے اس کی زبان کو کھڑائی اور اس کی ساری جگہی ہوا ہو گئی۔ دست نے جب اس کا یہ فوٹ جانا اور یہ روچا نکا دیکھا تو کہنے لگا جب ہادشہ سلامت کو تمہارے صوبہ کا ظم ہو جائے گا اور جب وہ انھیں اپنی خوراک کی ذمہ داری سے بر طرف کر دیں گے تو ہر کچل کر دوں گا۔ اس موقع پر ایک گیدڑ بھی سوچا تھا جسے شیر نے ابھی طرح پر کھا ہوا تھا اور اساتہ سرچائی کی خولی دیکھ کر اسے اپنی خدمت پر مامور کیا ہوا تھا اسے کہہ کھا تھا کہ بخش میں رہ کھٹو ہوا سے اس کی اطلاع دے۔ چنانچہ وہ گیدڑ وہاں سے اٹھ کر شیر کے پاس گیا اور اسے صورت حال سے آگاہ کیا۔ اس پر شیر نے سردار تختہ پر کس کے منصب سے سزا دل کر دینے کا حکم صادر کر دیا اور کہا کہ اس کے سامنے بھی نہ آئے اور دست کے شخص پر حکم دیا کہ اسے تھل بھیج دیا جائے اس وقت تک دن کا کھل چھڑ کر چکا تھا اور عدالت میں جو بیانات دیے گئے تھے ان کا ثبوت کر لیا گیا تھا اور ان پر پتے کی سرنگی لگائی گئی تھی اور اس کے بعد ہر کوئی اپنے کمر کو ابھیں چلا گیا۔

پھر ایک اور گیدڑ جسے روز پہ کہا جا تھا اور جس کی کیلڈ سے دوستی تھی اور شیر کے پاس جسے سزا دی گئی تھی وہ دیکھا جا تھا اس شخص پر ہوا تھا کہ کیلڈ اپنے ہمارے بھائی کے ٹم نے نہ حال کر دیا اور وہ سخت بیمار ہو کر مر گیا اس لئے یہ گیدڑ دست کے پاس گیا اور اسے کیلڈ کی موت کی اطلاع دی یہ سن کر دست بہت روپا اور بہت گھٹن ہوا اور کہنے لگا میں اپنے بھائی بھائی کی چھائی کے اٹھیرے پر ہمارا دیکھ کر کیا کروں گا؟ لیکن میں اس بات پر افسوس کا شکار ہوا کہ انہوں نے مجھ کی موت سے پہلے ہی میری موت کو پہنچا دیا ہے۔ آہ! ہاں! حیات اور شفقت کو کچ کر مجھے

یہ یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم میرے مثال حال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ
 ہی سے میری توقعات وابستہ ہیں اور آپ ہی میرا سہارا ہیں۔ آپ کے اس حسن سلوک کی
 بنا پر میری خواہش ہے کہ آپ ہلکا سا جگہ جائیں اور وہاں میں نے اور میرے بھائی نے اپنی
 کوشش سے جرمالی جمع کر رکھا ہے میرے پاس لے آئیے۔ یہی چاہتا تھا کہ اس کیپڑنے دینا ہی
 کیا جیسا کہ دستہ نے اسے کہا تھا اور جب اس نے وہاں اس کے سامنے لگا کر رکھ دیا تو اس
 نے اس میں سے آدھا سے دے دیا اور کہا کہ آپ دوسرے لوگوں کی نسبت شیر کے پاس
 آنے جانے کی زیادہ محنت رکھتے ہیں لہذا آپ میرے لئے اعلا ضرور سمجھتے کہ جب میرے
 اور میرے بھائی کے مابین چارہ اس مقدار سے کی اور پرت شیر کو کھائی جائے اور جس انداز
 میں میرا ذکر ہو اور شیر کی دال کا میرے حلق پر چڑھ دیا جائے تو میرا آپ بھی سمجھیں کہ شیر اپنی دال کی
 بات بہت برا ہے میرے سامنے میں اس سے انکار کرتا ہوں۔ آپ جو سب باتیں آپ چاہ
 رہے ہیں چاہیں اس کیپڑنے دے دے سب سمجھ لے لیا جو دستہ نے اسے دیا تھا اور اس سے یہ وعدہ کر
 کے کہ پتہ کر چکا تھا اور وہ سارا مال وہاں رکھ دیا۔

پھر اگلی صبح شیر نے اپنا دربار مستقر کیا اور وہ کچھ گز رنے کے بعد اس کے
 اہلکاروں نے اندر آئے کی اجازت مانگی انھیں اجازت دے دی گئی تو وہ اندر آئے اور اس
 کے سامنے رپرت چڑھ گئی۔ جب اسے ان سب کی اطلاع دی گئی تو اس
 نے اپنی دال کو بچا دیا اور وہ سب کچھ اسے چڑھ کر کھایا جب اس نے سب کچھ کھا لیا تو بلند آواز
 میں کہنے لگا کہ میں کوئی خستہ بات کہہ رہا ہوں تو یہ تمہیں نہ کرنا۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہیں اپنے
 نفع و نقصان کا کچھ علم نہیں۔ کیا میں تمہیں ان باتوں کو سننے سے منع نہیں کرتی رہی۔ اس لئے
 کہ یہ اپنے کرم کی باتیں ہیں جس نے ہمارے ساتھ برادری اختیار کیا ہے اور ہمارے ساتھ
 تھہری لی۔ یہ کہہ کر وہ لمبے سے ابرہ چلی گئی۔ یہ سب کچھ وہ کہہ کر دیکھ رہا تھا جسے دستہ نے اپنا
 بھائی بنالیا تھا۔ وہ بھی اس وقت چاندی سے دستہ کے پاس گیا اور اسے سب کچھ بتا دیا۔ اسی
 دو دن ایک برادری آیا اور دستہ کو اپنے ساتھ لے کر کاشی کی مہارت میں لے گیا جب وہ کاشی
 کے سامنے چلی اور وہاں سے واپس لے گیا۔

اسے سنا لیجئے تمہارے پاس سے کیا ایک سچا اور امانت دار شخص نے سب کچھ بتا

دیا ہے اس لئے ہمیں یہ حساب نہیں کہ ہم تمہارے حقوق اس سے زیادہ چھین کر رہے ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آخرت کا سبب بنایا ہے۔ اس لئے کہ یہ دنیا اور رسولوں کا گھر ہے جو تنگی کی حالت میں رہنے والے تھے اور جنت کی طرف راہنمائی کرنے والے تھے۔ تمہارا معاملہ تمہارے نزدیک ثابت ہو چکا ہے اور تمہارے حقوق ہمیں ایک قابل احترام شخص نے سب کچھ بتا دیے ہیں اور اسے پارٹا سلاست نے ہمیں غم دیا ہے کہ ہم تمہارے معاملے پر دوبارہ غور کریں اگرچہ یہ معاملہ تمہارے سامنے بالکل واضح ہے۔ اس نے دوسرے کہا۔ کاغذی صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ کو انصاف کرنے کی عادت نہیں اور پارٹا ہوں کے انصاف کا یہ نمونہ ہرگز نہیں کہ وہ غلطوں اور بے گناہوں کو بے انصاف قاضیوں کے حوالے کر دیں۔ جگہ جگہ تو یہ ہے کہ ان کا دفاع کیا جائے۔ آپ کا خیال ہے کہ مجھے قتل تو کر دیا جائے لیکن میرا حقہ رسوئی نہ لڑے۔ آپ یہ سب کچھ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں جلدی جلدی کرتا رہے ہیں حالانکہ ابھی تین دن بھی نہیں گزرے کسی نے جج کہا ہے جس شخص کو تنگی محسوس کرنے کی عادت ہوتی ہے اس کے لئے میرا کرنا آسان ہو ہے۔ غور فرماتے اس کا قصاص بھی ہو۔

اس پر کاغذی نے کہا۔ ہمیں اسلاف کی نیکوئیں سے ملوم ہوا ہے کہ کاغذی کو چاہئے کہ وہ تنگ حیرت اور پرکردہ لوگوں کو انہی طرح بچانے کا کہہ تنگ حیرت کو اس کی انہی حیرت غور پر کردار کو اس کے پرکردار کا بدلہ لے سکے۔ جب کاغذی صبا کرے گا تو اچھے لوگ زیادہ بہتر چل کر رہیں گے اور بے لوگ جرائم سے احتساب کریں گے اور اسے دوسرا معاملہ تمہارا ہے اسے ہمیں ہے جس پر حکام نے اور کتاب کیا ہے اس پر غور کرو اور اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے توبہ کر لو۔ دوسرے کہا تنگ حیرت کاغذی محسوس کیاں کی طاہر کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ چہ نہ وہ محسوس لوگوں کے حقوق اس طرح کی کارروائی کرتے ہیں اور نہ عام لوگوں کے حقوق۔ اس لئے کہ وہ چاہتے ہیں کہ کہیں جھپٹ کر جان کرنے کے کام نہیں آسکا۔ اگر آپ لوگوں کا خیال ہے کہ میں مجرم ہوں تو میں اپنے آپ کو زیادہ بہتر جاننا ہوں اور مجھے اپنے حقوق جو علم ہے وہ یقین ہے۔ ایک نہیں۔ لیکن میرے حقوق تمہارا علم آخری اور بے کاف ہے۔ آپ لوگوں کے نزدیک جس بات نے میرے معاملے کو قابل غرت بنا

وہاں سے وہ یہ ہے کہ میں نے دوسروں کی چٹائی کی۔ اب آپ کے سامنے میرا کیا طرزِ پائی رہا
 جانے گا اگر میں اپنے خلاف ہی چٹائی کر اٹھوں اور صحت بڑھے ہوئے اپنے آپ کو گلے کے
 لئے چٹائی کروں جبکہ مجھے بھی طرحِ علم ہے کہ جس بات کا مجھ پر اصرار کیا گیا ہے اس سے
 میں بالکل بری ہوں۔ میرے نزدیک میری جان کا احترام سب جانوں سے زیادہ ہے۔
 اور اس کا حق مجھ پر زیادہ واجب آتا ہے جس کی اگر مجھ کو یہ آپ میں سے کسی اعلیٰ اداوار کی کے
 ساتھ اختیار کروں تو یہ میری کھال سے اس کی کھال ہوگی نہ مراد کے خلاف ہے۔ جب
 مجھے آپ کے ساتھ جیسا کرنے کا حق نہیں ہے تو مجھ میں اپنے آپ کے ساتھ جیسا کیوں
 کروں! جہزِ اخلاقی صاحب! ان باتوں کو چھوڑ دینا اگر آپ مجھے نصیحت کرتا چاہتے ہیں تو
 یہاں کا موقع نہیں اور اگر آپ دھوکہ دینا چاہتے ہیں تو سب سے زیادہ دھوکہ وہ ہے جو آپ
 نے سوا ہے۔ دھوکہ دھوکہ اور خریب نیک فاضلوں اور خدا ترس حاکموں کا شیوہ
 نہیں اور آپ کو یہ بھی علم ہوتا چاہیے کہ آپ کی ان باتوں کو جابلہ اور بدکار لوگ سمجھتا
 ہیں کہ اور ان کی پیروی کریں گے اس لئے کہ فاضلوں کی بیخ باتوں کو اچھے لوگ اختیار
 کرتے ہیں اور ان کی غلطیوں کو جابلہ اور فاسق لوگ جتھا لیتے ہیں فاضلی صاحب! مجھے
 آپ کی ان باتوں سے بہت بڑی مصیبت کا اندیشہ ہے۔ مصیبت نہیں کہ آپ بدانتہا اور
 اعلیٰ درجہ اور عام فاضلوں کے نزدیک ایک فاضل اور منصب حلال شخص رہے ہیں اور اپنی
 حکمت و دانائی اور زہد و تقویٰ کی وجہ سے ہنسے گئے جاتے ہیں بلکہ مصیبت تو یہ ہے کہ آپ
 نے یہ سب مجھ پر سے سناٹے میں کسی طرح فرما دیں کہ وہاں ہے؟

جب فاضلی نے ہنس کے یہ الفاظ سنے تو اس نے اسی وقت شیر کے سامنے
 رپرت چٹائی کر دی۔ شیر نے اسے دیکھا اور کھرا لپٹی میں کو بچا اور اسے بڑھ کر سنایا جب
 اس نے دست کی باتوں پر اچھی طرح غور کیا تو شیر نے کہنے لگا اب مجھے دست کے پچھلے درجہ
 کی نسبت کہ اس نے عقل غریب اور دھوکے سے تھما رہا ہے دست کو گلے کر دیا اب اس بات
 کی زیادہ فکر لاحق ہو گئی ہے کہ کئی وہ بچے اور بچے جیسے بھی گل نہ کر دے یا تھما دی
 حکمت کو فتح کر کے نہ رکھ دے۔ تو شیر کے دل میں اس کی یہ بات بڑھ گئی اس نے کہا مجھے
 اس شخص کے حقیق نامی جس نے آپ کو دست کے حقیق نام بتائی ہیں تاکہ دست کو گل

کرنے کی کوئی دلیل تو موجود ہو۔ شیر کی ہاں نے کہا میں اس شخص کے راز کو قاش کرنے کو
 پہنہ کرتی ہوں جس نے اسے چما کر رکھنے کی خواہش کا مجھ سے اعہاد کیا ہے۔ مجھے اذیت
 کے کٹل سے کوئی غمی نہ ہوگی جب مجھے یہ بات یاد آئے گی کہ میں نے اظہارِ راز سے اس کا
 جرم ثابت کیا ہے۔ جبکہ اہل علم نے اس سے صخ کیا ہے۔ اہل بیت میں اس شخص سے یہ مطالبہ
 کرتی ہوں کہ وہ مجھے ایسا کرنے کی اجازت دے دے جس نے مجھے اس راز کی امانت
 سونپی ہے اور خود اپنی سطومات کو بیان کر دے۔ مجھ کو وہی ملے گی اور چیتے کو بچا ہم بچا اور اسے
 تباہ کر شیر کی ہڈی کرنے اور اس کو اسی کی ڈسار دی ہڈا کرنے کا فرض عائد ہوتا ہے جسے اس
 جیسے شخص چما کر رکھ رکھ سکا۔ عطاوار نے اس پر غلطیوں کی ہڈی کرنے اور زعمی کی اور صحت
 کی دواں اور دواں میں حق کو دلیل کے ساتھ ثابت کرنے کی بھی اس پر ڈسار دی آتی ہے۔
 اہل علم نے کہا ہے جس نے کسی مردے کے حلق بھی کھائی کو چھپا لیا قیامت کے دن اس
 کے اپنے لئے بھی کوئی جنت نہ ہوگی۔ اس طرح وہ ہزار کرتی رہی۔ حتیٰ کہ وہ پچھتاؤ کر
 شیر کے پاس گیا اور جو بیکس نے سنا تھا اس کی گواہی پیش کر دی۔ جب اس نے اپنی گواہی
 دے دی تو دوسرے قیدی چیتے نے بھی شیر کو بچا ہم بچا کر اس کے پاس بھی شہادت موجود
 ہے انہوں نے اسے قتل سے ابر ۱۹۹۰ء میں اس نے جو کچھ سنا تھا اس کے مطابق دوش کے
 خلاف گواہی دی۔

پھر شیر نے ان دواں سے کہا جب ہمیں معلوم تھا کہ ہم دوش کے حلق قحطت
 کر رہے ہیں تو پھر تم نے خود گواہی کیوں نہ پیش کی ان میں سے ہر ایک نے کہا اس لئے کہ
 ہم جانتے تھے کہ ایک شخص کی گواہی سے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم نے اس جج کو
 اختیار کرنے سے گریز کیا جس سے کوئی فیصلہ نہ ہو سکا اور جب ہم میں سے ایک نے
 گواہی پیش کر دی تو دوسرے نے انکار کیا شہادت عدلیہ۔ شیر نے ان کی اس بات کو قبول
 کر لیا اور دوش کے حلق حکم دیا کہ اسے قتل کے اندر ہی قتل کر دیا جائے اور پھر اسے وہی
 طریقہ قتل کر دیا گیا۔

جو شخص اس کہانی پر غور کرے اسے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جو دواں کو دوش کے اور
 فریب سے نقصان پہنچا کر پاشا طاعن کرنا چاہے اس کا انہماک یہاں ہوگا۔

مطلوبہ کیوتر

شاہد عظیم نے یہ دے دیا۔ میں نے ان دوستوں کی کہانی تو سن لی ہے کہ کسی طرح کوئی چھوٹا شخص ان کی دوستی قائم کر دیتا ہے اور پھر اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ آپ مجھے چھوٹے دوستوں کے متعلق بتائیے۔ ان کی دوستی کس طرح شروع ہوتی ہے اور وہ کس طرح ایک دوسرے کے کام آتے ہیں؟ یہ دہانے کا چھوٹا شخص کسی چیز کو بھی اپنے دوستوں کے برابر نہیں سمجھتا۔ دوست ہی تو ہماری کے کاسوں میں مددگار ہوتے ہیں اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو ضروری کرتے ہیں اس کی مثالوں میں سے مطلوبہ کیوتر پوچھتے ہیں اور کہنے کی کہانی ہے۔ اور شاہد نے کہا کہ طرح ہے یہ؟ یہ دہانے کا لوگ جان کر گئے ہیں کہ باہر شہر کے قریب ساونہ جین کے علاقے میں ایک ایسی جگہ تھی جہاں مکرات سے لکڑی لگا جاتا تھا اس لئے لکڑی دھر بہت آتے تھے۔ وہاں ایک بہت بڑا درخت تھا جو بہت گھٹا تھا اور دور تک پہنچا ہوا تھا۔ اس درخت پر ایک کوس کا گھونٹا تھا ایک دن یہ کوس اپنے گھونٹے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اسے ایک لکڑی نظر آئی۔ جو اپنی کل پکڑے اپنے کندھوں پر چل ڈالنے اور اچھ میں اڈا لے لے سیدھا اس درخت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کوس اسے دیکھ کر بہت گھبرا ہوا اور کہنے لگا۔ اس آدمی کو یہاں نہ کسی کی موت لے آئی ہے میری پاکی اور کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کیا کرتا ہے۔ پھر لکڑی نے اپنا جال لگا دیا دانتے کھمبے سے اور قریب ہی جا کر چھپ گیا۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اوسے ایک کیوتر کا گزرا ہوا۔ جو کیوتر اس کا سر مارا تھا اور بہت سے کیوتر اس کے ساتھ تھے۔ اسے اوس کی ساتھیوں کو

جہاں نظر نہ آیا اور وہ سب جانے پہچانے کو لگ گئے اور اس طرح جہاں میں کھنسن گئے۔ وہ قلعہ کی خوشی خوشی روز ۱۵ مارچ آیا۔ کیتروں نے جہاں میں پھرنکا شروع کر دیا اور اس سے نکلنے کی کوشش کرنے لگے۔ مطلق نے انہیں کہا کہ کوشش کرنے میں سستی نہ کرنا اور کوئی اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ اہم نہ سمجھنے بلکہ ہم سب ایک دوسرے سے تعاون کریں اور جہاں کو کھنڈا لیں اس طرح ہم ایک دوسرے کی مدد سے قفا چائیں گے اور غار کا اسی تعاون سے جانیں گے جہاں کو کھنڈا لیا اور نفا میں اڑ گئے۔ لیکن قلعہ کی نے اپنی قلعہ فتح نہ کی اور اس نے سمجھا کہ چھوڑی اور چا کر گر جائیں گے۔

کو نے یہ صورت حال دیکھی تو کہا میں ان کے پیچھے جاؤں اور دیکھتا ہوں کہ ان کا کیا کام کیا ہے؟ مطلق نے پلٹ کر دیکھا تو اسے قلعہ کی ان کے پیچھے ۱۵ مارچ نظر آیا اس نے کیتروں سے کہا یہ قلعہ کی تھارے پیچھے آ رہا ہے۔ اگر ہم نفا میں ہی اڑے رہے تو اس سے چھپ سکتے ہیں گے اور یہ غار اچھی خاصی کھنڈا ہے گا۔ اگر ہم کسی آواز کی کارنگ کر لیں تو اس کی نظروں سے اوجھل ہو سکتے ہیں اور یہ ہمیں ہو کر داییں چلا جائے گا۔ لیکن جگہ ایک چوڑا ہے وہ میرا دوست ہے اگر ہم اس کے پاس پہنچ جائیں تو وہ اس جہاں کو کھنڈا دے گا۔ چنانچہ ان کیتروں نے ایسا ہی کیا اور قلعہ کی ان سے ہمیں ہو کر داییں چلا گیا لیکن کہ ان کے پیچھے اڑنا نہ رہا۔ جب مطلق چوہے کے کھل کے قریب پہنچ گیا تو کیتروں سے کہا زمین پر چڑھ جا میں وہ چیتہ سمجھتا ہوں چوہے نے چیتے کے لئے سولہ مار گئے تھے۔ مطلق نے نام لے کر اسے آواز دی اس کا ہنہ ہنہ کر گیا۔ چوہے نے اسے اپنے کھل سے ہی جواب دیا کہ کون ہو؟ اس نے کہا میں تمہارا دوست مطلق ہوں۔ اس پر چوہہ اڑنا تو اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم اس مصیبت میں کیسے کھنسن گئے۔ مطلق نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خیر اور شر تقدیر کے مطابق ہوتی ہے اور اسی کی وجہ سے میں اس مصیبت میں مبتلا ہوں۔ تقدیر سے تو وہ بھی محفوظ نہیں رہ سکتا جو مجھ سے زیادہ طاقت ور اور زیادہ جادوگر ہے جب تقدیر ہمارا ہوتی ہے تو سورج نہ ہو چاند کی گریز نہ ہو۔

پھر چوہے نے اس کو کھنڈا شروع کیا جس میں مطلق پھنسا اور قلعہ کی مطلق نے کہا پہلے دوسرے کیتروں کی گر چیں گا تو پھر میری گرے گا۔ اس نے اسے گریز یہ

ات کی مجلسیں چاہیں ہوتی ہیں۔ سدا ہوا۔ مگر جب اس نے بہت دھکے کھائے اور اصرار کیا تو
چہ ہے نے کہا تم بہت اصرار کرو رہے ہو کہ تمہیں اپنی جان کی ضرورت نہیں اور تمہیں اپنے
آپ پر نہیں آتا۔ کہ تمہیں اپنی جان کے حق کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ مطوق نے کہا مجھے
اور یہ ہے کہ اگر تم نے پہلے میری گردہ کاٹ دی تو کہیں اتنا نہ جاؤ اور بھر پائی کر رہیں نہ کا
ٹ سکو۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر تم نے پہلے ان کی گردہ کاٹ لیں تو خود تم تک ہی نہیں
نہ جاؤ مگر تمہیں یہ پتہ نہ ہوگا کہ میں چال میں پسند نہیں۔ چہ ہے نے کہا میں سمجھاؤ وہ من
اظاں ہے۔ جس کی وجہ سے تم مجھے زیادہ مزہ ہو۔ پھر چہ ہے نے چال کا کٹاؤ شروع کیا۔ حتی
کہ صبح ہو گیا اور مطوق کو کم کھڑوں کو ساتھ لے کر لایا۔

اور جب کوہ نے چہ ہے کا یہ کردار دیکھا تو اس کے دل میں اے دوست کا
پینے کی خواہش پیدا ہوئی چنانچہ وہ آؤ اور اس کا نام لے کر اے آواز دی۔ چہ ہے نے مل
سے سر اٹھایا اور کہا کیا کام ہے؟ کوہ نے کہا میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ چہ ہے
نے کہا میرا اور تمہارا کیا تعلق؟ محمد آدی کو اس چہ کے لئے کوشش کرنی چاہئے جسے وہ
حاصل کر سکتا ہو اور جس چہ کو حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ ہو اس کی جستجو ترک کر دینی
چاہئے۔ میرا تو تمہاری خوراک میں اور تم مجھے کھانے والے ہو۔ کوہ نے کہا اگر چہ تم میری
خوراک ہو مگر تمہیں کھانے سے میرا کچھ کام نہیں بن سکتا۔ جبکہ تمہاری دوستی اس بات سے
مجھے زیادہ مزہ ہے جو تم نے ابھی جان لی ہے اور آپ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ میں تو
آپ کی دوستی کا بھاری بھر پور کر آؤں اور آپ مجھے ہمارا ہی دلوں دیں۔ آپ نے جو ابھی من
اتفاق کا سہرا پہنا ہے کسی کی عادی میرے ساتھ یہ وجہت پیدا ہوئی ہے کہ اگرچہ آپ نے اس
کا سراغ لگایا تو نہیں کیا۔ لیکن آدی کی خواہش ابھی نہیں پوری ہوئی وہ انہیں چھپانے کی کوشش ہی
کوشش کرے جس طرح کہ کستوری کو بند کر کے رکھا جاتا ہے لیکن یہ بات اس کی خوشبو اور
ہب کو بند نہیں کر سکتی۔ چہ ہے نے کہا سب سے سخت دشمنی ظہری دشمنی ہے اور دشمنی وہ
طرح کی ہوتی ہے ایک تو وہ ہے جو روکی حیثیت رکھنے والوں کے درمیان ہو جس طرح
آجی اور شیر کی دشمنی ہے۔ کبھی شیر آجی کو مار ڈالتا ہے اور کبھی آجی شیر کو۔ اور دوسری وہ ہے
جس میں طاقت صرف ایک طرف ہو۔ جس طرح میری اور لیلی کی دشمنی ہے یا جس طرح

میری اور تمہاری دھن ہے جو دھن میرے اور تمہارے درمیان ہے اس کا تمہیں تو کوئی نقصان نہیں۔ اس کا نقصان تو صرف مجھے ہوتا ہے پانی کو خوف تو کسی دیر تک ہی گرم کیا جائے مگر جب اسے آگ پر ڈالا جائے اسے بھلائی ہوگا۔

دھن سے دوستی رکھنے والا آدمی اس آدمی کی طرح ہے جو اپنی آستین میں سناپ اٹھائے رکھے کوئی بھی حشر آدمی کسی ہوشیار دھن سے دوستی نہیں کرتا۔

گوسے نے کہا جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں میں اسے سمجھتا ہوں آپ کے لئے کیا مناسب ہے کہ اپنے اعلیٰ اخلاق کا لحاظ رکھیں اور میری چوٹی کو بچان میں اور یہ کہ کر کہ ہماری دوستی کی کوئی صورت نہیں میرے لئے اس اثر اعلیٰ کو مشکل نہ بنادیں۔ حشر اور عالی ظرف لوگ نیکی کا صلہ نہیں چاہتے۔ اچھے لوگوں میں دوستی جلد قائم ہو جاتی ہے اور بہت دیر سے دوستی ہے جس طرح سارے کا خیال دے کر بنانا ہے اور اس میں کوئی دیر نہ پڑے اور جو تو جلد درست ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس بے دوستوں کی دوستی جلد ٹوٹ جاتی ہے اور دیر سے قائم ہوتی ہے جس طرح نیکی کا خیال بہت جلد ٹوٹ جاتا ہے لیکن بھلا نہیں سکتا۔ اچھا آدمی اچھے آدمی کو ہی دوست بناتا ہے۔ اور کہیں شخص کسی سے شخص لالچی یا خوف کی وجہ سے دوستی رکھتا ہے۔ مجھے اس لئے آپ کی دوستی کی ضرورت ہے کہ آپ بہت اچھے ہیں۔ میرا تو بس آپ کے دروازے پر ہی رہوں گا نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ جی کی آپ مجھے اپنا دوست بنائیں اس پر مجھے ہے کہ میں نے تمہاری دوستی قبول کر لی ہے میں نے بھی کسی کو خیال نہ کیا کہ میں نے کہا میں جو کچھ اس وقت کہہ رہا ہوں صرف اس لئے کہہ رہا ہوں تاکہ اس کا حاصل کر سکوں اور اگر تم نے میرے ساتھ بے وفائی کی تو یہ نہ کہہ سکو کہ میں نے مجھے کو بے وفائی کا بلکہ میرا اپنے دل سے لگا لیا ہے دروازے پر ہی کھڑا رہا کہ اس نے کہا میرے پاس آنے میں اب کیا کاٹ ہے کہا اب میں آپ کے دل میں میرے حلق کوئی شے ڈالتی ہے آج ہے لے لے گا نہ ڈالے اور انہوں کی وجہ سے آپ میں دوستی رکھتے ہیں ایک غلطی دل اور دوسری بالی اور جو لوگ صرف غلطی دل کی وجہ سے دوست بنتے ہیں دوستی نہیں ہوتے ہیں اور بالی اور دوست کی وجہ سے دوست بنتے ہیں وہ ایک دوسرے کے دھوکہ دہتے ہیں لیکن صرف قائمہ اٹھانے کے لئے جو شخص شخص کسی سے قائمہ اٹھانے

کے لئے دوستی کرتا ہے اس کی مثال اس فلاسفی کی سی ہے جو ہمیں کوہِ قاف سے لگن اس کا تصور نہیں دے سکتا۔ پہلے انہیں ہم سے بچھڑاؤ نہیں دے سکتا۔ خود کو حاصل کر سکتا ہے۔ لہذا انہیں کی طاقت دوستی کرنا نہیں دے سکتی۔ دوستی کی طاقت دوستی کرنے سے بہت کچھ ہے۔ اور میں نے صرف تمہارے غلط فہمی پر اصرار کیا ہے۔ اور اپنی طرف سے بھی اسی طرح کا غلط فہمی کرتا ہوں۔ میں کسی اور گمانی سے تمہارے پاس آنے سے نہیں رکا۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارے کچھ ساقی ایسے ہیں جن کی نظرت تمہارے بھی ہے لیکن ان کی سوچ تمہاری سوچ بھی نہیں ہے۔

اُس نے کہا۔ دوست کی طاعات میں سے یہ طاعت بھی ہے کہ وہ اپنے دوست کا دوست ہو اور اس کے دشمن کا دشمن ہو۔ لہذا اور مجھے میرا دوست نہیں ہو سکتا جو تمہارا دوست نہ ہو۔ اس لئے میرے لئے ان سے قطعِ صفت کرنا آسان ہے جن کی نظرت میری نظرت بھی ہے۔ میرے پاس کیا انہوں نے آج میں صاف کیا اور دوست میں لگے۔ جب کچھ دن گزرے تو کہا کہ وہ سے کہنے کا تمہارا دل عام گزر گا۔ کے قریب ہے مجھے لگتا ہے کہ میں کوئی کچھ نہیں چاہتا رہا۔ میرا کمر اٹک چکا ہے۔ میرا ایک دوست بگھار رہتا ہے اس جگہ چلیاں بہت ہیں۔ میں نہیں دہاں کھانے پینے کی ہر چیز میرا آئے گی۔ میرا خیال ہے کہ جیسے وہاں لے چلوں گا کہ میں دسکون سے وہ نہیں۔ جو ہے نہ کہ میری زندگی کے کچھ اوقات ہیں جو میں وہاں چلی کر جیسے سناؤں گا۔ کوئے نے جو ہے کہ اس سے بگھار رہا۔ میں چاہتا تھا اور کرا رہا تھا۔ جب وہ اس شخص کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ایک کچھ ہے کہ اگلے آ رہا ہے اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ اس کا دوست ہے۔ کوئے نے اسے آواز دی تو وہ پانی سے پار نکل آیا اور اسے بچھا کھاں سے آ رہے ہو اس نے سارا اقدار ڈالا۔ جب کچھ نے جو ہے کہ قصہ سناؤں اس کی جھلکی اور دیکھواری پر بہت خوش ہوا۔ اسے خوش آمدید کہا اور چھوٹا کپاس طائے بھی اس طرح آئے اس سوچ پر کوئے نے جو ہے کہ آپ وہاں اوقات سناؤں جو مجھے سناؤں چاہئے تھے۔ میں میں کچھ کے سوال کا جواب بھی آ جاتا ہے یہ بھی میری طرح آپ کا دوست ہے۔ جب جو ہے کہ تمہارا شوق کیا۔

شروع میں میں دوستی شمع کے ایک دو دلی کے ٹکڑے میں رہا کرتا تھا۔ اس

درویش کے ہاں بیچ گئیں تھیں۔ لوگ ہر روز اسے کھانے پینے کی چیزوں کی ایک فہرست بھیجتے دیتے تھے اور وہ ضرورت کے مطابق کھا کر پانی پیتے تھے۔ ایک دن اس کا قہقہہ اس درویش کی ناک میں رہتا جب وہ کہیں چلا جاتا تو میں فوری طور پر پلٹتا اور اس میں سوچا کہ کھانے کی تمام چیزیں چٹ کر جاتا اور دوسرے چھوٹے چھوٹے لوگوں کی طرف بھی کچھ پیکیں دیتا۔ درویش نے اس کی سوجھ بوجھ کی کہ وہ ایسی جگہ پر فوری طور پر آئے جہاں میں نے کچھ کھانے کی چیزیں دی ہیں۔ وہ رات اس کے پاس ایک مہمان آیا، درویش نے اسے کھانا کھا کر اور پھر اسے کرنے کے لیے درویش نے مہمان سے کہا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ اور آپ کہاں کا مہمان ہیں؟ وہ آدمی بہت سے ملاطفتوں میں گھوم پھر چکا تھا اور اس نے بہت عجیب و غریب واقعات دیکھے تھے اس نے وہ واقعات بتائے شروع کر کے جو اس نے ان ملاطفتوں میں دیکھے تھے۔ درویش نے اس دوران تالیاں بجا کر شروع کر دی تاکہ مجھے فوری طور پر سے بھاگ سکے۔ اس پر مہمان ڈانٹیں ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں آپ کو واقعات بتا رہا ہوں اور آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں یہ واقعات مجھ سے پہلے ہی کیوں تھے؟ درویش نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میں اس کے تالیاں بجا رہا تھا تاکہ اس سے کہہ سکے کہ میں تو اس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں جو چیز بھی گھر میں دیکھتا ہے چٹ کر جاتا ہے۔ مہمان نے کہا 'اچھا ہے زیادہ ہیں یا ایک ہی ہے؟' درویش نے کہا 'اچھا ہے تو گھر میں بہت ہیں لیکن یہ چاہیے کہ جس نے مجھے تھکا دیا ہے۔ مجھے اس کے لئے کوئی تہ نہیں سمجھتی۔ مہمان نے کہا 'آپ نے مجھے اس شخص کی بات یاد دلادی ہے جس نے کہا کہ اس عورت نے صاف جل دے کہ چھکوں والے لڑے سے ہیں اس کی ضرورت کوئی اچھا ہے۔ درویش نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ مہمان نے کہا:

19۔ ایک عورت اور چھکوں والے لڑے

ایک دفعہ یاد کر رہے کہ میں ایک آدمی کے گھر گیا مں نے رات کا کھانا کھا کر اور پھر اس نے میرے لئے تہ بڑا ڈال دیا اور خود بھی اپنے بستر پر چلا گیا۔ رات کے آخری حصے میں میں نے اسے ہاں سے کہتے ہوئے سنا میرا خیال ہے کہ کچھ چند لوگوں کو کھانے کی دعوت دیا اس کے لئے کھانا تیار کر دیا۔ عورت نے کہا کہ میں اس طرح دعوت دے دے کہ گھر میں تہ بچوں سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہے؟ تم کوئی چیز بچا کر رکھتے نہیں۔ اس آدمی نے کہا۔

جو کچھ خرچ کر چکے ہیں کمالی بچے ہیں اس پر افسوس نہ کر اس لئے کہ بعض بد حالات جن میں
 بیخ کر کے کھٹے کا اہتمام بھیڑنے کے اہتمام کی طرح بھی ہوتا ہے۔ مورت نے کہا کہ طرح
 ہوا تھا یہ اس آدمی نے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ

20۔ لاہلی بھیڑیا

ایک آدمی غصہ کے لئے کہیں گیا اس کے پاس تیرکان تھا وہ تھوڑی سی اور رکھا تھا
 اس نے ایک ہرن لٹا کر لیا اور اسے اٹھا کر کمرہ لائیں آ رہا تھا۔ کمرے میں اسے ایک
 سورت اس نے اسے بھی تیر لیا جو اس کے پار لٹ گیا۔ مگر سورت نے اس پر حملہ کر دیا اور اس
 طرح کان اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور سورت جا گئی۔ لیکن وہ دونوں ختم ہو گئے اس کے
 بعد ایک بھیڑیا آگیا اس نے دل میں کہا۔ یہ آدمی اور یہ ہرن اور یہ سورت مجھے تو ایک غصہ کے
 لئے کالی ہوں گے لیکن مکان کے پلو سے کھانا لیتا ہوں آج تو یہی کافی رہے گا اس نے اسے
 چھاپا شروع کر دیا حتیٰ کہ وہ نہایت کیا اور مکان کھل کر اس کے گلے پر لگی اور مر گیا۔

میں نے یہ سنا اس لئے جان لی ہے کہ تم کچھ لو کہ خبر نہ کرنے کا اہتمام برا بھی
 ہو سکتا ہے۔ مورت نے کہا تم نے اچھی کہی۔ ہمارے پاس ہوا دل اور گل ہیں جو چھ سات
 آدمیوں کے لئے کافی ہوں گے۔ سچ میں کھانا تیار کروں گی تم مجھے چاہو بلاو۔ سچ اس
 مورت نے چنگوں سے گل کاٹ لیا اور انہیں دھوپ میں رکھ دیا اور اپنے لڑکے سے کہنا
 کہ اس صبح پر مریں کو بھانے رکھنا اور خود کسی کام میں مشغول ہو گی لیکن وہ لڑکا قائل ہو گیا
 ایک آٹا ڈالو اس نے انہوں پر دستہ باند لیا۔ مورت نے انہیں گندہ کھجور کے پتے نہ کیا کہ ان
 سے کھانا تیار کرے۔ وہ انہیں ہاتھ لے گئی اور ان کے برابر چنگوں والے گل خرچہ لئے۔
 میں اس وقت ہاتھ میں سویرہ تھا ایک گھنٹہ کا کھانا کوئی ایک گھنٹہ کی کاس اور تے نے
 چنگوں والے گل صاف انہوں کے برابر خرچہ سے ہیں۔

اس طرح میں بھی اس پرچے کے حلقہ کھتا ہوں کہ کسی سب کے ہنر پر وہ کچھ
 نہیں کر رہا جس کی آپ شکایت کر رہے ہیں مجھے کمال لاد میں میں اس کا دل کھو کر اصل
 بات کا چھٹکا اس میں اس وقت کسی اور دل میں تھا اور ان کی باتیں سن رہا تھا میرے دل
 میں ایک جھلی جی میں سویرہ چرھے۔ مجھے پتہ نہیں وہ کس نے نہ گئے تھے۔ اس سہانے

عقلمند کو حکمت شروع کیا اور حکم پر چاروں مکمل لئے اور دوشے سے کھینکا۔ جو چاہتا رہا اس کی وجہ سے ساقی کو لہائی لہائی چھٹکے کا تھا۔ اس مال کی دولت جس میں ساقی کا حلقہ اور ہوشیاری آگئی تھی۔ اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ ساقی کی چلا گئی کسی نہیں کا کھینکا یا کج کامیروں سے ساقی جو چاہے کھائے کہ میرے پاس آئے اور مجھے کہنے لگے میں ہموک لے جاؤں، میرا تو صدمہ ہے تو جس سے ہمیں انہیں لے کر اس جگہ کیا جہاں سے چلا آئے گا کہ تو کر ہی کرنا کہ تو تھا۔ میں نے کہا کہ جہاں چلا آئے گا نہ کسی کو کوشش کی جین کا سبب نہ ہو گا اس سے جہاں کو میری کمزوری کا علم ہو گیا اور میں نے انہیں کہنے کا چھوڑا ہے اس سے اب کوئی امید نہ رہی۔ جو آپ خوب فرح ہو گیا ہے اور بھرا ہوا ہے میرا ساتھ چھوڑ دو اور میرے دشمنوں سے چاہے اور مجھے برا بھلا کہنے لگے۔ میں نے سچا بھائی اور دوست احباب صرف مال کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جس کے پاس مال نہ ہو وہ کسی کام کا بھی ارادہ کرتا ہے تو اس کی غربت اسے کچھ نہیں کرنے دیتی۔ جس طرح کہ سردیوں کی بات کرنا پانی میں انہوں میں علی ہذا رہتا ہے نہ کہ اور اور خیرہوں میں ہوتا ہے نہ کہ زمین میں علی ہذا جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جس کے بھائی بندہ میں اس کا کوئی نہیں ہوتا جس کی اولاد نہ ہو اس کا کوئی ذکر نہیں ہوتا اور جس کے پاس مال نہ ہو اس کے پاس حق نہیں ہوتا۔ نہ اس کی اولاد اور نہ آخرت۔ جب کوئی شخص غریب ہو جاتا ہے تو اس کے دوست و اہل و عیال بھائی بندے اس سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ اس وقت کی حالت جو کسی شہر زدہ زمین میں آگاہ ہو اس سے ہر طرف سے لوٹ لایا جائے گا میں نے دیکھا ہے کہ غربت ہر سمیت کی چیز ہے اور یہ غریب بے آبی کے لئے لوگوں کی خدمت اور تیروں کا سب سے کم ہے دیکھا ہے کہ جب کوئی غریب ہو جائے تو اسے امانت اور کچھ مال بھی اس پر انعام لگاتے ہیں اور جس کو چاہا کچھ ہیں اور وہی اس سے بدگمان ہو جاتے ہیں۔ 22 جو غریب اور نے کیا ہو اس میں غریب کیا جاتا ہے۔ کسی دولت مند شخص میں جو غربت آگئی تو ساقی کی چلا کر وہ اس میں ہوتا قابل زست بن جاتی ہے تو اس غریب آدمی کو یہاں ہوتا ہے جو کچھ کیا جاتا ہے پھر اگر قی ہوتا ہے تو سب لوگ کچھ کیا جاتا ہے پھر اس کا صبر اور تو اسے بدل کیا جاتا ہے پھر اگر بد بخت تو اسے ساقی کا 23 جو ضرورت کی کھا کھا دست و پا مل جاتا ہے پھر اگر نہ اس

کی نسبت مرچا زیادہ آسان ہے۔ خاص طور پر کینے اور بھلے لوگوں سے سوال کرنے سے
اگر کسی طور اور شخص سے کہا جائے کہ وہ ساپ کے تن میں اچھال کر زبردستی اور اسے
چاٹ جائے۔ تو یہ بات اس کے لئے کسی بھلے اور کینے شخص سے مانگنے کی نسبت زیادہ
آسان ہوگی۔

چوہا کہنے لگا۔ میں نے یہاں اور درویش کو وہ چارہ ابھی میں تقسیم کرتے دیکھا
تو درویش نے اچھا صبر سے میں اوال کر اپنے سر ہانے دکھایا جب سات ہوئی تو میرے
اندر یہ مسیح پیدا ہوئی کہ میں بکھڑا درویشوں اور اپنے دل میں لے جاؤں مجھے تو خوشی کہ
اس طرح میری طاقت میں اضافہ ہو گا۔ اور میرے بکھڑا جی بھی میرے پاس رہیں
آجائیں گے۔ میں درویش کے پاس گیا وہ سوچا ہوا تھا جن میں نے دیکھا کہ وہ یہاں
جاگ رہا ہے اور اس کے اچھال میں چھری ہے اور اس نے وہ میرے سر پر اے ماری مجھے
بہت تکلیف ہوئی اور میں اپنے دل کی طرف دوڑا۔ جب تکلیف قدرے کم ہوئی تو لالچ نے
پھر جوش دکھایا۔ میں بھر رہا تھا کہ یہاں بھی میری نکات میں قہار اس نے انکی شرب
نکالی کہ میرا خون بہ نکلا۔ میں بے ہوش ہو کر اپنے دل میں گر چلا۔ مجھے اتنی تکلیف ہوئی کہ
مجھے دل سے نرت ہو گئی۔ حتیٰ کہ اب بھی میں جب اس کا نام سنتا ہوں تو گھبراہٹ بخاری ہو
جاتی ہے پھر مجھے یہ صحت حاصل ہوئی کہ دنیا میں غرض ہر روٹی کی ہو سے ہی مصیبت آتی
ہے۔ اور زیادہ آدھی ایک مصیبت اور روزِ وصی میں ہی اظہار ہوتا ہے میں نے سمجھا کہ
میں کمانے کے لئے اور روزِ طاقتوں کا سفر اختیار کرنا کسی جی کے سامنے اچھا بیچا نے سے
زیادہ آسان بات ہے۔ میں نے قاصت جیسی کوئی چیز نہ سمجھی۔ یہاں تک کہ میں بھی تو بے
اور شا کر ہو گیا اور درویش کے کمرے میں لکڑی طرف چلا آیا ایک کچر میرا دوست تھا اس
سے دوستی کی بدولت کو سے سے دوستی ہو گئی۔ کو سے نے مجھے اپنی اور تمہاری دوستی کے حلق
تیار کیا کہ تمہارے پاس جانا چاہتا ہے تو میں نے بھی اس کے ساتھ آجائے کی خواہش
کا اظہار کیا۔ اس لئے کہ تمہارا بھائی چھانسی لگا۔ اس لئے کہ دوستوں کے ساتھ رہنے کے
برابر دنیا کی کوئی غوثی نہیں اور اس سے اور بڑے کے برابر کوئی لم نہیں میں نے اپنے گھر سے
سے یہ معلوم کیا ہے کہ اگر شخص کو صرف اچھا مل کر لانا چاہئے جس سے وہ اپنی شکست کو

دور کر کے بھنی مکائے چنے کا تھوڑا سا سا لہنہ بیکاس کے ساتھ تھوڑی دیر بے گرمی ہو۔ اگر کسی شخص کو بچا کا سارا مال ہو اور وہ چاہے نہ ہو اگر وہ اس میں سے صرف اچھے میٹل کا کاندھا نکال سکا ہے جس سے وہ اپنی ضرورت پوری کر سکا ہو، بس اسی میٹل کو دکان میں رکھتے ہوئے تھوڑے پاس آ گیا ہوں اب میں تمہارا بھی دوست ہوں۔ تمہیں بھی اچھے میٹل کی کھانا ملے۔

جب چہ نے اپنی منظر قدم کر لی تو کچھ نے بڑے اچھے اور شیریں لہجے میں اسے جواب دیا اور کہا میں نے آپ کی انٹیمانی ہیں اور آپ کی انٹیمانی بہت اچھی ہیں۔ لیکن میرا میٹل ہے کہ آپ شخص بن اٹوں گا کہ کہہ رہی کر رہے ہیں جو آپ کے دل میں ہیں۔ آپ یہ جان لیں کہ حسن کلام حسن عمل سے ہی مکمل ہوتا ہے۔ جو شخص اپنے مرض کی دوا چاہتا ہو اور وہ اس دوا کا استعمال نہ کرے۔ جو شخص اس کا یہ چاہے لیکن اسے کہہ بھی گا کہ وہ نہیں دے سکتا۔ اور اس سے اس کی بیماری میں کوئی کمی واضح نہیں ہوتی۔ آپ اپنے خیالات کو مکمل جاہر کرتے ہیں اور مال کی کمی کا کچھ ٹم نہ کیجئے۔ اس لئے کہ ایک باسروٹ شخص کی عزت مال کے بغیر بھی کی جاتی ہے جس طرح کہ لوگ شیرے اڑتے ہیں خواہ وہ اپنے کھانا میں ہو۔ اور وہ مال دار شخص جس میں ضرورت نہ ہو اسے مکمل ہی سمجھا جاتا ہے خواہ اس کے پاس کتنی دولت ہو، جس طرح کہ کتے کو لوگ حیرتی سمجھتے ہیں خواہ اسے سونے کا پتہ اور سونے کی چھانچھیں پید ہوئی جائیں یا لہذا وہی غریب اور غنی کو یکساں سمجھتے نہ دیتے۔ حقدور شخص بھی غریب اور غنی نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ شیر جہاں بھی ہوتا ہے۔ اس کی طاقت اس کے ساتھ ہوتی ہے بس اپنا میٹل رکھئے۔ جب آپ ایسا کریں گے تو خیر آپ کو خود کھانا کرے گی جس طرح کہ پانی پھینکی جگہ کو خود کھانا کر لیتا ہے۔ فصل اور شرف اس شخص کا حق ہوتا ہے۔ جو دانشمند ہو اور زندگی کے معاملات کی بصیرت رکھتا ہوں۔ رہا خند جب اور سست آدمی تو فضیلت اسے نصیب نہیں ہوتی کہا جاتا ہے۔ کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو ۱۱ اور وہام حاصل نہیں ہوتا اور وہ ہیں گریہوں میں ہادل کا ساتھ نہ ملے لوگوں کی دوستی مضبوط خیالوں کے بغیر وفات اور نہ پاؤں دولت۔ اس لئے حقدور شخص مال کی کھٹ پر چٹان نہیں ہوتا۔ حقدور آدمی کی دولت تو اس کی محنت ہوتی ہے یا وہ نیک اعمال جو اس نے آگے بھیج رکھے ہیں۔

اسے یقین ہوتا ہے کہ جب تک وہ کل کرتا رہے گا اس سے کچھ بھی نہیں سکا۔ کسی ایسے کام پر اس کا ساتھ نہیں ہوگا۔ جی اس نے نہ کیا۔ اور اللہ اس کے لئے یہی حساب ہے کہ وہ آخرت سے قائل نہ ہو۔ کیونکہ موت ایک آجائے والی ہے اور اس کا وقت کبھی بھی کو معلوم نہیں۔ چونکہ آپ خود صاحبِ علم ہیں اس لئے آپ کو میری نصیحتوں کی کوئی خاص ضرورت نہیں لیکن میرا یہ خیال ہے کہ جو آپ کا حق ہم پر واجب آتا ہے اسے ادا کروں۔ اس لئے کہ آپ ہمارے ملاقات ہیں۔ ہم آپ کی غیر خواہی سے بھی اور علی گھر کریں گے۔ جب کوہ نے پہلے کے ساتھ چکھوے کی کھٹکھٹنی اور اس کے ساتھ اس کا مسن سلوک کیا تو بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھے خوش کر دیا ہے اور مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپ نے جس طرح مجھے خوش کیا ہے آپ کو کبھی ایسی ہی خوشی نصیب ہو۔ دنیا والوں میں سے بڑا خوشی کا سستی وہ ہے جس کا کہ اس کے اچھے دوست صاحب سے آباد ہے اور اس کے پاس ایسے ساتھی موجود ہیں جو اسے خوش رکھیں اور وہ ان کو خوش رکھے اور جو ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھیں جب کوئی اچھا آدمی کھٹے لگا ہے تو اچھے آدمی ہی اس کا ہاتھ پکڑتے ہیں جس طرح کوئی اچھی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو دوسرے اچھی ہی اسے ابر کاٹتے ہیں۔

جس وقت کوہ نے انہیں کر دیا تھا ایک ایک ہرن ان کی طرف دوڑتا ہوا آتا تو چکھو گھبرا کر پانی میں چلا گیا۔ چھوڑ پانی میں کھس گئے اور رکنا کر درخت پر چڑھ گیا۔ پھر کوہ نے انہیں دیکھ کر دیکھا کہ کوئی ایک ہرن کا چھپا کر رہا ہے لیکن اسے کوئی نظر نہ آیا۔ اس نے چھپا کر چکھوے کو آواز دی وہ دونوں ابر قل آئے۔ جب چکھوے نے دیکھا کہ ہرن پانی کی طرف دیکھ رہا ہے تو اس نے اسے کہا۔ اگر آپ کو یہاں لگی ہے تو لی گئی اور اری نہیں۔ یہاں کوئی خطرہ نہیں اس پر ہرن قریب آ گیا اور چکھوے نے اسے خوش آدھ چکھا اور اسے سلام کیا اور کہنے لگا آپ کہاں سے آ رہے ہیں اس نے کہا۔

میں صحرائوں میں ہوا کرتا تھا، ہمارا دھاری بھٹے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگتے رہے حتیٰ کہ آج میں نے ایک سایہ دیکھا تو مجھے خوش ہوا کہ میں یہ دھاری نہ ہو۔ چکھوے نے کہا ہاری نہیں ہم نے یہاں کبھی دھاری نہیں دیکھا۔ آپ ہمارے پاس رہیں یہاں پانی

اور کس بہت ہے۔ ہم آپ کا پتا دوست سمجھیں گے۔ چنانچہ ہرن میں اس کے ساتھ رہنے لگا۔
ان کا ایک بچہ تھا جس کے لیے وہاں کچھ ہوتے اور آٹا بھی دیا کرتے تھے۔

ایک روز کو چاند اور کچھ بچہ کے لیے بیٹھے تھے لیکن ہرن میں کبھی غائب تھا انہیں
نے اس کا انتظار کیا مگر وہ نہ آیا اور جب کافی دیر ہو گئی تو انہیں غصہ ہوا کیسے اس پر کوئی
صبریت نہ آئی کہ وہ چہ اور کچھ سے نہ کہے نہ کہہ۔ ذرا دیر ہو گئی۔ کیا یہاں کوئی چیز نظر
آئی ہے۔ کہے نے غصہ میں باز کر دیکھا تو اسے ہرن چال میں پھنسا ہوا نظر آیا۔ وہ جلدی
سے بھاڑا اور ان کو تالا تو کچھ سے اور کہے نے چہ سے کہا۔ یہ کاتھارے بلیر کوئی
نہیں کر سکتا۔ جلدی سے ہاڑا اور اپنے بھائی کی مدد کرو۔ چہ اور ذرا دیر ہرن کے پاس گیا اور
اسے کہنے لگا کہ تم کیسے اس صبریت میں پھنس گئے۔ تم تو غصے حملہ ہو۔ ہرن نے کہا۔ کیا
حملہ ہی بکرے کے تالے میں کچھ کام آ سکتی ہے جب وہ یہاں نہیں کر رہے تھے تو کچھ بھی
وہاں آگئی کیا۔ ہرن نے اسے کہا تم نے یہاں آ کر پھانسی کیا۔ اگر گھاری آ گیا تب میرا
ہمارا جانوں گا۔ چہ ابھی کسی ٹل میں چھپ جانے گا اس کی بہت سی ٹلیمیں ہیں اس کے پاس
جانے گا کہ تم ہماری ہوتی ہو تم روز نہیں بچے بلکہ بھڑی سے حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ مجھے تو
تمہارے حلق گھاری کا غصہ ہے۔ اس پر کچھ سے نے کہا۔ دوستوں کے بلیر زندگی میں
کوئی حرا نہیں۔ جب دوست دوست سے جدا ہو جائے تو اس کا دل سوس کر رہ جاتا ہے۔
اس کی خوشی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھوں کے آگے عجز اچھا جاتا ہے۔

ابھی اس کی باتیں ختم نہ ہوئی تھیں کہ گھاری آ گیا جسے میں چہ نے بھی جال
کات لیا تھا۔ ہرن تو جھپٹا گیا اور کہا میں اذ گیا اور چہ اس ٹل میں گھس گیا۔ اب کچھ سے
کے سوا کوئی نہیں تھا جب گھاری بڑا دیکھ آیا تو اس نے جال کو کھڑے ہو کر دیکھا اس نے
دائیں بائیں کھانڈاڑا لی لیکن کچھ سے کے سوا اسے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اس نے اسی کو رہی
سے اذ لیا۔

قہری دیر بعد کہ چہ اور ہرن اکٹھے ہوئے تھے تو انہیں نے دیکھا کہ گھاری
نے کچھ سے کو اذ لیا ہے۔ تو بہت غصہ ہوئے چہ دیکھنے لگا میں تو کھانا ہوں کہ ہم ایک
صبریت سے بیٹھے ہیں تو اس نے بڑا دیر بڑی صبریت میں پھنس جاتے ہیں اور بس نے کہا

ہے کچا کھا ہے جب تک آدمی سے کوئی لغزش نہ ہو وہ اپنی منزل کی طرف بڑھتا جا رہا ہے اور جب اس سے یہ لغزش ہو جاتی ہے تو اسے یہ لغزش بہت دور لے جاتی ہے۔ غلو وہ بصرہ زمین پر ہی مل رہا ہے۔ مجھے تو بکھرے کے ضلک بہت اندیشہ ہے۔ وہ اسکا بہترین دوست ہے اس کی دوستی کسی سے بڑا استاد کے حصول کے لئے نہیں۔ بلکہ ابھی احرام اور عزت کی دوستی ہے اسکی دوستی جو باپ کی اپنی اولاد سے محبت سے بھی افضل ہے۔ اسکی دوستی سے سوت بھی فتح نہیں کر سکتی۔ بطور اس جسم پر آزار پیشی ہی آتی رہتی ہیں جو بیش انت بکھر رہا ہے اور کوئی ایک بات اس کے لئے بیش نہیں رہتی۔ جس طرح طمع ہونے والے حمار کے لئے بیش طمع ہوا نہیں ہوتا اور غروب ہونے والے کے لئے بیش غروب نہیں ہوتا۔ بلکہ طمع ہونے والا غروب ہوتا ہے اور غروب ہونے والا فجر طمع ہوتا ہے اور جس طرح دلوں کی بہت تکلیف ہوتی ہے لیکن پھر وہ ڈر رہا جاتا ہے اس طرح دوست کی چوٹی سے جس کا دل ڈر گیا ہو جائے۔ پہلے تو ان سے لئے کے بعد اس کے ذمہ منہل ہو جاتے ہیں۔

اس پر ہرآن اور کسے نے چو ہے سے کہا۔ انا اور تمہارا اندیشہ اور منکر اگر چہ جلی موڑ ہے۔ لیکن بکھرے کے کسی کام نہیں آ سکتی۔ کسی نے کہا ہے کہ لوگوں کو مشکل وقت میں ہی آزمایا جاتا ہے۔ امانت دار کو امانت دینے کے وقت منکر دلوں کو کھاتے کے وقت غور و خوض کو مصیبت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔ چو نے کہا مجھے ایک قصہ سونجی ہے۔ سماں ہرآن تم جاؤ اور فلاں کے سامنے اس طرح کر چڑا کر یا تم ڈر گئی ہو اور اگر تمہارے اور بچہ جانے کو۔ گویا تمہارا گوشت خرچ ہوتا ہے اور میں اس کو ذرا فلاں کے نزدیک پہنچ جاؤں گا اور اس کی تاک میں رہوں گا اور اپنا ساز و سامان پیچھا کر اور بکھرے کو پھونک دیا جائے گا اور تمہیں بکرنے کی کوشش کرے گا جب وہ تمہارے قریب پہنچے تو اس سے اس طرح بھاگو کہ اس کی توقع فتنہ نہ ہو اور جس اسے دے دے اور تجھے سے سوچ دے رہا یہاں تک کہ وہ ہم سے دور ہو جائے اور تم بھٹا اور جائے ہو پٹے جاؤ مجھے یقین ہے کہ اس کے دانوں آنے تک میں بکھرے کی رسیاں کاٹ چکا ہوں گا اور اسے پچالے جاؤں گا چنانچہ کو سے اور ہرآن نے اسی طرح کیا جس طرح چو نے کیا تھا۔ فلاںی حسب توقع ان کے پیچھے مل چڑا ہرآن

پھر اس نے گوے کے حلقہ نور خیرا جہان پر چڑھ کر اسے راجہ دیا اور اس نے جاہل کے کٹ جانے کی بھی نور خیرا کو اقسامی ملاتے سے خوف محسوس ہونے لگا اور کہنے لگے کہ جو کچھ نور خیرا میں گولی کا ملوث ہے، پھر سر پر پاؤں دکھا کر اس کا کھجور پلٹ کر بھی نہیں دیکھ رہا۔

اس کے بعد کہ 'برن' چلا اور پھر اپنے بھروسے اکٹھا ہونے اور پہلے سے بھی زیادہ اس دکان سے خریدنے لگے۔

جب یہ چھوٹی اور کمزور اور حقوق اپنے غلط اور ریت ایک دوسرے سے جدا کر دیا اور تقاضا کیا کہ وہ صاحب اور حاکمات سے نہایت باختمی سے تو یہ انسان جس سے صاحب اور فرست ملا کی تھی۔ اور جسے خیر اور شر میں امتیاز کرنے کی صلاحیت تھی مگر یہ ایک دوسرے سے مکمل جہل رکھتے اور تقاضا کرنے کے نہ لادہ لائق ہیں۔ یہ ہے ان شخص دوستوں کی مثال جو اپنی دوستی کا حق ادا کرتے ہیں۔

الو اور کوے

شاہ دھیم نے یہ دے کہا میں نے چھس اور ستوں اور ان کے اسی تھوان کی
 مثال سن لی ہے اب مجھے اس دھن کی مثال سنا ہے۔ جس کا دھوکہ بھی نہیں کھا چاہئے غلام
 وہ کتنی ہی عاجزی اور فرشتہ کا اکہار کرے۔ یہ دے کہا چاہئے دھکی اور مستقل دھن سے
 دھوکہ کھا جائے اس پر وہی مصیبت آنے کی ہر کوئی کے انھوں انھوں پر آئی تھی۔ بادشاہ
 نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا۔ یہ دے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ:

کسی پہاڑ پر ایک بہت بڑے درخت میں ایک بڑا کوئی کے گھونٹے تھے۔ اور
 ان پر انہی میں سے ایک کا حکومت کرتا تھا۔ اس درخت کے نزدیک ہی ایک خارجی جس
 میں ایک بڑا دائرہ ہے تھے۔ اور ان پر بھی انہی میں سے ایک کا حکومت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ
 انھوں کا بادشاہ اپنے ساتھیوں سمیت باہر نکلا اس کے دل میں کوئی کے بادشاہ کے خلاف
 عدالت تھی اور اسی طرح کوئی کے بادشاہ کے دل میں بھی اس کے خلاف دشمنی تھی اور اس
 نے گھوٹلوں میں بیٹھے ہوئے کوئی پر حملہ کر دیا کی کوئی کہ پھر بہت سوں کو قتل کر دیا۔

یہ حالات کے وقت کیا کیا واقعہ ہوئی تو تمام کو سنا چنے بادشاہ کے پاس آکھے
 ہوئے اور کہنے لگے آپ کا سلوک ہے کہ میں کل رات انھوں کے انھوں کا مصیبت افشا
 نہی ہے۔ ہم میں سے کوئی تو مانا گیا اور کوئی زخمی ہو گیا۔ کسی کے ہاتھ زخم ہو گئے۔ کسی کے ہ
 رونے لگے اور کسی کی دم کا ڈال لی گئی سب سے بڑا انھوں تو یہ ہوا ہے کہ ان کو ہم پر حملہ

کرنے کی جرأت ہوگی ہے اور چونکہ انہیں ہمارے ٹھکانوں کا پتہ چل گیا ہے اس لئے وہ اس کے بھونچے باز آنے والے نہیں ہیں۔ ہم سب آپ کے لئے ہیں اور فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے آپ اپنے لئے اور ہمارے لئے اس صورت حال پر غور کریں۔ کوڑوں میں سے پانچ کو سنا پیسے تھے۔ جن کی اس بات ماننے کا سب کو اعتراف تھا۔ معاملات کے بارے میں اس پر اکتفا کیا جاتا تھا کہ ہم اسوہان کے سپرد کیے جاتے تھے اور ادا شدہ ٹکڑوں سے مشورہ کیا کرتے تھے اور پھر اپنی آمد وہ معاملات واقعات کے متعلق ان کی رائے پر عمل کیا کرتے تھا ادا شدہ نے ان میں سے ایک سے کہا۔ اس بار سے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری رائے وہی ہے جو اہل علم نے جان لی ہے کہ ضرباً تک اور کینہ پرور دشمن سے بھانکنا ہی بہتر ہے۔ ادا شدہ نے دوسرے سے کہا تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری وہی وہی رائے ہے جو اس نے جان لی ہے کہ میں بھانک سے بھاگ جاتا ہوں۔ ادا شدہ نے کہا تم دونوں کی اس رائے کو کوئی اور بھی رائے نہیں سمجھتا کیا ہم اس پہلی ہی مصیبت کی وجہ سے جرم پر آئی ہے یا اپنے طعنے دشمن کے لئے نکالی کر دیں اور یہاں سے کوچ کر جائیں؟ ہمارے لئے یہ مناسب بات نہیں۔ بلکہ ہمیں تو یہ چاہئے کہ دشمن کے خلاف تجارتی کریں اور اس سے جھگ کر میں باور غفلت سے کر رہے ہیں اور اگر وہ ہم پر دوبارہ حملہ کرے تو ہم پہلی طرح پر کھینچے ہوں اور اس طرح لڑیں کہ جتنے دکھانے کا ذلیل بھی ہمارے ذہن میں نہ آئے اور کوئی کوتاہی ہم سے سرزد نہ ہو۔ ہماری افواج کے دئے دشمن دستوں کے ساتھ لڑتے ہیں اور ہم ہمیشہ ہر گز ہارنا ہوتا ہے اگر یہ بھی جیتل سے اور بھی جیتی ہے۔ یہاں تک کہ ہم اپنا مقصد بھی حاصل کر لیں اور دشمن کو کام نہ بھی بھگدڑیں۔

پھر ادا شدہ نے تیسرے سے کہا تمہاری رائے کیا ہے؟ اس نے کہا جو کچھ میں دونوں نے کہا ہے میں اسے کوئی رائے نہیں سمجھتا۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے دوستوں۔ جو دشمن کے معاملات معلوم کریں اور میں بھی پتہ چل جائے کہ وہ ہم سے مل جاتا ہے یا جگہ یا ہم سے فاصلہ ہے لپٹے کا اور دیکھا ہے۔ اگر ہم دیکھیں کہ اسے مل کا لالچ ہے تو پھر ہر سال جزیہ دے کر صلح کر لینے کو کہہ دیتے ہیں اس سے ہم اپنا مقصد بھی کر سکیں گے اور اپنے دشمن میں مطمئن بھی رہیں گے۔ یہی ادا شدہ کی رائے جان لی جاتی ہے کہ جب دشمن بہت طاقتور اور

تک اور اہل ملک کو غلام اور بیٹی ہو تو دشمن بادشاہ اور رعایا کو بچانے کے لئے مال کو بطور
 احوال اختیار کر لینا چاہئے۔ بادشاہ نے یہ سچے سے کہا اس صلح کے حلقہ تہا رہی کیا رہا
 ہے؟ اس نے کہا کہ اسے کوئی رائے نہیں تھی۔ کچھ اگر ہم اپنے ملانے کو چھوڑ دیں اور
 غریب المومنین اور غمزدہ طاقت پر ہر کر لیں یہ بات سے بھتر ہے کہ ہم اپنے آپ کو دشمن کے
 سامنے ذلیل کر دیں حالانکہ ہم اس سے بھتر ہیں طاقتور ہیں اگر ہم انہوں سے صلح کی
 درخواست بھی کریں۔ تو وہ معمولی شراکت پر بھی راضی نہ ہوں گے کسی نے کہا ہے دشمن کی
 طرف تمہارا سامنا ہے کہ تم اپنا مقصد حاصل کر سکو بہت زیادہ جنگ جلاؤ اور نہ اسے تمہارے
 خلاف جہاد کر بیٹھنے کا موقع مل جائے گا اور اس طرح وہ تمہارے غمزدہ کر دے گا اور
 ہر قسم ذلیل ہو کر رہ جائے گا۔ اس کی مثال اس نگرانی ہے جو وہ چاہے میں گاڑی کی ہو جب
 تم اسے توڑ دیا جھکاؤ گے تو اس کا سایہ لیا ہو گا لیکن اگر اسے زیادہ جھکاؤ گے تو اس کا سایہ کم
 ہو جائے گا اور دشمن اس بات پر بھی راضی نہ ہوگا کہ ہم تمہارا سامنا کی طرف جنگ جائیں
 اس لئے میری رائے تو یہی ہے کہ جنگ کی جائے۔

بادشاہ نے پانچویں سے کہا تم کیا کہتے ہو۔ تمہاری رائے کیا ہے؟ جنگ یا صلح؟
 دشمن سے غلامی نہ کہ اس دشمن سے تو کوئی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی جس کے
 خلاف لڑنے کی ہمت نہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ جراثیمی اور اپنے دشمن کی طاقت سے بے خبر ہو اور
 اپنے دشمن سے لڑے جس سے ملانے میں اس کی طاقت نہ ہو اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا
 ہے۔ اور ہر قسم غصہ اٹھانے دشمن کو بھی تیرے نہیں تھکتا جس نے بھی اپنے دشمن کو خیر سمجھا وہ
 دوسرے میں نہ کیا اور جو غصہ اپنے دشمن کے حلقہ دوسرے میں جھکاؤ گیا وہ بھی سلامت نہیں
 رہتا۔ مجھے تو انہوں کی طرف سے سخت اور بڑے غمزدہ طاقتور نے سے باز ہیں
 میں تو ان سے پہلے ہی ڈرتا تھا۔ چھوڑ آؤ کی مثال میں بھی اپنے دشمن سے بے خوف نہیں
 ہوں۔ اگر ۱۱۱۱ ہجری کے غالب آ جائے گا ۱۱۱۱ ہجری سے ملنا اگر نزدیک ہو تو اس کے
 ملنے کا خوف نہ ہوگا کہ وہ اکیلے ہو تو وہ اس کی طاقت سے بھتر نہیں ہوں۔ سب سے
 زیادہ غمزدہ قوم ہوتی ہے جو جنگ سے گریز کرتی ہے اس لئے کہ اس میں بہت زیادہ
 اخراجات آتے ہیں اور جنگ سے پہلے ہی بہت سال خرچہ کرنا پڑتا ہے عداوت کرنے

ہوتے ہیں۔ اور پھر جنگ میں جانوں اور مالوں کی قربانی دینی چاہی ہے۔ لہذا اللہوں سے لڑنے کا خیالی تو بادشاہ سلامت! اپنے دل میں نہ لائیں۔ اس لئے کہ جو ایسے دشمنوں سے لڑے جس سے لڑنے کی ہمت اس میں نہ ہو وہ اپنے آپ کو کھسکے میں جھکا کر رہے۔ اور اگر بادشاہ و رازوں کی حفاظت کرنے والا ہو تو جیسے وہ یہاں کا حکم کر کے وہاں ہو تو لوگوں کی نگاہوں میں جاملے احترام اور اس کے خلاف کوئی جہاد نہ کر سکا تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ خیر سے محروم نہ رہے اور بادشاہ سلامت! آپ کا یہی مقام ہے آپ نے جس معاملے کے حلقہ میں مجھ سے مشورہ طلب کیا ہے اس کے بارے میں میرا کچھ جواب تو اطلاق ہے اور کچھ پوشیدہ رازوں کے بھی مراعات پر عمل کرتے ہیں۔ دیکھا جیسے راز ہوتے ہیں جن میں چوری قوم کو شریک کیا جا سکتا ہے اور کچھ میں کسی خاص گروہ کو اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جن میں صرف وہ آدمی ہی شریک ہو سکتے ہیں جس میں راز کو بیان کرتا چاہتا ہو اس کے لئے میں چاہتا ہوں کہ اس میں صرف چار کان اور دو زبانی شریک ہوں چنانچہ بادشاہی وقت انھیں اور اسے تمنا کی نہیں گئی اور سب سے پہلے اس سے پوچھا گیا تھیں کہ چوری اور اللہوں کی دشمنی کے آغاز کا علم ہے؟ اس نے کہا ہاں! اس کا سبب ایک بات تھی جو کسی نوے کی تھی۔ بادشاہ نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا؟ کو سے نے کہا۔ لوگ جان کر رہے ہیں کہ۔

21۔ کو اور کو نہیں

ایک چکر کو جوں کا ایک چھتر رہتا تھا۔ جس میں ان کا کوئی بادشاہ یا حکمران نہیں تھا اور وہ کیا کہ اللہوں کے بادشاہ کو اپنا بادشاہ مانیں اور جب وہ اس کے حلقہ اپنی مجلس میں غور و فکر کر رہی تھیں۔ انھیں ایک کا خطرہ آیا تو انہوں نے کہا کہ اگر یہ کہان کے پاس آ گیا تو اس سے اس کے بارے میں مشورہ کر لیں گے۔ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ وہ کہان کے پاس آ گیا تو انہوں نے اس سے مشورہ طلب کیا تو اس نے کہا اگر سب پر ہم سدا جانتے غم ہو جائیں اور بھی نہ رہیں گی بلکہ سرخ بھی اور کیتڑ بھی پھر بھی تھیں کسی انوکھا پتا بادشاہ ہانے پر پھر انھیں ہونا چاہئے۔ یہ تو سب پر ہمیں سے زیادہ ہر صورت ہر اطلاق، کم عقل اور مفصل ہے اور مولیٰ تو اس میں ہے ہی نہیں۔ اس کے ساتھ وہ دن کو دیکھی تھیں مگر سب سے بری بات یہ ہے کہ وہ اقل کی ہے۔ بلا یہ کہ تم بادشاہ تو اسے حالو لیکن اپنے معاملات کو اپنی عقل

دانش کے ساتھ اور اس کے پھری چلا۔ جیسا کہ اس شخص نے کیا تھا جس نے کہا تھا کہ
 انسان کا ہوا شمار ہے۔ جس میں اس نے اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق کیا تھا۔ پندوں نے کہا۔
 کہ اس طرح ہوا کا کوئی نہ کیا۔ تو یہ وہی ہے جس نے کہا۔

22۔ خرگوش اور ہاتھی

کسی علاقے میں کثرت سے جاسی پاسے جاتے تھے تاکہ ایک دفعہ وہاں جلاوطن ہو جائیں۔
ملاوطن ہو کر یہ شخصے ملک ہو گئے جہاں کی حالت ہو سکی۔ پورے سرزمین کے اور اہل ملت کو مل گئے
جاسی پاسے سے ہجرت ہو کر اپنے ارادہ کے پاس گئے۔ جس نے جاسی کی حالت کے لئے
بہت سے پیار سے پیسے، ایک پیار سے دیا کہ آ کر تاکو اس نے گھاس جگا ایک چشمہ
دیکھا ہے جسے چاہا گا کر کہتے ہیں ارادہ اپنے تھیں سمیت اس شخصے کی طرف مل چکا
تا کہ وہ اس کے جاسی جاتی تھیں۔ یہ چشمہ خوش کے علاقے میں تھا انہوں نے رائے
میں خوشگوشتوں کو ان کے پاس میں ہی دینا تھا۔ اس میں خوشگوشت اپنے ارادہ کے پاس گئے اور
اس نے کہا کہ آپ کا سظم ہو گیا ہے کہ میں جاسیوں کی وجہ سے کیا سمیت اعلیٰ دی ہے
اس جاسی ارادہ نے کہا کہ میں سے ہر کوئی اپنی رائے میں تھیں کہ۔ فیروز شاہی ایک خوشگوشت
جس کی مصابت رائے اور خوشگوشتی سے ارادہ ملنے والی تھی۔ آگے کے وہ کہہ کر ارادہ
سلطنت پسند کر رہا تھے جاسیوں کی طرف بھیجیں اور سر سے ساتھ کسی امانت والے شخص کو بھیج
بھیج دیں۔ تاکہ میں ان سے جرات کہوں اور ارادہ سلطنت کا کہے۔ ارادہ نے کہا کہ میں
امانت داری میں ہم تمہاری کھنگھو پسند کرتے ہیں۔ تم جاسیوں کے پاس جاؤ اور ان کو میری
طرف سے جس طرح کا چاہو پیغام دو اور اگر یہ جان لو کہ ہر قصہ اپنی اصل واصل اور مزہ
کھٹاری کی کہ دولت اور اصل اپنے پیچھے والے کے عقل آگاہ کرے کہ لہذا نظم کی زبردستی
اور وہاں کو نظر رکھنا اس لئے کہ قصہ اگر نئی اختیار کرے تو دلوں کو نرم کر لیتا ہے اور اگر
انتقام اور سزاوار کہنے دلوں کو سخت بنا دے۔

میرا خوشامیاد ایک چاندنی رات تھی۔ انہیں اس کے پاس کیا اور اس نے خدشے کی وجہ سے کہ گئی۔ اسے پوری محاسبات سے وہ انداز لگایا کہ اس کے نزدیک نہ آئے گا۔ لیکن چاہے وہ چاہے کہ اس کے انداز کو توڑ دے اور اس کی کچھ بات چیت چاندنی رات کی طرف سے کیا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے

کھانے کی کوئی چیز نہیں ہوئی غصہ وہ جتنی سے کام لے انھیں کے بادشاہ نے کہا۔ کیا نظام ہے؟ اس نے کہا چاند بکنا ہے کہ جو کچھ وہاں پر اپنی طاقت کا گھنٹہ کر کے طاقتور لوگوں کے خضوع بھی اسی دم کے میں جتا ہوا چاہتا ہے ان کو کچھ لوگوں پر تیس کر کے اس کی طاقت اس کے لئے دیا جان بن جاتی ہے۔ تم نے جانوروں کے ساتھ بیٹے میں اپنے آپ کا طاقتور سمجھا اور اس گھنٹہ نے تمہیں دم کے میں دیا دیا حتیٰ کہ تم اس خضوع پر آدمی کے جوہر سے نام پر چاند کیا ہے تم نے اس سے پانی بھی پیا اور اسے کھانا بھی کر دیا۔ اس نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں خبردار کروں کہ آکھوا ہیاست کرنا اور اگر تم نے آکھوا ہیاست کیا تو میں تمہاری آنکھیں اندر کی کروں گا۔ اگر تمہیں میرے نظام کے خضوع ہے تو ابھی خضوع پر آؤ میں تمہیں وہاں لے جاؤں گا۔ انھیں کے بادشاہ کو کڑواش کی باتوں پر چاہے جب ہوا اور وہ فیروز قاصد کے ساتھ اس خضوع پر چل چکا اس نے جب خضوع میں بھاگتا تو اسے چاند کی کل نظر آئی فیروز قاصد نے کہا اپنی سوط سے پانی لے اور اس سے اپنا تھوکر چاند کو کھد کر دو۔ جب اس نے اپنی سوط پانی میں ڈالا تو اس میں حرکت پیدا ہوئی ابھی کوچوں محسوس ہوا کہ چاند کڑوا ہے تو اس نے کہا۔ چاند کیوں کڑوا ہے کہ کیا وہ پانی میں سوط ڈالنے کی وجہ سے عارض ہو گیا ہے۔ فیروز کو کڑواش نے کہا ہاں۔ جب ابھی نے چاند کو دوسری مرتبہ کھد کیا۔ اور اپنی اس حرکت سے تو یہ کیلور یہ کھد کیا کہ وہ خود بھی اندر کوئی دوسرا جی بھی بھاگتا ہوا دیکھ کر آئے گا۔

گو سے لے کہا۔ بادشاہ نے اپنی اس حرکت پر غیب کی غصتیں بھی ہیں اور سب سے بڑا بادشاہ وہ ہے جو سکھار اور دم کے باز ہوا جس شخص کو کسی سکھار اور دم کے باز بادشاہ سے واسطہ چ جائے اور وہ اس کی خدمت کرے اس پر وہی مصیبت آتی ہے جو کڑواش کی طور پہلی پر آئی تھی جب وہ اپنا خضوع سولی کے پاس لے کر گئے تھے۔ کوچوں نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا کہ اسے لے گیا۔

23۔ ایک سکھار ملی

میرے دوست کے قریب ہی ایک اور شخص کی سکھو میں کسی پہلی کا گھنٹہ تھا۔ وہ میرا چاندی تھا اور اکثر میرے پاس آ جاتا تھا۔ بھر وہ اپنا کھٹک ٹاپ ہوا گیا۔ مجھے معلوم نہ تھا

کہ وہ کہاں کیا ہے۔ اس طرح کافی عرصہ گزر گیا۔ پھر ایک دن ایک خرگوش آ گیا اور وہاں رہنے لگا۔ میں نے اس سے پتھر اسباب نہ کیا۔ وہ اس میں ایک عرصہ تک رہا۔ پھر وہ ٹہلی میں ایک دن لاپیدا ہو گیا۔ وہ اپنے گھر میں گیا تو اس میں خرگوش کو دیکھا تو اسے کہا۔ یہ گھر میرا ہے تم یہاں سے نکلیں اور چلے جاؤ۔ اس نے کہا کہ چاہے میرا گھر ہے میرے قبضے میں ہے تم کوئی کر کے ہو تو اپنے کو ثابت کرو۔ ٹہلی نے کہا۔ کاغذی ادارے قریب ہی رہتا ہے پلاس کے پاس پتے ہیں خرگوش نے کہا کونسا کاغذی؟ ٹہلی نے کہا سمندر کے ساحل پر ایک عمارت گزار لی راقی ہے وہ کو روزہ رکھتی ہے رات کو قیام کرتی ہے کسی جاندار کو تکلیف نہیں دیتی کسی کا ٹھون ٹھنک بھی نہیں دیتی لہذا اس نے باہر بیکہ سمندر دیر وال دے اس پر گزارا کر لیتی ہے کہ تم چاہو تو اس کے پاس حقدار ملے جاتے ہیں اور اس کے فیصلے کو مان لیتے ہیں۔ خرگوش نے کہا جب کہ وہ لکھی ہی ہے جیسا کہ تم نے جان لیا ہے۔ تو گھر میں کیوں رہتی نہ ہوں گا۔ چنانچہ وہ دونوں اس کی طرف چلے جئے۔ میں بھی ان کے پیچھے گیا تاکہ دیکھوں کہ وہ روزہ دار اور شب زیدہ دار کیا فیصلہ دیتی ہے؟ پھر وہ اس کے پاس پہنچ گئے۔ جب لی نے خرگوش اور ٹہلی کو آتے دیکھا تو صحت کوزی ہو کر لہاڑ چڑھنے لگی اور ج سے خوش و مضبوط کا اعلان کیا وہ دونوں اس سے ج سے متاثر ہوئے اور جو سے ادب سے اس کے قریب بیٹھ گئے اور سلام عرض کیا اور اس سے درخواست کی کہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے۔ اس نے انہیں کہا اپنا قصہ سنائو؟ انہوں نے سنایا۔ اس نے کہا میں بڑی ہو گئی ہوں میرے کان بھاری ہو گئے ہیں۔ اس لئے دربار قریب ہو کر اپنی بات سنائو۔ وہ اس کے اور قریب ہو گئے اور وہاں رہا اپنی بات سنائی اور فیصلہ کرنے کی درخواست کی۔ اس نے کہا جو کچھ تم نے بتایا ہے میں نے سمجھا لیا ہے لیکن فیصلہ تانے سے پہلے میں تمہیں کچھ نصیحت کرنا چاہتی ہوں۔ میں تمہیں اللہ سے ارے رہنے کی تلقین کرتی ہوں اور یہ کہ تم اپنے جائز حق کے سوا کسی بات کا مطالبہ نہ کرو۔ جائز حق کا مطالبہ کرنے والی کا مطالبہ ہوتا ہے۔ خود اس کے خلاف ہی فیصلہ دے دیا جائے۔ اور ناجائز حق کا مطالبہ کرنے والا تیار ہوتا ہے خود اس کے حق میں فیصلہ دے دیا جائے۔ کسی انسان کا اس دنیا میں کچھ بھی نہیں۔ نہ مال اور نہ دوست و صاحب۔ بلکہ مال کے سوا جسے وہ آخرت کے لئے آگے بھیجتا ہے۔ اس لئے ہر شخص

نکس کو چاہئے کہ وہ انکی جج کے لیے دوڑ دھوپ کرے جو باقی رہنے والی ہے اور جس کا فائدہ اسے مل جئے والا ہے اس کے علاوہ اسے اپنی ک تمام ججوں سے گرج کرنا چاہئے جس قدر آدمی کے زور یکہ سال دولت کی حیثیت ملے کے اسی کی سی ہے۔ اور جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے لئے نا پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے نا پسند کرتا ہے۔ لیکن انکی اس طرح کی باتیں سنائی دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس سے باتوں میں لگے اور حرج و مرج آپ آگے تب اس نے انکی سمجھت کر بکھل کر اور بار بار اس کو بے گناہ کہا۔ انہوں میں ان صاحب کے علاوہ جو میں نے تمہارے سامنے بیان کئے ہیں اور بھی صاحب پائے جاتے ہیں۔ اس لئے تم کسی انکو اور شاہوٹانے کا مرکز نہ سوچو۔ جب کو لہجوں نے کو سے کی یہ باتیں سنیں تو انہوں نے انکو اور شاہوٹا لینے کا خیال ترک کر دیا اس دوران ایک انکی انکی دایاں سوچو تھا جو یہ باتیں سن رہا تھا۔ اس نے کو سے کہ تم نے مجھے بہت دکھ دیا ہے مجھے تو معلوم نہیں کہ تم نے تمہارے ساتھ کسی بدسلوکی کی ہو میں نے اس سے تم نے یہ باتیں سنی ہیں لیکن تم جان لو کہ کھانا سے عذر رفت کو کاٹ لیا جائے تو بھراگ آتا ہے۔ اور کوہار سے جسم کا کوئی حصہ کاٹ دیا جائے تو زخم بھر جاتا ہے مگر زبان کے ٹکڑے کاٹے ہوئے زخم بھی نہیں بھرتے۔ وہ تیرے جسم میں اتار جائے کہ اسے نکالا جاسکا ہے مگر تیرے جسم میں اتار جائے تو اس کو نکالا نہیں جاسکا۔ ہر طرح کی آگ کو بجھا دینے والی کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہے آگ کے لئے پانی ہے ہر کے لئے تریاق ہے اور تم کے لئے صبر ہے لیکن غرت کی آگ کبھی نہیں بجھتی۔ کوہار تم نے آج کوہار سے اور اپنے درمیان کیے غرت اور عداوت کا بیج بویا ہے۔

جی میں نے اپنی بات تم سے کہی تھی اس لئے سے چلا گیا اور اپنے دوستوں کو سارا سارا بتا دیا اس کے بعد کوہار کو نہ است مانی اور کہنے لگا۔ بھلا میں نے بہت محنت کی ہے اور اپنے اور اپنی قوم کے خلاف دشمنی پیدا کرنے پر کاش میں کو لہجوں کو یہ باتیں نہ بتاتا۔ ہو سکتا ہے کہ تمام پسند سے ان باتوں کو مجھ سے نفی نکال دیا وہ نہ جانتے ہیں لیکن وہ اس بات سے بچنے کے لئے جس سے بچنے کی میں نے خوش قسمتی کی انہوں نے انکا براہ غور کرنے کی عادی نہیں بنی ہر جس نے غور نہیں کیا یہ باتیں نہ کہتے ہوں اور بھر میں نے باتیں بھی انکی خدمت کے واسطے ہیں جس

سے بٹھائے دو کھینچے اور اس کے دل میں حرکت اور کدورت پیدا ہو اس طرح کی باتوں کو
 باتیں نہیں بلکہ حیرت بکاتا ہے۔ جیسے آدمی کو خود اپنی طاقت اور عقل پر کتنا ہی اعتماد ہو اسے
 اپنے خلاف دشمنی پیدا نہیں کر لیتی ہے۔ جس طرح کسی کے پاس ترقیاتی ہتھیار ہوں اس سے اس پر
 براہ رسہ کرتے ہوئے زبردستی اپنی لہر لگاتا ہے۔ اچھا کردار رکھنے والے شخص کی غفلت پر کتنے
 کے وقت واضح ہو جاتی ہے لیکن محض بائیس کر کے اسے محض کا انہماک کا عمل طریق نہیں
 ہوتا 'خود اس کا حسن بیان لوگوں کو کتنا حیرت کرے اور میں بھی وہ غفلت مختار ہوں جس کا
 انہماک اچھا نہیں ہو گا کیا یہ طاقت نہیں ہے کہ میں نے اپنے بڑے سامنے کے حلقہ کسی
 سے حضور کے بغیر ٹھکڑ کر کے کی جسامت کر ڈالی۔ اور اس پر ابھی طرح غور و فکر بھی نہ کیا۔
 جو محض اپنے غیر خود اس سے حضور نہ سلاہ سوچے کچھ بغیر اپنا دامن پر عمل کرے اسے
 بھی خوشی حاصل نہیں ہوتی 'آج کے دن کی میری اس حرکت کے انہماک سے مجھے کون
 پہانے گا اس طرح وہ کافی دیر تک اپنے آپ کو دستار دار ہمارا ہاں سے چلا گیا۔ یہ ہے وہ
 سبب جس کی وجہ سے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان صداقت کا آغاز ہوا تھا۔

جہاں تک ان سے ٹرنے کا حلقہ ہے تو آپ کو اس کے حلقہ میری رائے مطوم
 ہے کہ میں جنگ کو اپنے نہ کرتا ہوں۔ لیکن میرے پاس ایک تہہ اور اور تجو ج ہے جنگ کرنے
 کے علاوہ میں کی وجہ سے انشاء اللہ مارا کا ٹھیک ہو جائے گا یہاں تک کہ ایسا ہوا ہے کہ کوئی
 قوم محض اپنی تہہ دور کی جدالت اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی ہے اس کی مثال ان لوگوں کا
 واقعہ ہے جو کسی دور میں سے اس کا سہنا جھین لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ بادشاہ نے کہا
 یہ کسی طرح ہوا تھا کہ سنے کے کیا لوگ بیان کرتے ہیں کہ۔

24۔ ایک درویش اور مکار لوگ

کسی درویش نے ایک سوئی تازی بکری خریدی تاکہ اس کی ترقیاتی دے۔ وہ
 سے لے کر چار ہاتھ کا چند مکاؤں نے اسے دیکھ لیا نہیں اس نے آپس میں یہ حضور کیا کر
 درویش سے یہ بکری سلازمی چنانچہ ان میں سے ایک اسے دانتے میں حاضر کھینچا
 حضرت اسے آ کر آپ کہاں لے جا رہے ہیں؟ پھر درویش نے کہا: 'اپنے صاحب سے
 کہنے لگا یہ درویش مجھ درویش تو اپنے پاس کتا نہیں رکھتے۔ وہ دوا طرح اس کے پیچھے

چہ سے یہ بھی تک کر دو مل کو بیچیں ہو گیا کہ جسے وہ لے جا رہا ہے اسے چلو جس شخص نے اس کے ہاتھ فروخت کیا تھا اس نے اس کی آنکھوں پر چادر کر دی تھا۔ چنانچہ اس نے اسے پہنڑ دیا اور اس طرح وہ سارا سہ لے کر پلٹے۔

میں نے یہ مثال آپ کے سامنے اس لئے جان کی ہے کہ میں نرمی اور نیلے سے اپنے مشورہ کو حاصل کر لینے کی توقع رکھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ بادشاہ سلامت تمام لوگوں کے سامنے مجھے طوطے مار دیں اور میرے یہ اور درویشوں کو انہیں بھر جائے اور دست کے پاس بیٹھ کر دیں۔ اور اپنے فکر سمیت فلاں چکے چلے جائیں۔ مجھے امید ہے کہ میں میری استقامت کے ساتھ ان کے حالات معلوم کر لوں گا۔ ان کی تکلیف کا ہوں اور ان کے دردناکوں اور رستوں کا پھل ملاؤں گا اور پھر ان کو دھوکہ دے کر آپ کے پاس آؤں گا تاکہ ہم ان پر حملہ کر دیں تو اپنے مشورہ حاصل کر لیں۔ بادشاہ نے کہا تم اس کے لئے دل و جان سے راضی ہو اس نے کہا ہاں۔ اور میں اس کے لئے راضی ہوں نہ ہوں گا جبکہ اس میں بادشاہ سلامت اور اس کے لشکر کے لئے بہت سی راحتیں ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کو اس کے ساتھ میرا ہی سلوک کیا اور وہ اس سے کوچ کر گیا۔ کہہ رہی وہ نے چلانے لگا یہاں تک کہ انہوں نے اسے روکے چلانے دیکھ لیا۔ انہوں نے اپنے بادشاہ کو اطلاع دی تو وہ اس کی طرف بھاگ چلا آیا اس سے انہوں کے حلق بھگے۔ جب وہ اس کے قریب پہنچا تو اس نے ایک اٹو سے کہا۔ اس سے بچو تم کون ہو؟ اور کہہ کہیں ہیں؟ اس نے کہا میرا نام فلاں ہے۔ اور جس بات کے حلق تم نے بچھا ہے وہ مجھے کیسے معلوم ہو سکتی ہے؟ میرا حال تو تمہارے سامنے ہے۔ انہوں نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ کیسے انہوں کے بادشاہ کا شیرازہ ہے۔ بادشاہ نے کہا ہم اس سے بچتے ہیں کہ کسی طاووس اس کے ساتھ ہو گیا گیا ہے۔ کو سے اس بار سے میں بچھا گیا تو اس نے تالا۔ ہمارے بادشاہ نے ہم لوگوں سے آپ کے بارے میں مشورہ کیا میں بھی وہاں موجود تھا۔ بادشاہ نے کہا کو؟ اگھامی اس بارے میں کیا رائے ہے میں نے کہا بادشاہ سلامت انہوں سے جنگ کرنے کی ہمارے اندر طاقت نہیں کیونکہ ان کی گرفت بڑی سخت ہے اور وہ ہم سے زیادہ دل کے مضبوط ہیں۔ گھمبیری رائے ہے کہ ہم سب کر لیں اور اس کے لئے جڑیاں کرتے رہیں اگر انہوں نے

اس بات کو لی کر لیا تو ٹھیک دہشت گرد کی دوسرے علاقے میں چلے جا گیا۔ کچھ تکجب
 بھی ہمارے سواروں کوں کے درمیان جنگ ہو کر تو ان کے لئے بھڑے ہو کر اور ہمارے لئے چتر
 - مسلح جنگ سے حاصل ہوا ہر جہاز ہمارے لئے انہیں جنگ سے باز رہنے کا مشورہ دیا اور اس
 کے متعلق ان کو کافی باتیں دیں مگر انہوں نے انہیں ٹانگا کلاعات اور دشمن کو مارجی کے ساتھ اور کوئی
 چیز اور نہیں کر سکتی۔ کیا تم کھاس کو نہیں دیکھتے کہ وہ اپنی زنی کی عادیہ خستہ آرمی سے مخلوط
 رہتی ہے اس لئے کہ وہ ہر جہاز جاتی ہے وہاں ہر جگہ جاتی ہے مگر انہوں نے میری بات نہ لی
 اور کہا کہ وہ جنگ کرتا چاہتے ہیں جو انہیں میں نے کھاس کی وجہ سے انہوں نے مجھ پر
 انہیں لگا دیا کہ تم لوگوں سے مل گئے ہو اور ہمارے خلاف ان کا ساتھ دے رہے ہو۔ انہوں
 نے میری رائے اور غیر غرضی کو رد کر دیا اور مجھے یہ سزا دی۔ پھر بادشاہ اور اس کا مظہر مجھے
 یہاں چھوڑ کر چلے گئے اس کے بعد مجھے ان کے متعلق کوئی بات نہیں۔

لوگوں کے بادشاہ نے جب کہ اس کی باتیں سنیں تو اپنے ایک وزیر سے کہا کہ ہماری
 کوئے کے بارے میں کیا رائے ہے اس کے متعلق کیا کرنا چاہتے ہیں اس نے کہا۔ میرا خیال
 تو یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے یہ کوئی ایک اہم فرد ہے اس کو قتل کر کے ہم اس کی جانوں
 سے محفوظ ہو جائیں گے اور اس کی موت کوئی کے لئے بڑی امداد ہوگی۔ کسی کا قول
 ہے کہ جس شخص کو ایسا موقع میسر آ جائے جس میں وہ کامیابی حاصل کر سکا ہو جس میں
 طرح استعمال نہ کرے جس کام کے لئے مناسب ہو تو وہ جتنی بھی اہم اور بڑی کسی
 اہم شخص کے لئے کوئی شے ہو اور اسے کامیابی کا موقع بھی حاصل ہو جائے لیکن وہ شخص کا
 فائدہ ہو جائے تو وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکا اور میں لیکن ہے کہ اسے وہ ایسا موقع ہی
 نہ مل سکے۔ اور جو شخص اپنے دشمن کو کمزور دیکھ کر بہکتا کرے تو جب دشمن کا حضور ہو جائے گا
 تب وہ اس پر کام نہ پائے گا تو اسے بہت حسرت ہوگی۔ پھر بادشاہ نے دوسرے سے
 کہا کہ تمہاری اس کوئے کے بارے میں کیا رائے ہے اس نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ
 اسے قتل نہ کریں۔ جو دشمن ذلیل ہو جائے اور جس کا کوئی مددگار باقی نہ رہے وہ اس بات کا
 متعلق ہے کہ اسے زندہ رکھا جائے اور اس پر دم کھایا جائے۔ ہمارے مخالف کو دیا جائے۔
 خاص طور پر وہ دشمن جو خلاف زندہ ہو کر پتہ چلنے آئے وہ اس بات کا متعلق ہے کہ اسے اس

بادشاہ سلامت نے اپنے وزیر اور اس کے نائب وزیر سے کہا تمہاری کو سے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ سے زبردست ہے۔ میری رائے یہ اصحاب فرمائیں اس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کا خیر خواہ بن جائے۔ حضرت آدمی اپنے دشمنوں میں بھارت پڑ جائے گا یہی کامیابی اور بھارت تصور کرتے ہیں۔ جس طرح ایک درویش کو چارہ اور شیطان کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے گی کہ جس سے کامیابی ہوئی تھی۔ بادشاہ نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ وزیر نے کہا لوگ یہ سن کر تے ہیں کہ:-

25۔ چارہ اور شیطان

ایک درویش نے کسی آدمی سے درخواست کی کہ وہ اپنے والی گائے کو لے کر اسے لے کر اپنے گھر جا کر پھاڑتا رہے اس کے چارہ اس کے پیچھے گیا جہاں گائے کو چارہ پاتا تھا اور شیطان بھی اس کو چارے کے ارادے سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ شیطان نے چارے سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں چارہ ہوں؟ میں اس گائے کو چارہ پاتا ہوں جب درویش سہ جائے گا۔ مگر تم کون ہو؟ اس نے کہا میں شیطان ہوں۔ میں اس کو لے جانا چاہتا ہوں جب درویش سہ جائے گا۔ اور یہ باتیں کرتے ہوئے وہ اس کے گھر تک پہنچ گئے۔ درویش اپنے گھر کے اندر گیا تو وہ بھی اس کے پیچھے اندر چلے گئے۔ درویش نے گائے کو گھر کے ایک کونے میں بندھ دیا۔ اور رات کا کھانا کھا کر سو گیا۔ پھر چارہ اور شیطان آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ اس بات پر ان کا اختلاف ہو گیا کہ کون اپنا کام پہلے شروع کرے۔ شیطان نے چارے سے کہا اگر تم گائے کو پہلے چارے کو تو ہو سکتا ہے کہ درویش جاگ اٹھے اور شور کر دے اور لوگ اٹھنے ہو جائیں تو ہمیں تو گائے کو لے جانے میں سبب کا۔ لہذا اچھے اندازت وہ کہیں سے لے جائیں۔ پھر تم جہاں چاہے کرنا۔ چارہ بھی اندر چلے گیا کہ وہ پہلے اس کو لے جانے لگے تو ہو سکتا ہے کہ وہ درویش جاگ اٹھے تو وہ گائے کو لے جائیں گے۔ اس نے اس نے کہا نہیں بدتم بھلا اندازت وہ کہیں گائے لے جائیں گے۔ وہ اس طرح کافی دیر تک بچھو تے رہے کہ چارے نے آدمی کو دیکھا کہ وہ جاگ اٹھا۔ یہ شیطان تمہاری گائے چارہ پاتا ہے اور شیطان نے بھی آدمی کو دیکھا۔ چارہ نے کہا کہ اس گائے کو لے جانا چاہتا ہے

اس کی آواز میں سن کر اور پیش اور اس کے چڑھ کر جاگ گئے اور یہ دونوں غصہ سے بھاگے۔
جس دن سنے وہ سب کو گل کر دینے کا مشورہ دیا تھا اس نے کہا میری رائے تو یہی
ہے کہ کوئے نے تم کو سونے میں جگا کر دیا ہے اور اس کی باتیں بیک وقتوں کے دن
میں ٹھکر گئی ہیں۔ اور اب آپ لوگوں کا ارادہ یہ ہے کہ تلواروں کی رائے کو قبول کر لیں۔
لیکن بادشاہ سلامت! آپ اس رائے کو قبول نہ کریں۔ مگر بادشاہ نے اس کی باتوں کی
طرف دھیان نہ دیا اور غصہ کیا کہ کوئے کو لوگوں کے حکمانے پر لے جایا جائے اور اسے عزت
و توقیر سے رکھا جائے۔

پھر ایک روز کوئے نے بادشاہ سے کہا جبکہ اس وقت اس کے پاس بہت سے اہل
ہنگی موجود تھے اور وزیر بھی موجود تھا جس نے اسے گل کر دینے کا مشورہ دیا تھا بادشاہ
سلامت! کوؤں کے باتوں کو سمجھ کر جو سمجھتے آئی ہے وہ آپ کو مطمئن ہے اور میرا دل اس
وقت تک مطمئن نہیں ہوگا جب تک میں اس سے جلد نہ لے لوں۔ لیکن میں نے غور کیا ہے کہ
میرے ساتھ اس کی طاقت نہیں اس لئے کہ میں کوہ میں اور اہل طر کا یہ قول بیان یہ کیا ہے۔
کہ جو شخص اپنی خوشی سے اپنے آپ کو آگ لگانے پر تیار ہو جائے اس نے اللہ کے حضور
بہت بڑی قربانی پیش کی اور اس وقت وہ جو بھی دعا کرے گا قبول ہوگی اگر بادشاہ سلامت
مقابلہ سمجھیں تو سمجھ دیں کہ میں اپنے آپ کو جان لوں اور دعا کروں کہ اسے اللہ بخیرے
دے تاکہ میں بڑا اور طاقتور بن جاؤں اور کوؤں سے میری دشمنی بھی چھ جائے اور شاہ اس
طرح میں اپنا بدلہ لے سکے۔ اس پر جس دن سنے اسے گل کر دینے کا مشورہ دیا تھا اس
نے کہا کہ جس طرح تم تمہارا کر رہے ہو اور جو شرط ہے اس میں چھپائے ہوئے اس کے لئے
میں اس شراب کی مثال دیتا ہوں۔ جو بہت خوش ذائقہ اور خوشبودار ہو لیکن اس میں بڑا ہلکا
مکھیا ہو۔

تمہارا مکھیا مال ہے کہ اگر تم تمہیں ملاؤ تو تمہاری فطرت چل جائے گی اور کیا
تمہاری عادات تمہارے ساتھ نہ چلیں گی جہاں بھی تم رہو۔ تمہاری اصل فطرت پر نہ
آجائے؟ جس طرح ایک چوہا کو تمہارا دیا گیا تھا کہ وہ سورج سے اڑا سے ڈال دے گا
بہار سے شادی کر لے لیکن پھر اس کی پسند ہلکا خرچ ہے پر عی آ کر غم رہی۔ اسے کہا گیا

کیسے ہوا تھا؟ اس نے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ۔

28۔ درویش اور چھوٹا

ایک درویش تھا جس کی دکانوں میں ہوتی تھی ایک دن وہ مسند کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے پاس سے ایک ٹیل گزری جس کے پیچھے میں چڑھیا کا بچہ تھا جو ایک درویش کے پاس گر پڑا اسے اس نے بہت نرم آواز میں اسے اٹھایا آنکھیں میں پھپھایا پھر اسے اٹھ بیٹھا کہ کتنے گھر والوں کے لئے اسے پالا مشکل نہ ہو تو اس نے اندہ خیال سے دعا کی کہ اسے لڑکی ملے تو وہ ایک غریب سورت کی لڑکی بن گئی پھر وہ اسے اپنی بیٹی کے پاس لے گیا اور اسے کہنے لگا کہ یہ میری بیٹی ہے۔ اس کے ساتھ بھی تم وہی بھڑک رہا کرو جہم میرے دوسرے بچوں کے ساتھ کرتی ہو۔ جب وہ لڑکی بڑی ہو گئی تو درویش نے اسے کہا تم خود پہن کر دیکھو کہ میں کس سے تمہاری شادی کروں لڑکی نے کہا میں تو اس سے شادی کروں گی جو سب سے زیادہ طاقتور ہوگا۔ درویش نے کہا شاید تم سورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو۔ پھر وہ سورت کے پاس گیا اور اسے کہا اے عجم غفران! میری ایک بیٹی ہے۔ جو سب سے زیادہ طاقتور سے شادی کرنا چاہتی ہے تو کیا تم اس سے شادی کرو گے؟ سورت نے کہا میں تمہیں اس چیز کے حلق بتاؤں جو تم سے بھی زیادہ طاقتور ہے وہ ہے دال جو مجھے بھی پھیلاتا ہے میری کنوئیں کو روک لیتا ہے اور میری حرارت کو ختم کر دیتا ہے۔ پھر درویش دال کے پاس گیا اور اسے بھی وہی کچھ کہا جو سورت سے کہا تھا دال نے کہا میں تمہیں اس چیز کے حلق بتاؤں جو تم سے بھی زیادہ طاقتور ہے تم ہوا کے پاس جاؤ جو مجھے بھی آگے لے جاتی ہے اور کبھی پیچھے لے جاتی ہے۔ اور کبھی شرقت کی طرف لے جاتی ہے اور کبھی عکس کی طرف۔ پھر درویش ہوا کے پاس آیا اور اسے بھی وہی کچھ کہا جو دال سے کہا تھا اس نے کہا میں تمہیں اس چیز کے حلق بتائی ہوں جو تم سے بھی زیادہ طاقتور ہے وہ ہے پھاڑ جسے میں دال بھی نہیں کہتی۔ پھر وہ پھاڑ کے پاس گیا اور اسے بھی یہی بات کی۔ پھاڑ نے اسے کہا میں تمہیں وہ چیز بتاؤں جو تم سے بھی زیادہ طاقتور ہے وہ ہے چوہ۔ چوہ نے بھی سورت کو آواز دینا شروع کر دیا مگر جانے سے بھی نہیں روک سکتا۔ درویش پھر چھوٹے پاس گیا اور اسے کہا کیا تم اس لڑکی سے شادی کرو گے؟ اس نے کہا میں اس سے کیسے شادی

کر سکا ہوں میرا قتل بہت ٹھک ہے اور مجھ پر ہاتھ پیرا ہے یہی شادی کر سکا ہے اس پر
درویش نے اس لڑکی کی برصاعت کی سزا سے دعا کی کہ اسے جو بیاہا دے تو اسی خاتون نے
اسے پہلی غصرت کے مطابق نکال دیا اور وہ چ ہے کے ساتھ چلی گئی۔

اسے وہ کے ہاتھ لہری بھی بھی نکال دے لیکن بادشاہ نے اس کی بات کی طرف
کوئی توجہ نہ کی اور کوہ کے ساتھ زنی اور شفقت کا اظہار کیا اور اس کی عزت و حریم میں مداخلت
اضافہ کیا اور وہ بھی خوش رہنے لگا۔ اور جب اس کے چل دیے آگ آئے تو دروازہ وہ معلوم
کرنا چاہتا تھا اس نے معلوم کر لیا تو اس کا اپنے ساتھیوں کے پاس آگیا اور اسے وہ سب
کہہ بتا دیا جس نے دیکھا اور بتا دیا۔ اس نے بادشاہ سے کہا جو میں کرنا چاہتا تھا اس سے
قاریع ہو گیا ہوں بس آپ اب میری بات سنئے جائیے اور سامنے جائیے۔ بادشاہ نے کہا
میرا دربار ہر گھنٹہ آپ کے پاس آتا ہے میں جو چاہوں کروں۔

کوہ نے کہا۔ اب اس وقت فلاں جگہ ایسے پہاڑ میں رہتے ہیں جہاں کھڑیاں
بہت ہیں اور اس جگہ ایک چوہا بھی اپنی کھڑیوں کے ساتھ رہتا ہے۔ جسکے وہاں سے آگ
لے جانے کی جیسے ہم ان لوگوں کے گل میں داخل دیں گے اور پھر اس پر ٹھک کھڑیاں پھینکیں
گے اور اپنے پہاڑ سے ان کو ہار دیں گے اس طرح ان کھڑیوں کو آگ لگ جائے گی جو ان
اپنے گل سے لگے گا بل جائے گا اور جو نہ لگے گا وہ دھوئیں کی جگہ سے ہی سر جائے گا
چنانچہ کوہ نے یہی حکم دیا اور تمام لوگوں کو چاک کر دیا اور پھر اپنے گھروں کو گنج سٹات
دیا بس آگے۔

اس کے بعد بادشاہ نے کہا تم نے ان تمام لوگوں کے ساتھ کیسے گزارا؟ ملائک
ابھی تو کہہ رہے تھے کہ ان کے ساتھ رہنے کو برداشت نہیں کر پاتے کہ کہنے کے لیے آپ نے جو
فرمایا درست ہے۔ لیکن جب جھنڈا دلی برائے کسی مصیبت آتی ہے تب برداشت نہ کرنے کی
صورت میں اسے اپنی اور اپنی قوم کی برادری کا ان پر ہو تو وہ اپنی قوم برداشت کی بناء پر
گھبراہٹ نہیں اس لئے کہ اسے یہ قہر ہوتی ہے کہ اس کی اس برداشت کا نتیجہ بھڑکنا ہے نہ
اس کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور اس کا دل اپنے سے کم دہر لوگوں کے سامنے
ٹھکے سے گرنے نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا قصہ حاصل کر لیتا ہے اور اپنے صبر کے اچھے

نہی کر خوش ہو جاتا ہے۔ بادشاہ نے کہا مجھے لادوؤں میں سے کسی شخص گھس کے حلق پٹاؤ۔
 کو سے نے کہا میں نے ان میں سے اس ایک کے ساتھ میں کوئی شخص نہیں دیکھا جو مجھے قتل
 کر دینے کا مشورہ دیتا تھا۔ اس نے کئی مرتبہ ان کو اس کی تہذیب دلی مکر وہ بہت ہی کم عقل
 تھے۔ انہوں نے میرے بارے میں غور ہی نہیں کیا۔ انہیں یہ بات بھی یاد نہ آئی کہ میں
 کوڑوں کا ایک اہم فرد تھا اور اہل راتے میں مشہور ہوتا تھا۔ انہیں میری چالوں کا بھی خوف
 محسوس نہ ہوتا تھا۔ انہوں نے اپنے خیر خواہ کی بات نہ مانی اور مجھ سے اپنے راز بھی چھپا کر نہ گئے
 ۔ اہل علم نے کہا ہے کہ بادشاہ کو چاہئے کہ اپنے راز مجاہدوں سے چھپا کر رکھے۔ اور اپنے
 رازوں کی ان کو بھٹک نہ جانے دے۔ بادشاہ نے کہا میرا خیال ہے کہ لادوؤں کو ان کے
 بادشاہ کی کم عقلی اور اپنے وزیروں کی بھلائی نے چارہ ہوا کیا ہے کہ وہ نے کہا۔ بادشاہ
 سوسٹ: آپ نے کج فرمایا ہے۔ کسی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس مال آ جائے
 اور سرکش نہ ہوں۔ کسی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو زیادہ محتلس اور چارہ نہ ہوں اور کسی
 بادشاہ ایسے ہوتے ہیں جو یہ سے وزیروں پر اعتماد کریں اور چالوں پر پاداشی سے بچنے ہیں۔
 کہا جاتا ہے کہ کسی حکمران کو اپنی طرف کی کسی دھوکے باز کو زیادہ دوست بنانے کی کسی
 چیز کو عزت کی کسی تکیا کو حسن سلوک کی کسی حد میں کوتاہی سے گناہوں کی اور کسی حکمران
 کا یہ وہ بادشاہ کو جس کے وزیرانہ کی کم عقلی ہوں اپنے ملک کی سلامتی اور عایا کی خوش حالی کی
 توقع نہیں رکھنی چاہئے۔

بادشاہ نے کہا۔ تم نے لادوؤں کے سامنے ذلیل و عاجز بننے میں کافی شقت
 اٹھائی ہے کہ کو سے نے کہا ہر شخص ایسی شقت اٹھائے جس سے کام نہ لے کی توقع ہو اور وہ
 اپنے آپ سے حکمران اور عزت کو اور رکھے اور میرے کام لے تو وہ اپنی دانشمندی کے انعام کی
 تحریف کرے گا۔ جس طرح سانپ نے بیڑوں کے بادشاہ کو اپنی کمر اٹھانے کی شقت
 برداشت کی اور پھر اسی کو کھاکر سیر ہوا اور پیش کرنا رہا۔ بادشاہ نے کہا کس طرح ہوا تھا یہ؟
 کو سے نے کہا لوگ جان کرتے ہیں کہ:

27۔ سانپ اور مینڈک

ایک سانپ بہت بڑا تھا جو گیا تھا اس کی چھائی کھڑو ہو گئی تھی اور اس کی طاقت

جواب دے گی مگر اب وہ دھڑکیں کر سکتا تھا۔ ایک دن وہ چلتے چلتے ایسے خستے ہو چکا تھا جہاں بہت سے سینکڑے بارگاہ تھے وہ اس سے پہلے بھی جا کر تھا اور سینکڑے بکر کر کر راجہ گت کیا کرتا تھا اس بکھ کر وہ غم اور دکھا کھ کرتے ہوئے گرجا۔ کسی سینکڑے نے اسے بچ بچا کیا بات ہے؟ آج تم بہت لگن نظر آ رہے ہو۔ اس نے کہا مجھ سے زیادہ غمزدہ ہونے کا کوئی نسخہ ہوگا۔ پہلے میری کر راجہ گت ان سینکڑوں پر ہو جا کر کتنی قحی نہیں میں دھڑک رہا تھا اب مجھ پر ایک مصیبت آ چکی ہے جس کی وجہ سے میں سینکڑوں سے محروم ہو گیا ہوں یہاں تک کہ اگر کوئی سینکڑے مجھے مل بھی جائے تو میں اسے بک نہیں سکتا۔ یہ سن کر وہ سینکڑے دھڑکنا شروع کیا اور اسے یہ خوشخبری سنائی۔ اس پر سینکڑوں کا بادشاہ سانپ کے پاس آیا اور اس سے بچ بچا کر تم پر کیا کر رہی؟ سانپ نے کہا پھر روز پہلے میں ایک شام کسی سینکڑے کا بچھا کرتے ہوئے ایک درویش کے گھر میں ٹھس گیا۔ اور ہاتھ میرا تھا۔ اور گھر میں درویش کا بیٹا موجود تھا۔ میں نے اس کی انگلی پر اسے سینکڑے کیچے ہوئے گت کھایا وہ اسی وقت مر گیا میں بھاگ لگا۔ اور وہی بھی میرے پیچھے تھا اس نے مجھ پر فست کی اور جہ دہان کر تم نے میرے مصوم بچے کو مارا اگلا غم از یاد آتی کر کے اٹھ جاتے ذلیل اور سدا کرے اور جے سینکڑوں کے بادشاہ کی سواری خانے۔ ذم سینکڑے بک سکا اور نہ کوئی جے کھا سکا۔ سوائے اس جے کے جو بادشاہ تم پر وعدہ کر دے۔ اب میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ مجھ پر سواری کریں میں اس پر رضامند فست تیار ہوں۔ سینکڑوں کے بادشاہ کو بھی سانپ کی سواری کا شوق تھا اور اس نے اس کا بچنے کے لئے غم اور شین کی بات سمجھا۔ وہ اس سواری کرنے لگا۔ ایک دن سانپ نے کہا بادشاہ سلامت! آپ کو سلوٹم ہے کہ میں ایک بدھ صیب ٹھس ہوں آپ میرے لئے راشن مقرر کر دیں تاکہ میں ذمہ دار نہ سکوں۔ بادشاہ نے کہا جو کچھ تم میری سواری کو اس لئے ٹھس ہر روز راشن ملتا چاہئے۔ پھر اس نے غم دیکھ کر ہر روز وہ سینکڑے بکے چائیں اور اسے دے دیئے جائیں۔ وہ اسی طرح پیش کرتا رہا اور اپنے وطن کے سامنے عاجزی اختیار کرنے کا اسے کوئی نقصان نہ ہوا بلکہ اس نے فائدہ اٹھا لیا اور وہ اس کی خوراک اور اس کی زندگی کا سلاں بن گیا۔ اس طرح میں نے بھی اس مصیبت پر میرا کیا ایک بڑے فائدے کو حاصل کرنے کے لئے اور اس کی بدولت میں

اسی اور کامیابی حاصل ہوئی اور خداوند غنی نسبت و تاج و تہ کیلئے اس تجربے سے معلوم ہو گیا کہ دشمن کو فتح کرنے کے لئے مقابلہ کرنے کی نسبت نرمی اختیار کرنے کی حکمت عملی زیادہ موثر ہے۔

جب کسی اور وقت کو آگ بھٹی ہے تو صرف اسی لمحے کو جانتی ہے جو دشمن سے لڑ رہا ہے۔ تاکہ آگ میں بڑی گرمی اور شدت ہوتی ہے اس کے برعکس پانی نرم اور سرد ہونے کے باوجود اور وقت کو جڑوں سے اکھاڑ دیتا ہے کہا جاتا ہے کہ چار چغیریں اگر کم بھی ہوں تو انہیں کم لکھنا چاہئے۔ آگ بھاری دشمن اور قرض۔

کوئے نے بھر کیا۔ بادشاہ سلامت! یہ سب کچھ آپ کی قیوم و فراست اور آپ کی دلی نصیحت کی بدولت ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ جب دو شخص کسی ایک مقصد کے لئے کوشش کرتے ہیں تو ان میں سے کامیابی وہ حاصل کرتا ہے جو مردانگی میں افضل ہو۔ اگر وہ مردانگی میں برتر نہ ہوں تو وہ جو مردانہ سے کام نہ لے سکا اور اگر وہ مردانہ سے کی جتنی میں برابر ہوں تو پھر وہ جہان میں سے زیادہ خوش نصیب ہو۔ وہ کامیابی حاصل کرتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے جو کوئی ایسے بادشاہ سے مقابلہ کرے جو قیوم و فراست دیکھا ہو جسے خوشحالی بکھیرتے ہو اسے اور جو حال و بہشت ذکر دے تو وہ اپنی طاقت کا سامان کرتا ہے۔ خاص طور پر اگر وہ بادشاہ آپ کی طرح ہو بادشاہ سلامت! اپنے فراتل سے اپنے عزیز نرمی اور جتنی رضا مندی اور کارآمدی اور بھلائی اور تاخیر کے موقع دیکھ سے آگاہ اور اپنے حال اور مستقبل پر اور اپنے کاموں کے نتائج پر غور رکھے اور اس پر بادشاہ نے کوئے سے کہا۔ لیکن یہ سب کچھ تہا دلی عقل اور دانش تہا سے غیر غلامانہ نہ بہار تہا دلی خوش بختی کی بدولت ہوا ہے اس لئے ایک جھنڈ اور پلٹ کاٹھن۔ دشمن کو ہار کرنے کے لئے بعض اوقات کسی بڑے اور بھاری ہتھیار سے بھی زیادہ موثر ہوتا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ خوب تر اس بات پر ہے کہ قیوم ایک عرصہ تک لوگوں کے درمیان رہے۔ سخت انہیں سننے رہے لیکن پھر بھی تم نے کوئی گرمی ہوئی بات نہ کہی۔ کوئے نے کہا بادشاہ سلامت! میں تو صرف آپ کی دلی ہوئی تربیت پر عمل کار بند ہوں۔ اور میں اور دوزدیک کے برعکس نرمی اختیار کی اور عاجزی سے عملی آ جا رہا۔

بادشاہ نے کہا۔ مجھے معلوم ہے کہ قیوم ہی کام کے آدھی ہو۔ پانی دوسرے ذریعہ میں

کھار کے گاڑی ہیں۔ لیکن میں باتوں سے تو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ انا کہتی تھی کہ تمہاری بہن سے ہم پر بہت زیادہ احسان کیا ہے۔ اس سے پہلے تو میں کھانے پینے میں راحت ملتی تھی نہ ہم کو کئی خیر نہ مل سکتے تھے۔ کسی نے کہا ہے چار کھانے پینے اور سونے میں اس وقت تک لذت نہیں ملتی جب تک وہ سحرست نہ ہو جائے۔ اس لاپلائی شخص کو جس سے بادشاہ نے انعام دینے کا ارادہ کیا اور اس وقت تک نہیں آتا جب تک وہ اپنے اصرار و ہم راہ نہ کرے اور اس شخص کو بھی اس وقت تک سکون نہیں ملتا جسے دشمن نے شک کر دیا اور اس کے ساتھ اس کا حرکت کا کاروبار نہ چاہتا جب تک اس کی طرف سے مطمئن نہ ہو جائے جو شخص اپنے اقصوں سے ہماری راہ پر چلے رکھا ہے اسے راحت مل جاتی ہے اور جو اپنے دشمن سے محفوظ ہو جائے اس کا دل خفا ہو جاتا ہے۔

تو سنے لگا۔ میری دعا ہے کہ جس شخص نے آپ کے دشمن کو چاک کیا ہے وہ آپ کی بادشاہت کو آپ کے لئے باعث خیر ہو جائے اس میں آپ کی رعایا کی بہتری اور بھلائی ہے اور وہ آپ کی بادشاہت سے ان کی آنکھوں کو خفا کر دے۔ جس بادشاہ کی حکومت میں رعایا کی آنکھیں خفا نہ ہوں اس کی مثال بکری کے گلے کے گلے ہوئے اس گوشت کی طرح ہے جسے کوئی شخص کھو کر چرنا شروع کر دے مگر اسے وہاں سے کچھ بھی نہ ملے۔ بادشاہ نے کہا۔ اے اچھے وزیر! یہ بتاؤ کہ لوگوں اور ان کے بادشاہ کا جتنوں میں اور عام حالات میں کدوا کرنا کیا ہوتا تھا؟ تو سنے لگا ان کے بادشاہ کا روبرو ایک چٹائی خوردنے حکمران اور تختہ نشینی کا روبرو یہ تھا اس کے علاوہ اس میں اور بھی بری خصوصیتیں تھیں۔ اس کے تمام وزیر بھی اسی کی طرح تھے اس وزیر کے سوا جو مجھے قتل کر دینے کا حضور دہا کرنا تھا۔ ۱۱۱۰ء اور بادشاہ نے خاتمہ عالم اور خیر بیکار تھا۔ اس جیسے بلند ہمت اور جس دہاقت میں کامل گوشہ بہت کچھ دیکھے گئے ہیں۔ بادشاہ نے کہا اس کی کس خوبی سے اس کی بادشاہت کا پتہ چلتا ہے؟ اس نے کہا وہ باتوں سے ایک یہ کہ اس نے مجھے قتل کر دینے کا حضور دہا کرنا دوسری یہ کہ وہ اپنے بادشاہ سے خیر خواہی کی معمولی سی بات بھی پچھا کر نہیں دیکھتا تھا۔ اس کی باتوں میں خفیہ اور راز تھی نہیں ہوتی تھی بلکہ راز اور طالع ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ جب وہ بادشاہ کا کوئی عیب بھی بیان کرتا تھا تو مراحت کے ساتھ نہیں بلکہ اس کے لئے شامیں بیان کرتا اور اسے دوسروں کے خالص ۲۵

اور اس طرح اسے اپنے فحش کاظم ہو جاؤ اور اس طرح بادشاہ کو اس پر جراح ہونے کا موقع بھی نہ ملتا تھا۔

میں نے اسے اپنے بادشاہ سے یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ: بادشاہ کے لئے یہ سب نہیں کراپنی ذمہ داری سے قائل ہو جائے کیونکہ اس کی ذمہ داری بہت بڑی ہے اسے بہت کم لوگ ہی حاصل کر پاتے ہیں۔ اور اسے فہم فرماتے کہ ساتھ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بادشاہت بڑی اہم چیز ہے جو اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے اسے اس کی ابھی طرح حفاظت کرنی چاہیے۔ کسی کا قول ہے کہ بادشاہت چاہیہ داری میں نیل فر کے بچے کے سائے کی طرح ہے اور جلد چھن جانے اور جلد مل جانے میں ہوا کے ہونکے کے لئے اور جانے کی طرح ہے اور پانی کی تھوڑی دیر تک رہتی ہے جیسی دیر کوئی مصلحت نہیں دھنوں میں رہ سکتا ہے۔ اور اتنی تیزی سے ختم ہو جاتی ہے جیسی تیزی سے پانی کا بلبڑ بادش کا تکرار کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ہے مثال ان عداوت رکھنے والوں کی جنہں سے بھی دھوکہ نہیں کھانا چاہئے خواہ وہ کتنی ہی محبت اور عاجزی اور انکساری کا اظہار کریں۔

باب 5

بندر اور کچھوا

شاہ دہلوی نے یہ بات کہی۔ میں نے یہ مثال سن لی ہے اب مجھے کسی ایسے شخص کی مثال دینا ہے جو کسی شخص کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے اور جب اسے حاصل کر لیتا ہے تو اسے ضائع کر دیتا ہے یہ بات کہی۔ کسی شخص کو حاصل کر لینے اس کی حفاظت کرنے کی نسبت بہت آسان ہے اور جو کوئی اپنے شخص کو حاصل کر لے اور پھر اس کا تحفظ نہ کر سکے۔ اس پر وہی مصیبت آنے کی جو کچھوے پر آتی تھی۔ بادشاہ نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ۔ بیچارے نے کہا۔ لوگ جان کرتے ہیں کہ:

ایک بندر تھا جس کا نام ابیر تھا اور دوسرے بندروں کا بادشاہ تھا۔ دو بیڑے حاملہ کر رہے ہو گیا تو شاہی خاندان کے ایک بیڑے میں بندر نے اس پر حملہ کر دیا اور اس سے حکومت چھین لی۔ چنانچہ وہ بیڑا گم ہوا اور ساحل سمندر پر چلا گیا۔ وہاں اس نے ایک انگریز کا درخت دیکھا تو اس پر چڑھ گیا اور اسے اپنا مستقل مکان بنالیا ایک دن وہ اس درخت کی انگریز کی کھا رہا تھا کہ اس کے اچھے سے ایک انگریز پانی میں گر گیا اس کے گرنے سے ایک آواز بڑا ہوئی اسے یہ آواز ابھی گئی۔ چنانچہ وہ انگریز کی کھانا کھا پانی میں بھی پھینکے گا۔ بہت لطف آ رہا تو اس نے بہت زیادہ انگریز پانی میں پیچھا دیا۔ اور پانی میں ایک کچھوا تھا اب بھی کوئی انگریز پانی میں کرتی تو وہ کھا لیتا اور جب زیادہ کرتے تھے تو اس نے کچھوا کو بندر اس

دوسری دفعہ کہ گیا۔ اس سے بندہ کے دل میں بڑگانی پیدا ہو گئی اور وہ اپنے دل میں کہنے لگا
 پکھو سے کاس طرح رک جائیو اور خیر کر اس کی ضرورت کوئی وجہ ہے میں اب مطمئن نہیں رہ
 سکتا کہیں اس کا دل نہ بدل گیا ہو۔ اور وہ حق کی بجائے اب اس کا کوئی برادر اور ہو۔ دل سے
 بڑھ کر کوئی چیز جلد بدل جائے وہی نہیں۔ کسی کا قول ہے کہ کسی جھگڑہ کو اپنے اہل و عیال نہ اپنے
 بھائی بندوں اور اپنے دوستوں کے دلوں کی کیفیت معلوم کرنے سے غفلت نہیں کرنی چاہئے
 ۔ بلکہ برسرہ اور ہر گھٹھ میں اچھے پیچھے برسر حال میں اسے ان کے دلوں کی کیفیت کا مشاہدہ
 کرتے رہنا چاہئے۔ اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی دوست کے دل میں اپنے دوست کے
 حقائق کوئی شک پیدا ہو جائے تو اسے اپنے حقائق کی فکر کرنی چاہئے۔ اور اس کی حرکات و
 سکنات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے اگر اس کا گمان درست ثابت ہو تو وہ وسوسہ دہ ہے مگر اگر
 اگر غلط ثابت ہو تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ اس نے پکھو سے سے کہا تم رک کیوں
 جاتے ہو؟ میں تمہیں پریشان نہ کرنا چاہتا ہوں؟ گویا تمہارا عدل میں بھروسہ کیا ہے خیال آ رہا ہے
 ۔ اس نے کہا مجھے تو پریشانی لاحق ہے کہ آپ میرے گھر جائیں گے تو میری خواہش کے
 مطابق آپ کی خاطر فراموش نہ ہو سکے گی۔ اس لئے کہ میری بی بی چار بے بندہ لے گیا۔
 پریشان نہ ہو۔ پریشانی کا کیا فائدہ؟ پکھائی جلی کے لئے وہاں غذا اسٹاک کرو۔ کہا جاتا ہے
 کہ مال دار کو اپنا مال چار بھٹیوں پر خرچ کرنا چاہئے۔ موقوفہ خیرات میں ضرورت پیش
 آنے پر اپنی مالدار پر اپنی مال ہے۔ پکھو سے نے کہا آپ درست کہتے ہیں۔ مگر یہ
 کہتے ہیں کہ اس کا کھانا صرف بندہ کا دل ہے۔ اس پر بندہ نے اپنے دل میں کہا۔ افسوس!
 اس بڑھاپے کی عمر میں مجھ پر عرض اور لالچ غالب آ گیا یہاں تک کہ میں اس مصیبت میں
 پھنس گیا ہوں۔ کیا کہا ہے جس نے کہا ہے کہ میں اور لالچی شخص جب تک زندہ رہتا ہے
 دکھ اور مصیبت کے دن گزارتا ہے۔ اب اس مصیبت سے نکلنے کے لئے مجھے اپنی عقل و
 استعمال کرنا ہوگا۔ بلکہ اس نے پکھو سے سے کہا کہ تم نے یہ بات مجھے وہاں میرے گھر کیوں
 نہ بتائی۔ کہ کہیں اپنا دل ساتھ لے آؤ ہم بندوں کا یہ طریقہ ہے کہ جب ہم کسی سے کوئی
 اپنے کسی دوست سے ملاقات کے لئے جاتا ہے تو اپنا دل اپنے گھر والوں کے پاس ڈکھاتا
 ۔ بلکہ کہہ جاتا ہے کہ کہیں ہمارا دل بھروسہ نہ کرے کیونکہ اسے تو ہمارے دل ہمارے پاس

نہ ہوں۔ بکھوے نے کہا اب تمہارا دل کہاں ہے اس نے کہا میں تو اس کو اس درخت پر
 چھوڑ آیا ہوں۔ اگر تم چاہو مجھے اس درخت کے پاس آؤ اس لئے چلو تاکہ تمہیں اس سے
 بکھوایا سن کر بہت خوش ہوا اور دل میں کہنے لگا کہ میرے دوست نے میری بے وفائی کا
 موقع آئے بغیر ہی میری بات مان لی ہے۔ پھر وہ بندہ گھبراہٹ سے لگا۔ جب ساحل پر پہنچے
 تو بندہ چٹان تک گرا اور درخت پر چڑھ گیا جب وہ کائی اور بچے شہداء کو بکھوے نے اسے آواز
 دے کر کہا۔ پھر اپنا دل سے کر آ بھی جاؤ! بندہ نے کہا۔ وہ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں بھی اس
 گدھے کی طرح ہوں جس کے حلق گیزہ نے سمجھا تھا کہ اس کا دل ہے نہ کان ہیں۔
 بکھوے نے کہا کس طرح اس احمق پر اس نے کہا لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

28۔ گیزہ اور گدھا

کسی جنگل میں ایک شیر باد کرتا تھا اس کے ساتھ ایک گیزہ بھی رہتا تھا جس کا
 بچا بکھا کھا کر گزرا کر لیتا تھا۔ پھر شیر کو جھاپے نے آیا اور بہت کڑوا کر کہا اب وہ بھلا
 نہیں کر سکتا تھا۔ ایک دن گیزہ نے اسے کہا۔ کیا بات ہے اب آپ کے حالات تو بالکل
 بدل گئے ہیں۔ اس نے کہا اس کڑوری نے مجھے کسی کام کا نہیں چھوڑا۔ اور اس کا علاج
 گدھے کے دل اور کانوں کے ساتھ کوئی ہے بھی نہیں۔ گیزہ نے کہا یہ بالکل آسان ہے مجھے
 معلوم ہے کہ کان مقام پر ایک دھولی کے پاس گدھا ہے جس پر بیڑے لادتا ہے میں
 اسے آپ کے پاس لے آؤں پھر وہ اس گدھے کے پاس گیا۔ اسے سلام کیا اور کہنے لگا
 تمہارے کڑور کیسے ہو؟ گدھے نے کہا میرا ناک مجھے بکھوایا چٹا چٹا نہیں۔ گیزہ نے کہا
 پھر تم یہاں کیسے رہ رہے ہو؟ گدھے نے کہا یہاں سے بھاگ کر کہیں جانے کی بھی کوئی
 صورت نہیں۔ جب میں بھی نہیں چاہتا ہوں کوئی آدمی مجھے بکھڑا رہا ہے۔ مجھے بھوکا رکھا ہے
 اور سخت کام لیتا ہے گیزہ نے کہا میں تمہیں ایسی جگہ بتاؤں گا۔ جہاں انوں کی کڑواہٹ
 بہت دور ہے۔ وہاں بڑی لمبی گھاٹ ہے اور وہاں گدھوں کا ایک ایسا گڑھ ہوتا ہے کہ ان
 جیسے خواہشات اور سونے تارے گدھے کی کسی آنکھ نے نہیں دیکھے۔ گدھے نے کہا پھر
 وہاں جانے میں کوئی رکاوٹ ہے۔ میں گئی وہیں لے چلا۔ چنانچہ گیزہ اسے شیر کی
 طرف لے گیا۔ گیزہ آگے آگے گیا اور جنگل میں جا کر اپنے گدھے کے حلق تٹا۔ شیر باہر

لکھو اس پر غصہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن باپنی کمزوری کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا۔ چنانچہ گدھ کا اس سے پھوٹ کر بھاگ کر ہزار ہا۔ وہ پیچھے پلٹ کر بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔ جب گیدڑ نے دیکھا کہ شیر گدھے کو پکڑ لیں گا تو اس نے کہا۔ "دوستو سلاست" آپ اس حد تک کمزور ہو گئے ہیں۔ شیر نے کہا اگر تم اسے دوبارہ میرے پاس لے آؤ تو مجھ سے بچ کر نہیں جاسکتے گا۔ پھر گیدڑ گدھے کے پاس گیا اور اسے کہنے لگا ہوا تھا؟ ایک گدھا تمہیں پہنچا کر خوش آدہ کیے آؤ تھا۔ اگر تم اس سے کہو تو وہ تمہیں اپنے ساتھیوں کے پاس لے جائے گا۔ مجھ سے محبت کا اظہار کرتا۔ جب گدھے نے گیدڑ کی باتیں سنیں اس نے شیر کو بھی نہیں دیکھا تھا تو اس نے اسے بچ بچہ لیا اور شیر کی جانب چل پڑا۔ گیدڑ نے اس سے پہلے بچھ کر شیر کو اس کے حلق سے لٹکا دیا اور گدھا کو زانو پر تیار ہو کر۔ میں اسے خرید دے کر لے آؤں گا۔ اس بار وہ بچ کر نہ جانے وہ اگر بھاگ گیا تو پھر بھی مجھ سے ساتھ نہیں آئے گا۔ شیر نے گیدڑ کی ترغیب پر اپنی قوت میں کی اور باہر نکل کر فوراً اس پر منہ کر دیا اور ایک ہی جھپٹ میں اسے جیڑ چھوڑ کر دکھایا۔ پھر کہنے لگا۔ تمہیں اس نے کہا ہے کہ قتل کرنے اور پاک صاف ہونے کے بعد گدھے کا دل کھایا جائے۔ اس لئے اسے سنبھال کر رکھو میں ابھی آتا ہوں اور اس کا دل اور کان کھا لیتا ہوں۔ جب شیر قتل کرنے کے لئے چلا گیا تو گیدڑ گدھے کی طرف گیا اور اس کا دل اور کان کھا کھایا اس توقع پر کہ اس طرح شیر بے گھمٹی لے گا۔ پھر پھر اسے کا سارا گدھ کا اس کے لئے بھروسہ ہو گا۔ اور اس میں سے خود بھی کچھ نہیں کھائے گا۔ جب شیر واپس آیا تو اس نے گیدڑ سے کہا کہ گدھے کا دل اور اس کے کان؟ گیدڑ نے کہا آپ کو اسٹوم نہیں اگر اس کے پاس دل ہوتا تو مجھ جانتا اس کے کان ہوتے تو سن لیتا اور ایک مرتبہ بچ جانے کے بعد دوبارہ آپ کے پاس نہ آتا۔

پھر نے کہا میں نے یہ حال تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ اگر تم جان لو کہ میں اس گدھے کی انتہا نہیں ہوں جس کے حلق گیدڑ کا خیال تھا کہ اس کا دل اور کان نہیں ہیں۔ تم نے میرے لئے خلیہ سپاہی بھیجے ہو کہ انہیں لے کر آئے بھی تمہیں دھوکہ دیا اور باپنی کوتاہی کا تذکرہ کر لیا۔ مگر نے کہا ہے کہ جس کو اسٹوم آپ کو سامنے طم کے سوا کوئی حق اور سہ نہیں رہتی۔ پھر سے لے کہا تم بچ کیے ہو۔

لیکن ایک اچھا آدمی اپنی تعلیمی کامیابی کا اعتراف کر لیتا ہے اور جب اس سے کوئی غرض
 ہو جائے تو اس بات سے گھبراتا کہ اسے کوئی نصیحت کرے اس لئے کہ وہ اپنے قول و فعل
 میں سچا رہتا ہے۔ اور جب وہ کسی نصیحت میں پھنس جاتا ہے تو اپنی غصہ اور مذہب کی بدولت
 اس سے بچ جاتا ہے۔ جس طرح کوئی شخص زمین پر پھسل جائے تو سہارے کرکڑا بھی ہو
 جاتا ہے۔

یہ مثال اس شخص کی جو اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے
 اور جب اسے حاصل کر لیتا ہے تو اسے ضائع کر دیتا ہے۔

باب 6

درویش اور نیولا

شاہد عظیم نے بیوہ سے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سن لی ہے اب مجھے کسی ایسے جلد باز شخص کی مثال بتائیے۔ جو بھروسے کیجے کوئی اقدام کر جیتا ہے۔ بیوہ نے کہا۔ جو شخص اپنے معاملات میں غور و فکر سے کام نہیں لیتا وہ ہمیشہ خواستہ ہی اتفاق ہے اس کا حال وہی ہوتا ہے جو نئے لکھنؤ والے کے بعد ایک درویش کا ہوا تھا۔ حالانکہ وہ اس سے بہت محبت رکھتا تھا۔ شاہد نے کہا کہس طرح ہوا تھا؟ بیوہ نے کہا۔ لوگ جان کرتے ہیں کہ:

جو جان کے ملاتے میں ایک درویش راہ کرتا تھا۔ اس کی ایک خوبصورت بیوی بھی تھی۔ ان کے پاس ایک عرصہ سے کوئی عیال نہ ہوئی تھی کافی دیر کی تاہم بیوی کے بعد وہ اسپر سے ہوئی۔ تو بہت خوش ہوئی اور درویش بھی بہت خوش ہوا۔ اس نے اپنے خیالی کاغذ ادا کیا اور دعا کی کہ اس کے پاس لڑکا پیدا ہو۔ اس نے بیوی سے کہا تمہیں بیٹہ ہو مجھے اسپر ہے کہ لڑکا ہی ہوگا۔ جو ہماری آگھوں کی خدمت ہوگا اور ہمارے بہت کام آئے گا میں اس کا کوئی ایسا سامان رکھوں گا اور اہل علم و دولت ہوں گا۔ بیوی کہنے لگی۔ بھلے ولی ہنسکی ہانگی میں کرتے ہو جن کے حلقہ میں میری نہیں۔ کیا معلوم لڑکا ہوگا یا لڑکی؟ جو شخص اس طرح کی باتیں کرتا ہے اس کا وہی حال ہوتا ہے۔ ۱۰۰۰ سال کا ہوا تھا جس نے اپنے رعب

سچی اور جھوٹ لیا تھا۔ درویش نے کہا کہ اس طرح ہوا تو یہ بھی سنی کے کھانک جانتے کرتے ہیں کہ:

29۔ درویش اور اس کے فیلی چلاؤ

ایک درویش کو کسی تاجر کے پاس سے ہر روز سچی اور شہید بھیجا جاتا تھا۔ وہ ضرورت کے مطابق کھا لیتا اور باقی ایک سٹکے میں داخل کرتا مگر کبھی کبھار سٹکے میں سٹکا دیتا۔ حتیٰ کہ وہ سٹکا بھر گیا۔ ایک روز درویش لٹھیا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ڈھانچا تھا اور سٹکا اس کے سر کے مینا اوپر لٹکا ہوا تھا۔ اس نے سچی اور شہید کے مہکا ہونے پر غور کرتے کرتے سوچا کہ اس میں جو کچھ ہے اس کا کیا کیا؟ میں فریاد کرتا ہوں گا اور اس سے اس کی بکریاں خرچے دوں گا اور وہ ہر پانچ ماہ بعد بچے دیا کریں گی اور زیادہ دیر نہ گزرے گی کہ بہت سی بکریاں بیخ ہو جائیں گی اس طرح اس نے چار سالوں کا حساب لگایا تو چار سو سے زیادہ بکریاں بیخ ہو گئیں۔ بھروسے نے کہا میں ان کے بچے لے لو گا انہی خرچے دوں گا۔ ہر چار بکریوں کے خوش ایک گائے یا بٹل۔ زمین اور بیج بھی خرچے دوں گا۔ وہاں حصار رکھوں گا اور دیلوں کے ذریعے کھیتی باڑی کروں گا۔ گائےوں کے دودھ اور چھڑوں سے حریے بیخ کھاؤں گا۔ اس طرح پانچ سال بھی نہ گزر رہی گئے کہ کھیتی باڑی سے میرے پاس بہت سالانہ بیخ ہو جانے لگا۔ بھروسے ایک مالعیٹان مکان تعمیر کروں گا۔ کوئی بیاں اور نظام خرچے دوں گا اور ایک بہت خوبصورت عورت سے شادی کروں گا۔ اس سے ایک خوبصورت بچہ پیدا ہوگا۔ میں اس کا اچھا سامان نام رکھوں گا جب وہ 20 ہو جائے گا تو اسے اچھی تعلیم دلوں گا اور اس کے لئے اس پر خوب بخشنے کروں گا۔ اگر وہ میری بات مانا اور تو تمک دوت یہ ڈھانچا اس طرح اس کے سر پر باروں گا اور اس وقت اس نے ڈھانچے سے سٹکے کی طرف اشارہ کیا۔ ڈھانچے پر چانگ۔ اور ٹٹ گیا اور جو کچھ اس میں تھا اس کے کند پر گر پڑا۔

بھئی نے کہا میں نے تمہارے سامنے یہ چیل اس لئے جان کی ہے کہ تم دیکھو یا نہیں کہ میں جلد باڑی سے کام نہ لو۔ جن کا ذکر کرنا بھی حساب نہیں اور جن کے بارے میں تم نہیں جانتے کہ وہ درست بھی ہیں یا نہیں؟ چنانچہ درویش نے اپنی بھئی کی باتوں سے فصاحت بکڑی۔ بھروسے عورت کے پاس ایک خوبصورت سانچہ بٹھا ہوا۔ جس پر

اس کا آپ بہت خوش ہوا۔ کچھ دنوں بعد صورت کے پاک صاف ہونے کا وقت آ گیا۔ تو اس نے اور بیل سے کھانا راسپے کے پاس بیٹھا میں ابھی غسل کر کے آتی ہوں۔ پھر وہ غسل کرنے کے لئے چلی گئی۔ تھوڑی سی دیر گزری تو میں نے کمرہ میں کدواں لگا کر صاف ہونے آ گیا۔ چون اسے کوئی ایسا شخص نہ مل سکا جسے وہ اپنے بیٹے کے پاس پھونک جانے سوائے اس کے پختہ ہونے کے جسے اس نے اس وقت پالا تھا جبکہ وہ کچھ دن سا تھا اور وہ اس کے نزدیک اس کے بیٹے کے برابر ہی تھا۔ اور بیل اسے بچے کے پاس پھونک کر دروازہ بند کر کے کا صاف کے ساتھ چلا گیا۔ اسے میں کسی مل سے چادر سانپ لگا اور بچے کے قریب آ گیا نہ لے نے اس پر مل کر گیا اسے مارا اور اس کو کھوے کھوے کر دیا اس کے خون سے اس کا منہ بھر گیا۔ اس کے بعد وہ بیل بھی آ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو کھولا سانپ کو مارا اس کے کی خوشی میں آگے جا کر ملا۔ جب وہ بیل نے اس کا خون آلودہ دیکھا تو اس کے ہوش بڑ گئے۔ اس نے کہا کہ نہ لے نے اس کے بیٹے کا کھانہ دیا ہے پھر نہ سچا کھا اور حقیقت حال سمجھ کر اسے بغیر جلد بازی میں ڈھالنے کر نہ لے کے سر پر دے مارا اور گر گیا پھر کرے میں آ یا اور بچے کو گنج سلامت دیکھا اس کے پاس سانپ کے کھوے کھوے سے مرے گئے۔ جب اسے حقیقت حال کا پتہ چلا اور اس نے اپنی جلد بازی کا اہتمام کیج لیا تو اپنے سر پر وہ چھو مارنے لگا اور کہنے لگا۔ کاش مجھے یہ پتہ نہ ملتا اور میں یہ بے وقالی کا سرکب نہ ہوتا۔ اسی دوران اس کی بیٹی بھی آگئی اس نے اس کی جب یہ حالت دیکھی تو کہنے لگی۔ کیا ہوا ہے تمہیں؟ اور وہ بیٹی نے اسے نہ لے کے اچھے کر دیا اور اپنے رے سلوک کا سارا قصہ سنایا۔ تو اس نے کہا کہ یہ جلد بازی کا نتیجہ ہے۔

تو یہ ہے اس شخص کی مثال 'جو غور و فکر سے کام نہیں لیتا' بلکہ جلد بازی میں کوئی اقدام کر بیٹھتا ہے۔

باب 7

چوہا اور ملی

شاہر خیم نے بیوہ سے کہا۔ میں نے یہ مثال سن لی ہے اب آپ مجھے ایسے شخص کی مثال بتائیں جس کے بہت سے دشمن ہوں اور وہ اسے ہر طرف سے گھیر لیں اور جب اسے اپنی موت ٹھکانے لگے تو اپنے دشمنوں میں سے ایک سے مصافحت کر کے اپنے چھوڑنے کی کوشش کرے اور ہر طرف کی حالت سے سلامتی نکل آئے اور محفوظ رہ جائے اور جس دشمن سے اس نے یہ نصیحت کی کہ اس سے دوکارہی بھی کرے۔ بیوہ نے کہا۔ دوستی اور دشمنی بھی یکساں حالت پر نہیں رہتی۔ بسا اوقات دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے اور دشمنی دوستی میں۔ اور اس کے بھی خطر میں کچھ حالات اور اسباب اور تجربات ہوتے ہیں حتمہً آدمی ہر طرح کے لئے نئی سوچ اختیار کرتا ہے۔ دشمن کے لئے جنگ اور دوست کے لئے محبت، کسی نقصان سے بچنے کی کماندے کو حاصل کرنے کے لئے دشمن سے اولیٰ عزت اور عزائم کی حتمہً آدمی کو اس کے نزدیک ہونے اور اس سے دورا سمجھنے سے نہیں روکتی بلکہ اس معاملے میں دانشمندی سے کام لیتا ہے۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔

اس کی مثال یہ ہے اور ملی کی ہے جب وہ کسی مصیبت میں پھنس گئے تو باہمی تعاون اور مصافحت سے اس مشکل سے نکل گئے۔ بادشاہ نے کہا کسی طرح ہوا تو کیا؟ بھلا

نے کہا۔ ٹھیک جان کر تے ہیں کہ:

ایک بہت بڑے درخت کی کھوئس ایک لی، جتنی جی بھرے، وہی بچا تھا۔ اس کے قریب ہی ایک چوہے کا ٹل تھا۔ اسے طرے دن کہا جاتا تھا۔ اس ٹل سے میں کھادی بہت آتا کرتے تھے اور جانوروں اور پرندوں کا کھانا کرتے تھے ایک روز ایک کھادی آیا اور اس نے وہی کے گھر کے قریب پتا چال لگا دیا۔ نہ بڑا دور نہ گزری جی کہ وہ اس میں پھنس گئی۔ اس دوران چوہا ٹلی سے لگن کر کھانے کی کسی چیز میں اور دھرم بھر رہا تھا اور ٹلی سے غور و فکر کی تھا۔ اچانک اس نے ٹلی کو جال میں پھنسے ہوئے دیکھا تو بہت خوش ہوا لیکن جب اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس کے چپچپے لہے لہا۔ اور درخت پر اسے اور نظر آتا ہوا اس پر پھنسے کے لئے تیار تھا۔ در درخت زود ہو گیا مگر چپچپے جانے تو تھکا پکڑ گئے اور انہیں ہانپا جانے تو دلو بہت لے لارہ گئے یہ سچے ٹلی پھاڑا کھائے۔ اس نے دل میں سوچا مجھے تو ایک بڑی مصیبت نے گھیر لیا ہے لیکن سب اثرات نے میرے خلاف اچھا کر لیا ہے اور ہر طرف سے صحیحیئیں مجھ پر ہجوم کر آئی ہیں۔ لیکن میرے پاس حملہ ہے۔ مجھے گھبرانے کی ضرورت نہیں، مجھ پر درخت طاری نہیں ہوتی چاہئے۔ میرے ہوش نہیں اڑنے چاہئیں۔ جھنڈا وہی کی حمل جب تک جگ کام کر سکا اور ناخنیں چاہئے۔ اور کسی حال میں بھی اس کے حواس گم نہیں ہونے چاہئیں۔ حملہ سمندر کی مانند ہے جس کی کھول کا کوئی انداز نہیں ہو سکتا۔ کسی صاحب حمل پر مصیبت اس حد تک شدید نہیں ہو چلتی کہ اسے ہلاک ہی کر دے۔ اور کسی فراہم کے حصول کی گھن اس حد تک نہیں ہوتی چاہئے۔ گراے حواس انا نہ کرے اور بھراے کوئی راہ بھائی نہ دے اب میرے لئے اس مصیبت سے نجات کی صورت اس کے اور اور کوئی نہیں کہ میں ٹلی سے مصالحت کروں اس پر بھی وہی ہی مصیبت آئی ہوئی ہے جس جس پر آئی ہے ہو سکتا ہے جب وہ میری داغ جھنڈا اور جی بھنگنے سے جس سے اسے کوئی قریب و غایب ہو نہیں ہے تو اس پر غور کرے اور بھر میری مدد کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور بھر ہم دونوں ہی نکل جائیں۔

بھر چوہا ٹلی کے قریب گیا اور اسے کہا۔ کیا حال ہے؟ ٹلی نے کہا جیسا تم چاہتے ہو۔ مصیبت میں ہوں۔ اس نے کہا میں بھی آج تمہارے ساتھ مصیبت میں شریک ہوں۔

اپنے لئے بھی اسی ذریعے سے بچ جانے کی خواہش رکھتا ہوں جس ذریعے سے تمہارے لئے رکھتا ہوں۔ میری ان باتوں میں نہ سمجھتے ہو نہ فریب پڑے نہ لامیری کا خطرہ اس چمکا ہوا ہے۔ اور یہ لامیری کثرت میں ہے اور یہ دونوں میرے اور تمہارے یکساں دشمن ہیں۔ اگر تم مجھے جان کی امان دو تو میں تمہاری رسیاں کا تہہ دیتا ہوں اور تمہیں اس مشکل سے بچا لیتا ہوں۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم میں سے ہر ایسا اپنے ساتھی کے سبب بچ جائے گا۔ جس طرح کشش پر سوار ٹرک کشش کے ذریعے بچ جاتا ہے۔ اور کشش ان کے ذریعے بچ جاتی ہے جب ٹرک نے چمکے کی باتیں سنیں اور سمجھ لیا کہ یہ بچ کھڑا ہے تو کہنے لگی۔ تمہاری یہ باتیں گمراہی معلوم ہوئی ہیں میں بھی کسی ایسے طریقے کی خواہش مند ہوں جس سے مجھے اور تمہیں نجات مل جائے اور اگر تم نے ایسا کیا تو جب تک نہ وہ ہوں گی تمہاری فکر کر اور ہوں گی۔

چمکے نے کہا۔ میں تمہارے پاس آ کر ایک دہی کے ساتھ تمہاری رسیاں کا تہہ دوں گا کہ پچھلے دو سالوں میں اس نے رسیاں کا کافی شرواع کر دیا۔ اور جب وہ اور بولے تو نے دیکھا کہ چمکے کی باتوں کے پاس چلا گیا ہے تو اس سے باز ہو کر واپس چلے گئے اس کے بعد چمکے نے وہی کی رسیاں کا تہہ دیا۔ اور کافی شرواع کر دی۔ اس بات نے اسے کہا کیا بات ہے؟ رسیاں کا تہہ دینا میری نہیں دیکھا ہے؟ اگر تم نے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بعد اپنی نیت بدل لی ہے اور اس لئے میرے کام میں سستی رکھنا شروع ہو گیا ہے تو میں تمہیں اس لئے کچھ آدلی اپنے ساتھی کا حق دہا کر نے میں کوئی حق نہیں کرتا۔ تم نے میرے ساتھ دوستی کرنے کا قہر دیا ہے اور ابھی دیکھی لیا ہے۔ اب تمہیں اس کا بدلہ دینا چاہئے۔ اور اس دشمنی کو کم از کم میں نہیں لانا چاہئے۔ جس سے پہلے میرے اور تمہارے درمیان ہوا کرتی تھی۔ ہماری سب سے بڑی بات یہ تھی کہ ہمیں دشمنی کا بھول جانا چاہئے۔ ہم دیکھ کر نے میں نے دیکھی کہ تمہارے دوستی تھی۔ اور تمہاری کامیابی کا ہمیں کوئی حق نہیں تھا۔ ایک مرتبہ کہ حسن سلوک اپنا آدلی اپنے من کا شکر گزار ہوتا ہے اس سے کینہیں رکھتا۔ ایک مرتبہ کہ حسن سلوک اسے بہت مرتبہ کہی ہو سکتی ہے اور دیتا ہے۔ کسی کا قول ہے سب سے بڑا دشمن وہی ہے جو تمہاری کمر بستہ کی ہے۔ جس شخص کے سامنے عاجزی کا اختیار کیا جائے اور اس سے صاف کر دینے کی درخواست کی جائے لیکن وہ تمہیں نہ نکالے اور صاف نہ کرے تو اس نے تمہاری کمر بستہ کی۔

چمے نے کہا۔ دوست اور طرح کے ہوتے ہیں۔ آپ وہ جو رضا اور محبت دوست
ہے اور اور اور جو کسی بھڑکی سے ہے۔ یہ دونوں علی قانہ کے طور پر ہوتے ہیں۔ اور
تھکان سے بچنا چاہتے ہیں۔ جو اپنی رضا اور محبت سے دوست بننا ہے اس سے بے تعلقی
ہوتی ہے اور تمام حالات میں اس پر اصرار کیا جاتا ہے۔ لیکن جو کسی بھڑکی سے دوست ہے
بعض حالات میں اس سے بے تعلقی ہوتی جاتی ہے اور بعض میں اس سے استغناء کی جاتی ہے
۔ اور چونکہ بعض ایسے دوست کی بلکہ ضروریات کو اپنے پاس گروہی رکھتا ہے کہ سرخ آنے پر
اس حال سے بچ سکے جس کا اسے خوف ہے۔ ایسے دوست سے قطعہ رکھنے کا قصد غری
قانہ سے حاصل ہوتا ہے۔ جس نے تم سے جو حد کیا تھا اسے پر راکھیے وہاں اور اس کے
ساتھ تم سے استغناء بھی رکھوں گا۔ اس لئے کہ مجھے خدشہ ہے کہ تمہارے انہوں میں مجھ پر
وہی مصیبت نہ آ جائے۔ جس کے خوف نے مجھے تمہارے ساتھ مصالحت کرنے پر مجبور کیا
تھا۔ اور جیسے بھی اس پر مجبور کیا تھا۔ کہ اس مصالحت کو قبول کرو۔ یہ کام کوئی وقت ہوتا ہے
اور جو کام اپنے وقت پر نہ کیا جائے اس کا انجام سچا نہیں ہوتا جس تمہاری ساری رسیاں کات
دوں گا لیکن ایک گروہی رکھوں گا۔ اور اسے میں صرف اس وقت کاٹوں گا جب میں سمجھوں
گا کہ تمہارا دھیان کسی اور طرف ہے اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب میں غلامی کو آتے
ہوئے دیکھوں مگر چمے نے رسیاں کا کٹی شروع کر دی تھی اور ان غلامی بھی آگیا تھی
نے اسے کہا۔ اب ذرا سنجی سے رسیاں کا ٹوڑ چو۔ اتنی ہی سے کانٹے لگا جب وہ قاری ہو گیا
تو ملی پھاٹک لگا کر درخت پر چڑھ گئی غلامی رہشت زدہ سا ہو گیا جو اب بھی کٹی ملی میں جا
کھسا۔ غلامی نے آکر پتا کیا اور چاہل بکڑا اور کام کام میں چلا گیا۔

اس کے بعد چمے اپنی سے ٹکڑا آ کر میرا نے ملی کے قریب جا اپنے نہ کیلی نے
اسے آواز دی۔ اسے خبر غلو دوست! میرے حسن! میرے پاس کیوں نہیں آتے؟ ۲۴ کہ میں
تمہارے احسان کا صلہ دوں؟ میرے پاس آؤ ذاتی کو قسم نہ کرو۔ جو شخص کسی کو اپنے دوست بنا
لے اور پھر ذاتی توڑ دے تو وہ ذاتی اور اخوت کے میل سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے
دوست احباب اس کے قانہ سے باہر ہو جاتے ہیں تم نے مجھ پر کمال فراموشی احسان
کیا ہے۔ اس لئے تمہارا حال بننا ہے کہ تم مجھ سے اور میرے دوست احباب سے اس کا صلہ

پاؤ اور مجھ سے بالکل نہ ڈر۔ جان لو! جو کچھ میرے پاس ہے وہ تمہارے لئے ہے۔ مجھ اس نے اپنی باتوں کی صداقت پر جس قسم کا یقین اس پر ہے اسے بھلا آواز سے کہا۔ کچھ دوسریاں ایسی ہوتی ہیں جن کے پاس میں دشمنی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور وہ ظاہری دشمنی سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے جو شخص ایسی دوستی سے احتیاط نہیں کرتا وہ اس شخص کی طرح گر جاتا ہے۔ جو درست چلنی پر سوار ہو بھلا سے لڑکھاتا جائے اور بھلا چلنی کے قدموں میں بیجا ہو لیکن بھلا چلنی اسے روانہ کر چلا کر دیتا ہے۔ دوست کا نام دوست ہی لئے تو ہوتا ہے کہ اس سے کام نہ لے کی توقع ہوتی ہے اور دشمن کا نام دشمن اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے تھکان دیکھنے کا نام پڑتا ہے۔ یہ تو دیکھتے نہیں کہ جانوروں کے بچے اپنے ماؤں کے پیچھے دوڑتے ہیں کی توقع میں جانتے ہیں مگر جب ان کی توقع فتم ہو جاتی ہے تو ان سے سزا سز پیتے ہیں۔ بعض اوقات کوئی دوست اپنے دوست سے دو محلات دور اک لیتا ہے جو پہلے اس پر کیا کرتا تھا لیکن اس سے کسی تھکان کا نام پڑ نہیں پاتا۔ اس لئے کہ ان کے دل میں کوئی دشمنی نہیں ہوتی۔ مگر جس کی نفرت میں دشمنی ہو اور بھلا کسی جہ سے بھلا ہو کہ وہ دشمنی کا نام نہ کرے تو جب اس کی بھلائی فتم ہو جاتی ہے اس کی دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے اور وہ اپنی اصل نفرت پر آ جاتا ہے۔ جس طرح پالی گڑ سے کریم کیا جاتا ہے اور جب آگ بھالی جاتی ہے تو پالی وہ پارہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ میرے دشمنوں میں سے کوئی دشمن بھی تم سے زیادہ میرے لئے ضرور سارا نہیں۔ لیکن ایک ضرورت نے مجھے ہمارے جس میں معاملت کرنے پر مجبور کر دیا تھا مگر اب وہ ضرورت فتم ہو گئی ہے اور مجھے خود ہے کہ اس ضرورت کے فتم ہونے ہی دشمنی بائیں آ جانے کی کڑواہٹ لے لے اپنے طاقتور دشمن کے قریب ہونے میں کوئی فائدہ نہیں نہ کسی حقیر کے لئے کسی اعزاز دشمن کے قریب میں کوئی فائدہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے نہ جانے کے سوا جس میں اب میری کوئی ضرورت نہیں۔ مگر مجھے اب تمہاری کوئی ضرورت نہیں اور تم ہی مجھے کوئی احساں بھی نہیں۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ طاقتور دشمن سے محفوظ رہنے والا کدو شخص اس طاقتور سے زیادہ محفوظ رہتا ہے جو کدو سے دھوکا کھا جائے اور اس پر مطمئن ہو جائے۔ محفوظ رہنے کی بھلائی کی صورت میں اپنے دشمن سے معاملت کر لیتا ہے اور اس سے محبت اور احسان کا اظہار کرتا ہے جب اس کے سوا سے کوئی اور چارہ نہیں ہوتا لیکن جب اسے

سورج جتا ہے فوراً اس سے الگ ہو جاتا ہے۔ یہ جان لو کہ جلد بازی میں لکھیں بیجا کر لینے کی تعلیمی تاویل سوائی ہوتی ہے۔ جلد آؤں اپنے جس دشمن سے مصالحت کرتا ہے اس سے جو مہر و جان کرتا ہے اس کی پاسداری کرتا ہے۔ مگر اس پر مکمل اعتماد نہیں کرتا۔ اور اس کے نزدیک ہونے کے باوجود اپنے آپ کو اس سے محفوظ نہیں سمجھتا۔ لہذا اس سے دور جتنا دور رہے گا کسی مٹا سب ہے جس میں اور رو کر تم سے محبت کروں گا۔ اور تمہارے لئے سلاحتی کا خود اعلیٰ مندر ہوں گا حالانکہ اس سے قبل میں یہ نہیں کرتا تھا۔ اور تمہارے لئے بھی اس میں کوئی حرج کی بات نہیں کرتا میرے اس سٹوک کا اصلاحی قسم کے سٹوک کے ساتھ دیتی رہا۔ اس لئے کہ ہمارے ایک چکا کھار ہے کی کوئی صورت نہیں۔ خدایا حافظ۔

باب 8

بادشاہ اور لغزو

شاہ دہلیم نے یہ بات کہہ۔ میں نے یہ مثال ذہن لی ہے۔ اب مجھے ان لوگوں کی مثال بتائیے جن کے دلوں میں انتقام کا جذبہ اور انہیں ایک دوسرے سے سخت اعتیاد کی ضرورت ہو۔ یہ بات کہہ۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

ہندوستان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تھا جسے بڑے دن کہتے تھے۔ اس کے پاس ایک پرندہ تھا جس کا نام لغزو تھا اس پرندے کا ایک بچہ تھا۔ یہ پرندہ اور اس کا بچہ ابھی ابھی پائیں کرنے کی وجہ سے بادشاہ کو بہت پیارے لگتے تھے۔ اس نے عمر بیکار بن کر وہاں فانی ہو جانے میں رکھا جانے۔ اور اس کی خوب نگہداشت کی جائے۔ اتفاق یہ ہوا کہ بادشاہ کے پاس ایک لڑکا بھی تھا جو اس پرندے کا بچہ تھا۔ اس لڑکے سے بہت باتیں ہو گئیں۔ اور یہ دونوں بچے اچھے کھیلنے لگے۔ لغزو پر روز بھاری چاٹا اور مہم جویم کا کھیل لے کر آتا۔ آدھا بادشاہ کے بچے کو کھلاتا اور آدھا اپنے بچے کو۔ اس طرح وہ دونوں بہت جلد بڑے ہو گئے اور بادشاہ کی اس کے حسن سلوک کا اثر لیا جس طرح یہ محسوس کیا کرتا تھا اس لئے اس کے دل میں لغزو کی قدر و قیمت اور محبت مزید بڑھ گئی۔

ایک روز ایسا ہوا کہ لغزو کھیل لانے کے لئے گیا ہوا تھا اور اس کا بچہ لڑکے کی گرد میں تھا کسی نے یہ بات نہ کہی۔ لڑکے کو جھٹکا اور اس نے اسے زمین پر دے مارا اور وہ

کر گیا۔ جب غزوہ ابھی آ یا تو اس نے اپنے بچے کو مراد آباد لکھا تو بہت زیادہ روپا کم زد ہو کر کہنے لگا۔ مراد آبادی بادشاہوں کا جن کا نہ کوئی عہدہ چان بھٹا ہے نہ اس کی پاسداری، لہذا اس شخص پر جو ایسے بادشاہوں کے پاس رہے جن میں وہ لکھا ہوا تھا۔ جو کسی سے محبت نہیں رکھتے جن کو کوئی شخص صرف اس وقت اچھا لگتا ہے جب ان کو اس کے کوئی غرض ہوتی ہے۔ اور اس کے علم و ہنر کی انہیں ضرورت ہوتی ہے۔ پھر وہ اس کی عزت بھی کرتے ہیں لیکن جب اس کی غرض ختم ہو جاتی ہے تو پھر نہ کوئی محبت نہ وہ اپنی نہ حسن سلوک نہ درگزر اور نہ حق کی پہچان۔ ایسے بادشاہوں کا سارا کام ہرجا کاری اور علم و زبانی پر مبنی ہوتا ہے۔ وہ اپنے بڑے بڑے جرائم کو بھی معمولی سمجھتے ہیں، انہی میں سے ایک یہ آسان فراموشی ہے جس کے اندر کوئی رد و بدل نہیں، جس نے اپنے ہی بھائی اور دوست سے بے وفائی کر ڈالی۔ پھر وہ نیسے کے عالم میں لڑکے کے چور سے پر محبت، چور اس کی آگھ پھوڑ ڈالی اور داکر آئیدار دست پر چاہیٹھا۔

جب بادشاہ کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے بہت آواز ماری اور بڑا جھوٹ لے کر کوئی خط لکھا پھر وہ اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ غزوہ جس میں چان کی امان بننے چکا تھا آؤ۔ اس نے کہا۔ بادشاہ! یہ عہدہ شخص اپنے جسم کی پاداش میں ضرور بیکار کیا ہے اگر اسے جلد سزا دیں گے تو پھر مراد بادشاہ کی کرپتی ہے یہ خطا غرض کی نسلوں کو ملتی ہے۔ تم نے بیٹے سے میرے بیٹے سے بے وفائی کی تو میں نے اسے جلد سزا دے ڈالی۔ بادشاہ نے کہا۔ ہم نے تمہارے بیٹے کے ساتھ بے وفائی کی اور تم نے ہم سے انتقام لے لیا۔ اب نہ جس میں ہم سے کوئی بدلہ لینا ہے اور نہ ہم نے۔ لہذا تم امن و امان کے ساتھ ہمارے پاس واپس آ جاؤ۔ غزوہ نے کہا۔ میں بھی گئی تمہارے پاس نہ آؤں گا۔ اس لئے کہ بادشاہوں نے انتقام لینے کی خواہش رکھنے والے کے قریب جانے سے بھی منع کیا ہے کیونکہ گنہگار کی مرمانی، نری اور شفقت، خوف اور چمکانی میں ہی اضافہ کرتی ہے کیونکہ شخص سے محبت ہونے کے لئے اس سے خوف اور بے سے بھڑکائی دار قابل احوال رہے ہیں تو اس سے جھنڈ آؤں اپنے آپ کو اپنا دوست اپنے بھائیوں کو اپنا ساتھی، انہی کو اپنا محبوب اپنے بچوں کو اپنی وادگار، اور اپنے عزیز ہمارا کاپ اپنا غرض خواہ سمجھتا ہے کہ وہ ان میں سے اپنے آپ کو

عجیبی کرتا ہے اور میں وہ ایک دنیا انگیزی اور دھتکارا ہوا شخص ہوں جس نے تم سے تم کے
بھاری بوجھ کے ساتھ اور بولی زادہ اور انہیں لیا۔ اور کوئی اسے میرے ساتھ اٹھانے کا بھی نہیں۔
میں اس پر ہار گیا ہوں۔ خدا حافظ!

بادشاہ نے اسے کہا۔ اگر تم نے ہمارے جرم کو ہم سے انعام نہ لے لیا ہوتا
تو ہمارا یہ انعام ہماری دہائی کے بغیر ہوتا تو بھرا پیسے ہی تھا جیسے تم کہہ رہے ہو۔ لیکن جب
انعام ہماری طرف سے ہوئی ہے تو پھر تمہارا کیا کہہ ہے؟ بھرا کوئی سب سے جس کی طاقت ہم پر
اٹھائیں کر رہے ہو؟ آؤ! دیکھو آ جاؤ! انہیں جان کی امان دی ہے۔ غزوہ نے کہا۔ کینڈاؤں
میں پوشیدہ ہوتا ہے اور بہت تکلیف دہ ہوتا ہے نہ جان ال کے حلقہ گناہت جس کی کوئی
دل ہی کسی دل کے حلقہ نہ جان سے جو کہ گئی کوئی دہ سے سکا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ میرا
دل تمہاری زبان کے حلقہ کو بھی نہیں دے گا اور نہ تمہارا دل میری زبان کے حلقہ۔ بادشاہ
نے کہا کینڈاؤں تو بہت سے لوگوں میں پڑا جاتا ہے لیکن ایسا کون حلقہ ہے جو کینڈاؤں
کرنے کے بجائے اسے پالنے کا زیادہ فریضہ ہو۔ غزوہ نے کہا یہ یہی ہے جیسا کہ تم نے
کہا ہے۔ حلقہ آوی کو ایسا یاد رکھنا چاہئے کہ انعام کی آگ میں بیٹے والا کینڈاؤں شخص
اپنے انعام کو بھول نہیں سکتا اور۔۔۔ کی توجہ اس سے ہٹ نہیں سکتی حلقہ آوی کو کڑھو کے اور
نیلے سے خائف رہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ بہت سے دشمنوں کا مقابلہ بھی سے جسکی کیا
جاتا ہے اس تک کہ ان کو نرمی اور طاقت سے نکال کر لیا جاتا ہے جس طرح کہ جنگی جہتی کو
سودھائے ہوئے جہتی سے نکال کر لیا جاتا ہے۔ بادشاہ نے کہا حلقہ اور اچھا آوی کسی اپنے
دشمنوں اور بھائیوں کو نہیں چھوڑتا اور اپنے غیر خواہوں کو خلع نہیں کرتا خواہ اسے اپنی جان
کا خوف ہی کیوں نہ ہو؟ یہاں تک کہ یہ عادت تو ایک حقیر جانور میں بھی پائی جاتی ہے۔
جس میں معلوم ہے کہ ایک ملک کے لوگ پہلے تو اس کا لاشہ دیکھتے ہیں پھر ان کو کھا جاتے ہیں
؟ لیکن جو ان کے ساتھ رہتا ہے وہ سب جگہ کچ کر گئی ان کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔

غزوہ نے کہا۔ کینڈاؤں ہمیشہ پوشیدہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ خوفناک کینڈاؤں
ہوتا ہے جو بادشاہوں کے دل میں ہوں گے کہ بادشاہ تو انعام کے دلدادہ ہوتے ہیں اور
دلہ لیتے لپٹے لپٹے فرماتے ہیں۔ حلقہ شخص بھی کسی خاصش کیلئے سے ہو کر نہیں نکلتا۔

صحبت ہے لیکن اس سب سے بڑی سمیت موت ہے جس شخص کو دکھ پہنچا کہ اس کے دکھ
 کو اس شخص کے دکھ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے اس جیسا ہی دکھ پہنچا ہو۔ مجھے جو دکھ پہنچا ہے
 اس کی وجہ سے میں تمہارے دکھ کو بخوبی جانتا ہوں۔ اس لئے کہ تمہارا دکھ میرے دکھ کے
 برابر ہے۔ لیکن مجھے تمہارے پاس۔ بے شک کوئی غم نہیں آتی۔ اس لئے کہ جب تم اس
 سلوک کو یاد کرو گے جس نے تمہارے بچے کے ساتھ کیا ہے اور جب میں اس سلوک کو یاد
 کروں گا تو تمہارے بچے نے میرے ساتھ کیا ہے تو پھر ہمارے دلوں کی کیفیت بدل جائے
 گی۔

پادشاہ نے کہا۔ اس شخص میں کوئی غم نہیں ہوتی جو اپنے کینے کو دل سے نکال
 سکے اور اسے گلانا سکے۔ غم نہ کیا۔ جس شخص کے پاؤں کے اندر زخم ہو اگر وہ بچنے کی
 کوشش کرے گا تو اس کا زخم دوبارہ بچے گا۔ اور جس شخص کی آنکھیں دھکی ہو اس کا وہ ہوا
 کی طرف منہ کرے گا تو وہ اپنی تحیف دوبارہ جھالے گا۔ اسی طرح جب مغموم ظالم نے
 پاپ باندھے گا تو پہلی ہلاکت کا آپ ہی سامان کرے گا۔ دیکھا کہ وہ بچے جیسے ہے جس شخص کے
 لئے ضروری ہے کہ خطرات سے بچے اور غلامانہ حالت سے نکلے اور وہ اپنے اپنے خطرات سے
 بچے اور حالات کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگائے اپنی طاقت اور تہہ پر مجبور نہ کرے جس سے
 اسے خوف ہو اس کے حق کے میں نہ آئے جو شخص اپنی طاقت پر مجبور کرے گا وہ خطرات کا
 رادہ پر چل جائے گا۔ اور اپنی موت سے بڑھ کر کام کرے گا اور اپنے آپ کو چاک کر لے گا جو
 شخص اپنے منہ سے بڑا اقتدار لے گا اور دانشمندی سے کام نہیں لے گا وہ اپنے دشمن سے
 بڑھ کر اپنا دشمن ہو گا۔ کسی شخص کو کھڑے کے پار سے غم غور کر نہیں کرنی چاہئے اس لئے کہ کسی
 کو غم نہیں کہ ان کی بات تھوہری کی طرف سے اس پر آدھی ہے اور ان کی اس سے اور جاری
 ہے۔ جھنڈ آدھی جب تک لیکن ہو کسی پر احتیاط کر جہاں جب خوف کی حالت سے نکلے گی
 صورت موجود ہو وہ خوف کی حالت میں نہیں رہتا۔ میں بھی اپنے چہرے کی کئی صورتیں دیکھ
 ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ میں جو صورت بھی اختیار کروں گا اپنے مقصد کو حاصل کر سکوں گا
 ۔ پانچ فیصد نہیں کہیں اگر کوئی شخص اس کو پانچ زار مار دے گا تو اس کے لئے کافی رہیں گی۔

غریب المومنین میں اس کا ساتھ دینے کی اس کے دور رسیتے والے کو قریب کر دیں گی اور اس کے لئے از حد سفاک اور دوست صاحب سفاک کر دیں گی۔ مکمل ہے کسی کو ایذا پہنچانے سے باز رہنا۔ دوسری ہے اُنکے انداز سے ٹھکڑ کرنا۔ تیسری ہے ٹھکڑ و شبہات سے بچنا۔ چوتھی ہے حسن الحقائق۔ پانچویں ہے حسن کردار۔ جب انسان کو اپنی جان کا خوف نہ ہے تو اپنے مال، نفل، اعیان کو چھوڑ دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اس لئے کہ اسے ان کے بدلے اور مل جاتے ہیں لیکن اسے اپنی جان کے بدلے دوسری جان نہیں ملتی، سب سے بڑا مال وہ ہے جسے رادو خدا میں خرچ نہ کیا جائے۔ سب سے بڑی عبادت وہ ہے جو اللہ کی جرات سے ہو شہیروں کی بہرہ ورانہ ہوں۔ سب سے بڑی اولاد وہ ہوتی ہے جو اپنے والدین کی تائید مان ہو سب سے بڑے ساجھی وہ ہوتے ہیں جو مصیبت کے وقت ساتھ چھوڑ دیں۔ سب سے بڑے سحران وہ ہوتے ہیں جو اپنی رعایا کی حفاظت نہ کر سکیں اور سب گناہ لوگ ان سے ذور ہوں۔ سب سے بڑا ملک وہ ہے جہاں غرضالی اور اس کی تہہ اور سب پادشاہ و میرے لئے بھی تمہارے پاس رہنے میں کوئی امن نہیں، کوئی اطمینان نہیں یہ کہہ کر اس نے پادشاہ کو لوہار کا ہار لٹا دیا۔

یہ ہے مثال ان لوگوں کی جو اپنے دل میں اعتقاد کا پتہ نہ رکھتے ہیں اور جن کو پاک دوسرے سے سخت احتیاط دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

باب 9

شیر اور گیدڑ

شاہ و چشم نے بیٹے کا سے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سنی ہے اب مجھے اس بادشاہ کی مثال بتائیے جو کسی بے گناہ کو سزا دے جیسے یا کسی بے گناہ پر کوئی زیادتی کر جائے اور پھر اس کو دیے سے درجہ کرے۔

بیٹے کا کہنا کہ کوئی بادشاہ کسی بے گناہ شخص سے عطا ہونے والی کرپشن اور بھروسے اس طرح میں سے جو سزا کرے تو اس سے اس شخص کو بہت نقصان پہنچتا ہے بلکہ بادشاہ کا حق یہ ہوتا ہے کہ جو شخص اس طرح کی آزمائش میں چڑ گیا ہو اس کے حالات پر غور کرے اور اس کی صلاحیتوں کو پرکھے۔ اور اگر وہ ان لوگوں میں سے ہو جن کی دانشمندی اور امانت دہانت پر ان کا کیا جاسکتا ہو تو بادشاہ کو اسے دوبارہ اپنے قریب کر لینے کی خواہش ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ حکومت کا کل اہل دانش کی وجہ سے قائم ہو سکتا ہے۔

ایسے لوگ ہی وزیر اور مددگار بن سکتے ہیں اور ایسے لوگوں سے محبت اور خیر خواہی کے چند بے حد ہی کامد و فائدہ جاسکتے ہیں۔ بادشاہ کو بہت سے امور درپیش ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے اسے بہت سے مددگاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ ان میں سے ایسے لوگ کم ہوتے ہیں جن کے اندر خیر خواہی اور امانت دہانت موجود ہو۔ اس بادشاہ کی مثال شیر اور گیدڑ کی ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ۔ بیٹے کا کہنا کہ لوگ جان کر تے ہیں کہ:

ایک گیدڑ کسی کار میں دوسرے گیدڑوں، بھیڑیوں اور لوہڑیوں کے ساتھ دھڑکتا تھا۔ وہ بیڑا زبرد و عابد تھا۔ دوسرے جانوروں جیسی حرکات نہیں کرتا تھا۔ اس کی طرح کسی پر طریق نہیں کرتا تھا۔ نہ کسی کا ٹھون بھاتا اور نہ کسی کا گوشت کھاتا تھا۔ ایک روز دوسرے جانوروں نے اس سے خوب ہنسنے لگا اور کہا، تمہارا یہ دو بیڑا تمہاری ہی پر سائی ہو گیا، اگلے چند فیصلے۔ تجھے تمہاری ہی پر سائی تمہارے ہی کسی کام نہیں آتی۔ تمہیں وہاری طرح بھاگنا اور کرنی ہوگی اور ہمارے جیسے کام کرنے کے۔ تمہیں آغوش نے گوشت کھانے اور خون پھانے سے منع کیا ہے؟ گیدڑ نے کہا۔ میں تمہارے ساتھ رہنے کی وجہ سے جرائم کا شادی نہیں بن سکتا، جب تک میں اپنے آپ کو خدا ان کا عادی نہ بنوں۔ اس لئے کہ جرائم دوستوں اور حوالی کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ چونکہ آدمی کا اپنے دل اور فعل کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اگر کسی اچھی جگہ رہنے والے کا ہی عمل اچھا ہوتا اور بری جگہ رہنے والے کا برا ہوتا تو اگر کوئی شخص کسی نہایت گنہگار کو اس سے عبادت خانے میں لے کر دے تو گنہگار نہ ہوگا اور کوئی شخص کسی توبہ مند سے جگہ میں زندہ بچاؤ دے تو وہ گنہگار ہو جائے گا۔ میں تو صرف اپنے جسم کے لحاظ سے تمہارے ساتھ رہتا ہوں، اپنے دل اور عمل کے لحاظ سے نہیں رہتا۔ اس لئے کہ جس انسان کے منہ کیجے سے آگاہ ہوں اس لئے اپنے حال میں گنہگار رہتا ہوں۔

پہنچے یہ گیدڑ اپنے اسی کردار پر ثابت قدم باور رکھتا اور سائی میں مشغول ہو گیا۔ حتیٰ کہ اس ملائے کے بادشاہ شیر کو بھی اس کی خبر ہو گئی۔ اسے اس کی نیکی، پاکیزگی اور نہ جہ تعز کی کے حلق بتایا گیا تو اس نے اس سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا اور اسے بلانے کے لئے کسی کو بھیج دیا۔ جب وہ آگیا اور اس سے گفتگو کی تو اسے اپنے تصور کے مطابق پلاؤ بکھرے خوں کے بعد اسے بھر دیا اسے کہا تم جانتے ہو کہ میرے مقابل اور مددگار بہت سے ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے اور مددگاروں کی ضرورت ہے۔ مجھے تمہاری پاکیزگی اور عمل و داخل اور دیندار کی کاظم ہو اس لئے مجھے تمہاری ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اب میں تمہیں ایک ہمراہ سرداری سونپ رہا ہوں جس میں اپنے خاص طریق میں شامل کر رہا ہوں۔ گیدڑ نے کہا۔ وہاں ہوں تو یہ اختیار حاصل ہے۔ وہاں دوسرے ملکیت چلانے کے لئے اپنے مددگار منتخب کریں لیکن ان سے بڑے ہی ضروری ہے۔ وہاں سے لئے کسی کو بچاؤ نہ کریں۔

اس لئے کہ ہر کی صورت میں کار کردہ کی بہتر نہیں ہو سکتی۔ میں بادشاہ کی ملازمت کو پسند نہیں کرتا۔ مجھے اس کا کوئی تجربہ نہیں اور بادشاہ کے ساتھ مجھے کوئی تعلق خاطر بھی نہیں آپ تمام درندوں کے سردار ہیں اور آپ کے پاس مختلف قسم کے جانوروں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ ان میں کاجلیت اور ملاحیت رکھنے والے لوگ بھی ہیں۔ اور انہیں اس ذمہ داری کی خواہش بھی ہے بادشاہ سے انہیں تعلق خاطر بھی ہے۔ اگر آپ ان کو کوئی ذمہ داری دیں۔ تو وہ کام بھی کریں گے اور اس منصب کو حاصل کر کے انہیں خوشی بھی ہوگی۔

شیر نے کہا۔ ان باتوں کو چھوڑ دو۔ میں تمہیں کوئی منصب دے رہے ہوں نہیں چھوڑوں گا۔ گیڈ نے کہا۔ بادشاہ کی ملازمت اور طرح کے لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ اور میں اس میں کسی طرح کا بھی نہیں۔ ایک تو وہ جو لفظ کار اور چاچاں ہوتے ہیں۔ لیکن اپنی چاچا کی سی وجہ سے اس کے انتہام سے بچے رہتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو سستے داخل ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی حد نہیں کرتا چھوڑنا بادشاہ کی ملازمت کرنا چاہتا ہے چاہے کہ وہ اسے خوشامد سے آلودہ نہ کرے۔ مگر وہ شاید ہی اس سے محفوظ رہ سکے گا۔ اس لئے کہ دوست اور دشمن سب اس کی طاقت پر تعلق ہو جائیں گے اور اس سے حد کر رہیں گے دوست اس کے اوپر بچے رہے گی عام ہاں سے حد کر رہیں گے اور اس عام ہاں پر نہ پڑائی کر گز رہیں گے اور طاقت پر اثر آئیں گے۔ رہے وہ جس تو وہ بادشاہ کے ساتھ اس کی خیر خواہی اور ہمدردی کی عام ہاں سے کیونہ نہیں گئے اور جب وہوں طرح کے یہ لوگ اس کے خلاف حمہ ہو جائیں گے تو اس کی طاقت جیتی ہوگی۔

شیر نے کہا۔ میرے دربار میں کی طاقت اور ان کے حد کا تمہارے دل میں کوئی شکلا نہیں ہو چاہئے۔ تم میرے ساتھ ہو گے اور میں تمہارے لئے کافی رہوں گا۔ تمہاری ہمت اور صداقت کے مطابق تمہیں ہر انتہا ملے گی۔

گیڈ نے کہا۔ اگر بادشاہ سلامت میرے ساتھ کوئی ٹکلی کر بھی چاہتے ہیں۔ تو مجھے اس کے لئے ہنگل میں تمام سے زندگی گزارنے دیں۔ مجھے کوئی غم نہ ہو۔ میں اپنی اور گھاس پر گزارہ کرتا ہوں۔ مجھے یہ علم ہے کہ بادشاہ کے صاحب پرلوہ میں ایسی صحیبت آ سکتی ہے کہ کبھی میرے ہر تجربہ نہیں آتی۔ میں اور کبھی کوئی سی زندگی خوف اور کھلی سکسی دور کرتے

اعزاز میں کہا کہ ہمارے فرض بنتا ہے کہ بادشاہ کو ان کے صلہ و تحسان سے آگاہ کریں۔ اس لئے کہ لوگوں کو بچانا اور مشکل کا سام ہے۔ ایک اور نے کہا۔ دلوں کی بات تو مسلمہ نہیں کی جا سکتی لیکن میرا خیال ہے کہ اگر تم اسے کمال کر دو تو قسمیں یہ گوشت گیدڑ کے گوشت میں ہی ملے گا مگر ہم ان باتوں کی تصدیق کرنے میں حق بجانب ہوں گے جو اس کے محبوب اور خیانت کے حلقے کی چادری ہیں۔ ایک اور کہنے لگا کہ اگر ہمیں وہ ہیں طاقتور صلہ خیانت نہ ہو کی اور ایک نے کہا آپ لوگ مصائب بھل و غفل ہیں میں آپ کو جھوٹے مسکا لیں اگر بادشاہ سلامت کو گیدڑ کے گوشت کاشی لینے کے لئے بھیجیں تو یہ مسائل واضح ہو گا ایک اور نے کہا۔ اگر بادشاہ سلامت کاشی لینا چاہے تو ہر جلدی کریں اس لئے کہ اس کے تجربہ پر جگہ بچیلے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ اسی طرح کی باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ بادشاہ کے دل میں یہ بات دھنک گئی اس نے غصہ کیا کہ گیدڑ کو حاضر کیا جائے وہ حاضر ہوا تو شیر نے کہا۔ وہ گوشت کہاں ہے جس کی حفاظت کرنے کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ گیدڑ نے کہا میں نے دار و دروغ کو دیا تھا تاکہ وہ بادشاہ سلامت کے حضور پیش کرے۔ شیر نے دار و دروغ کو بلایا یہ بھی گیدڑ کے خلاف ان لوگوں سے ملتا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ اس نے تو مجھے بہت نہیں دیا۔ اس پر شیر نے ایک صاف وارٹھس کو گیدڑ کے گوشت کاشی لینے کے لئے بھیجا۔ وہ اس گوشت لے گیا اور اس کو شیر کے پاس لے آیا اس پر ایک بھیڑیا جراتیگی تک اس سائے میں خاموش قاتل شیر کے نزدیک آکر پہنچا تو آپ کو ان لوگوں میں سے ظاہر کر دیا تھا جو ایسے مسالحتہ میں محکوم نہیں کرتے جن کو وہ نہ جانتے ہوں یہاں تک کہ ان پر حقیقت واضح ہو جائے۔ اس نے کہا۔ اب جبکہ بادشاہ سلامت کو گیدڑ کی خیانت کا علم ہو چکا ہے انہیں اسے ہرگز صاف نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اگر انہوں نے اسے صاف کر دیا تو اس کے بعد بادشاہ سلامت کو کسی غائن کی خیانت اور کسی بزم کے جرم کا علم نہیں ہو سکے گا۔ اس پر شیر نے گیدڑ کے حلقے کو گیدڑ کو گیدڑ کا بار لے جا کر نظر بند کر دیا جائے۔

اس پر ایک اور باری نے کہا۔ مجھے بادشاہ سلامت کی بصیرت اور دانشمندی پر تعجب ہے۔ اسے کہ ان پر اس کی حقیقت کیسے سمجھی رہی اور انہیں اس کی بددیانتی اور خیانت کا پتہ پہنچے کہا نہ مل سکا اس سے بھی زیادہ تعجب مجھے ان بات پر ہے کہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ

بادشاہ سلامت اسے صاف کر دیں گے اس پر بادشاہ نے ان سے کسی کو کیڑے کے پاس بھیجا تاکہ وہ اپنی کوئی مذہبی کتاب لے کر اس کا صدمہ اٹھائی طرف سے کوئی جواب نہ کر دے اور اس کے بعد بادشاہ کو بتا دیا اس سے شیر کا قصاص ہو گیا اس نے کیڑے کو گل کر دینے کا حکم صادر کر دیا۔ شیر کی ماں کو جب اس کی اطلاع ملی تو وہ کچھ گئی کہ بادشاہ نے اس سے اپنے جملہ ہڈی سے کام لیا ہے اس نے ان کو اس کو جنسی اسے گل کرنے کا حکم دیا تھا بھیجا کہ حکم پر عملدرآمد ہو کر دیں۔ اور کہا اپنے بیٹے کے پاس گئی اور کہنے لگی تم نے جلد ہڈی سے کام لیا ہے۔ جلد آؤ اپنی جلد ہڈی کو ترک کر کے اور معاملات پر ابھی طرح غور و فکر کر کے درخواست سے بچ سکتا ہے جبکہ جلد ہڈی کا حکم اپنی کو گل کی جادو جلد ہڈی کے نتائج بھگتتا رہتا ہے۔ بادشاہ کو کوئی زبردستی اور سوجھ بوجھ کی ضرورت نہ تھی ہے کسی اور کو نہیں ہوتی۔ چلی کی عزت و شہرہ سے بیٹے کی عزت و شہرہ سے بھڑکی طاقت سپہ سالار سے تقویٰ حاصل ہے اور اصل غور و فکر اور عمل سے ہوتی ہے اور ان سب کی بنیاد دانشمندی ہے کسی بادشاہ کی دانشمندی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بچانے اور ان کی اہلیت کے مطابق مراتب دے۔ میں نے کیڑے کو خوب جانچ کر دیکھا ہے مجھے تو اس کی فراست و دانشمندی اور دانا کبھی کا ہی علم ہوا ہے۔ مجرم بھی اب تک اس کی قریب سے کرتے رہے ہیں اور اس سے خوش رہے ہیں۔ بادشاہ کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ کسی پر خوش ہونے اور اسے لالچ دیا رکھنے کے بعد اسے نائن قدموں سے دے۔ جادو تکہ جب سے وہ یہاں آیا ہے اس کی کوئی خیانت معلوم نہیں ہوئی صرف اس کی پاکدامنی اور غیر خدائی کا ہی علم ہوا ہے۔ بادشاہ کو اصل گرفت کے ایک حکوے کے حلقہ جلد ہڈی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ بادشاہ سلامت! آپ کو کیڑے کے اطوار پر غور کرنا چاہئے۔ آپ کو آپ کو معلوم ہو چکا کہ گوشت کے اس حکوے کے ہر چہ نہیں ہو سکتا قہر آپ نے اس کے ہر دیکھا قہار اور اگر بادشاہ سلامت اس کی تحقیق کریں تو ہو سکتا ہے کہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے کہ کیڑے کے کچھ کا جنس نے اس کے خلاف یہ سازش کیا ہے اور وہی یہ گوشت اس کے گلے لگے ہیں اور اس کا دیکھو۔ اس لئے کہ جب کسی شکل کے کچھ گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے تو سارے بدن سے اس کے گرد اکٹھا ہو جاتے ہیں اور جب کسی کتے کے پاس کوئی ڈی ہوتی ہے تو اس کے گرد بہت سے

کے منع ہو جاتے ہیں۔ گیڑ نے تو اب تک بہت سے ضعیف کام کئے ہیں آپ کی خاطر ہر قسم کا نقصان برداشت کرتا رہا ہے۔ آپ کے آرام کے لئے ہر طرح کی تکلیف ادا ہوا ہے۔ اور آئی ٹیکس کے کوئی مالدار آپ سے چھپا کر نہیں رکھا۔

جس وقت شیر کی ماں باجس کر رہی تھی ایک ستر گھنٹہ شیر کے پاس آیا اور اسے گیڑ کے بچے دکھا دیے۔ اس کی اطلاع ملی۔ اس پر شیر کی ماں نے کہ جب کہ باوجود وسوسہ کو گیڑ کی بے گناہی کا علم ہو گیا ہے تو اس کا یہ فرض بنتا ہے کہ سازشیں اور ہرگز معاف نہ کریں تاکہ انہیں اس کے بعد اس سے بڑی سازش تیار کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ بلکہ انہیں سخت سزا دیں تاکہ وہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کریں کسی جھگڑے کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی افسانہ فراموشی پر مہدی کے لئے بے باک بھٹکی سے گرج کر مارنے والے اور آخرت پر یقین نہ رکھنے والے کے معاملہ پر تکرر ملی کرے۔ بلکہ ایسے گھس گھس تو اس کے گل کا پیرا بدلتا چاہئے۔

آپ نے ٹیکسی تیزی اور جلد بازی کا انہماک کچل لیا ہے۔ جو شخص کسی معمولی بات پر مضطرب ہو جائے وہ کسی بڑی بات پر بھی راضی نہیں ہو سکتا۔ آپ کے لئے سب یہ ہے کہ آپ گیڑ پر شفقت اور مہربانی کریں اور اس کے بارے میں جو آپ کی طرف سے جو براہِ سلوک ہو گیا ہے اس کا انکار کریں۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو کسی حال میں بھی چھوڑنا نہیں چاہئے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو بھائی دکھاری مسمن قتلِ قدرتی لوگوں سے محبتِ حسد سے گرج کر کسی کو تکلیف پہنچانے سے انتقام اور اپنے درست احباب کے کام آنے میں مصروف ہوتے ہیں غور انہیں اس کے لئے بہت تکلیف افزائی ہے البتہ جن لوگوں کو چھوڑ دینا ضروری ہوتا ہے تو یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو عزائم پر مہدی کا قدردانی ہے وہائی رومی سے دوری نفس و لہو اور آخرت کے ثواب و عذاب سے سکر ہونے میں مشغول رہیں۔ آپ گیڑ کو آزاد کرانے کے چاہتے ہیں اس لئے اسے اپنے ساتھ رکھ کر آپ کے لئے بہت مناسب ہے۔

اس کے بعد شیر نے گیڑ کو بھڑا اور اس سے اپنے وہ بچے کی حضرت کی اور اس سے اچھے سلوک کا وعدہ کیا اور کہا۔ میں تم سے حضرت چاہتا ہوں اور جس میں تمہارے منصب

ہو بارہ کا ذکر کرتا ہوں۔ گیدڑ نے کہا۔ سب سے بڑا دوست ہمارا ہے جو اپنے ملازم کے لئے اپنے دوست کا نقصان چاہے اور جو جتنی وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اس کے لئے پسند نہ کرے یا اس کی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے اسے قاتل بات کھوار چھوڑ دیتی ہے۔ چنگیز کاوش کرے۔ دوستوں کے اور میان اس طرح کی صورت اکل چکا ہوئی رہتی ہے۔ چنگیز بادشاہ سلامت کو معلوم ہے کہ انہوں نے میرے ساتھ کیا رویہ اختیار کیا تھا اس لئے اگر میں یہ کہوں کہ مجھے ان پر اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ بادشاہوں کو بھی ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہئے جنہیں وہ سخت ترین عداوت سے چمکے ہوں نہ یہ مناسب ہے کہ ایسے لوگوں کو ہاتھ لگایا جائے جنہیں وہ اپنے لئے کسی منصب دار کو خود مختار ہی کر دیا جائے پھر بھی وہ عزت و توقیر کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن بادشاہ نے اس کی باتوں پر کوئی اطمینان نہ دیا۔

پھر اسے کہا۔ میں نے تمہارے اختلاف و انحراف کو ابھی طرح پرکھا ہے۔ اور تمہاری امانت داری نہ فائزگی اور صداقت کا مجھے ذاتی تجربہ ہوا ہے۔ مجھے ان خلیفہ سازوں کے صورت کا علم بھی ہو گیا ہے جنہوں نے مجھے تمہارے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی ہے میں اپنے دل میں جھمی اٹھیں اور نیک لوگوں کا سرچہ دیتا ہوں۔ اچھا آدمی ایک مرتبہ کے مسنہرے سونے کی جگہ سے ہار کی بدستور کو ہٹا دیتا ہے اور اب جبکہ ہم تم پر اصرار کر رہے ہیں جھمی سونے کی جگہ سے ہار کو ہٹا دیتا ہے۔ اس سے جھمی اور ہمیں سب کو کوئی حاصل ہوگی۔ چنانچہ اس کے بعد گیدڑ اپنے پہلے منصب پر واپس آ گیا۔ بادشاہ نے اس کی عزت و توقیر میں حریص اضافہ کیا اور وہ بادشاہ کے حریص ہوتا چلا گیا۔

باب 10

ایلاڈ پلاڈ اور ابراہمت

شاہِ اعظم نے یہ اسے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سن لی ہے اب مجھے ان چیزوں کے حلقے کوئی مثال دینا ہے۔ جن کو اختیار کرنا ہر بادشاہ کے لئے ضروری ہے؟ تاکہ وہ ان سے اپنی بادشاہت کی حفاظت کر سکے اور اسے استحکام دے سکے۔

وہ علم سے حکومت کرے یا سروت سے یا شجاعت سے یا طاقت سے؟

یہ اسے کہا سب سے اہم وہ چیز جس کے ذریعے کوئی بادشاہ اپنی حفاظت کر سکتا ہے وہ علم ہے۔ اسی سے طاقت قائم رہتی ہے۔ علم ہی تمام معاملات کی بنیاد ہے اور اسی پر ان کا انحصار ہے سب سے اچھا بادشاہ وہ ہے جو اس بادشاہ کی مانند ہو جس کے حلقے کو کبھی بھول کر نہ ہیں۔

ایک بادشاہ تھا جس کا نام پلاڈ تھا اور اس کا ایک وزیر تھا جسے ایلاڈ کہتے تھے۔ وہ دو ماہی دوزلوں کو چھوڑ گیا۔ ایک مات ایسا ہوا کہ بادشاہ نے اسے آٹھ خواب دیکھے جن کی وجہ سے وہ بہت گھبرا گیا۔ اسی عالم میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ پھر اس نے چند قتل کو ٹھہرایا تاکہ اس کے ظالموں کی تعمیرِ جان کرے۔ جب وہ دربار میں حاضر ہو گئے تو بادشاہ نے جو کچھ دیکھا تھا ان کے سامنے جان کیا۔ ان سب نے کہا۔ بادشاہ سلامت نے واقعی جیب جڑ لیا دیکھی ہیں اگر وہ ایسی بات ان کی بہت دیر تو ہم ان کی تعمیرِ جان کر دیتے۔ بادشاہ نے کہا ٹھیک ہے۔ انہیں بہت دلی جاتی ہے مگر وہ چلے گئے۔ اور اپنے من سے کسی ایک کے گھر میں بیٹھ

ہو کر مشورہ کرنے کے لئے اور کہنے لگے۔ ہمارے پاس دستِ علم ہے اور اس کے ذریعے تم اپنا
 بدلہ لے سکتے ہو اور اپنے دشمن سے انتقام لینے میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ جس میں معلوم ہے کہ
 بادشاہ نے پچھلے دنوں ہمارے بارہ ہزار آدمی ہمارے لئے بھیجے ہیں۔ اب اس نے ہمیں اپنے بازو
 دیے ہیں اور ہم سے اپنے غلاموں کی تعمیر ہو چکی ہے۔ آؤ ہم اسے سخت دشمن بنائیں اور
 اسے خوب ڈرا لیں تاکہ وہ خوف زدہ ہو کر وہ جگہ کے جو ہم کہیں۔ ہم اسے کہیں گے کہ
 اپنے عزیز و اقارب ہمارے محلے کے گرد جا کر ہم انہیں قتل کر دیں اس لئے کہ ہم نے اپنی
 نیکوئی میں دیکھا ہے اور ہماری رائے ہے کہ جو بگڑا ہوا ہے اسے دیکھا ہے اس کی وجہ سے جس
 شرمی آپ چلا ہوئے والے ہیں اسے صرف اسی صورت میں دیکھ لیا جاسکتا ہے کہ جس
 لوگوں کو ہم ہمیں مل کر قتل کر دیا جائے۔ اور اگر بادشاہ کے کہنے کی نیکوئی کو قتل کرنا چاہتے
 ہو تو مجھے ان کے نام بتانا تو ہم کہیں گے۔ حکایت جی آپ کی تمام باتوں سے آپ کہ
 زیادہ عزیز ہے اور آپ کا بیٹا جو جی آپ کہ آپ سے زیادہ بڑا لگا ہے اور آپ کا چچا اور
 بھائی اور آپ کا دوست بڑا اور آپ کا خادم بڑا اور آپ کی بہن بڑا اور آپ کہ
 وہ آپ کی بہن کا طالبہ گھر سے بھی نہیں کر سکتے اور آپ کا گھر بڑا جس پر آپ ہر ماں جنگ
 سرد ہو جے ہیں اور وہ وہ آپ کی جی سے آپ کی کے اور کردہ جے ہیں اور وہ جو رکن اور
 طاقتور جی دولت اور حکیم کہہ رہے ہیں جو بڑا عالم و فاضل ہے یہ سب ہمیں چاہئے۔ اس طرح
 ہم بادشاہ سے انتقام لے سکیں گے۔ مگر یہاں سے کہیں گے کہ بادشاہ سلامت! میں لوگوں کے
 ہم نے نام لے ہیں میں کو قتل کر کے ان کا خون پاکہ خوش میں بکری اور آپ اس میں جانے
 جائیں۔ مگر جب آپ خوش سے فطرس کے کہ ہم سب یہ منہ نہ کرنا آپ کے گرد چکر لگائیں
 کے اور آپ کہہ کر رہیں گے آپ کا خون سال کریں گے آپ کو خوشی ہو جائے گی اس لئے ہم
 گے مگر آپ اپنے وقت پہلو اور روزوں میں اس طرح اپنے آپ کی اس صحبت کو اور کر
 دے گا ہا کا آپ کے حلق بچھ اور چڑھے۔ بادشاہ سلامت! اگر آپ اس طرح وہی
 موت پر میر کر لیں گے اور انہیں اپنے آپ پر قربان کر لیں گے تو اس صحبت سے نجات
 حاصل کر لیں گے اور آپ کی سلطنت قائم رہے گی اور آپ سے ہر شے چاہیں چاہیں
 گے۔ لیکن اگر آپ نے ایمان کیا تو ہمیں دے چکے کہ آپ کی حکومت قائم رہے گی اور

آپ خود ہلاک ہو جائیں گے۔ اگر بادشاہ نے ہماری یہ بات مان لی تو پھر ہم جس طرح چاہیں گے گل کر دیں گے۔

انہوں نے ابھی طور سے یہ بات کہی تو ساتویں روز بادشاہ کے پاس آئے اور کہنے لگے بادشاہ سلامت! ہم نے اپنی آنکھوں میں آپ کے خوابوں کی تصویر دیکھی ہے اور آج میں میں اس پر غور کر رہا ہوں۔ بادشاہ سلامت! آپ کا انتقال ابھی بخیر ہے۔ ہم صرف تمہاری بی بی کی رائے کا اعتراف کر سکتے ہیں کہ اس پر بادشاہ نے حاضرین کو دربار سے رخصت کر دیا اور ان کے ساتھ مجھے میں اپنے کیا۔ انہوں نے جو بات آج میں میں نے کہی تھی اسے قادی۔ تو اس نے کہا کہ میں ان لوگوں کو گل کر دوں تو میرے لئے زندگی سے موت بہتر ہے۔ یہ تو میری اپنی جان کے برابر ہیں۔ موت تو بہر حال آتی ہے اور زندگی اور زندگی بہت تھوڑی ہے اور میں ابھی بادشاہ بھی نہیں رہوں گا۔ میرے لئے مرنا اور ان چیزوں سے مرنا ایک برابر ہے۔ چڑخوں نے کہا کہ آپ ناراض نہ ہوں تو ایک عرض کرتے ہیں اس نے انہیں اجازت دی تو وہ کہنے لگے۔ آپ نے دوسروں کی جان کو اپنی جان سے ترجیح دے کر درست بات نہیں کہی۔ آپ اپنی طاعت بچے اور اپنے ملک کو بچا ہے اور اس بات پر عمل بچے جس میں جتنی طور پر آپ کے لئے بڑی توقعات ہیں اپنے ان ہم وطنوں میں وہ کمالی آنکھوں کو غلط دیکھتے۔ جن کی وجہ سے آپ کدورت و شرف حاصل ہے۔ اپنے چیزوں کو ترجیح دے کر اور اس جھیم سر کو ترک کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالئے۔ بادشاہ سلامت! انسان اس زندگی سے محض اپنی جان سے محبت دیکھنے کی وجہ سے محبت کرتا ہے اور اپنے دوست احباب سے اس کی محبت محض اس لئے ہوتی ہے کہ وہ ان سے اپنی زندگی میں کوئی فائدہ حاصل کر سکے۔ آپ کی زندگی کا انحصار فقط تعالیٰ کے ہوا اس بادشاہ پر ہے اور آپ نے یہ بادشاہت بھٹوں اور ساتوں کی مشقت اٹھا کر حاصل کی ہے یہ کمال مناسب بات نہیں کہ اس کی کوئی اہمیت آپ کے دل میں پائی نہ ہے۔ آپ ہماری بات غور سے سنیں اور اپنے دل کی آرزوؤں پر فخر فرمائیں اور اس کے سوا اپنی تمام چیزوں کا خیال چھوڑیں اس لئے کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

بہش بادشاہ نے دیکھا کہ چڑخوں نے اس سے بہت محنت باتیں کہی ہیں۔ اور

بری جہالت کہ لڑائی ہے تو اس کا حکم اور جو کیا اور ان کے پاس سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اور سوت کے تل کر کر زار و قطار روئے لگا کر اس طرح ترپنے لگا جس طرح وہ پہلی توجہ میں جہڑائی سے ابرا آگئی ہو۔ اپنے آپ سے کہنے لگا کہ مجھے معلوم نہیں کہ میرے دل میں کس چیز کی قدر و قیمت زیادہ ہے۔ سلطنت کی یا اپنے عزیزوں کے گل کی کہ مجھے تو ہر ساری زندگی خوشی بھر شائے کی اور یہ سلطنت بھی بچھڑ سکے گی۔ اگر میں اپنا وقت کو نہ کچھ سکوں تو مجھے اس زندگی کی کیا ضرورت ہے؟ جب میرا روز بیاڑا لڑی ختم ہو جائے تو میں اپنی حکومت کا حکام کیسے چلاؤں گا؟ میں اپنے معاملات کیسے درست رکھ سکوں گا۔ جب میرا طبیب جاتی اور میرا جماد محو زراعی ہلاک ہو جائے گی پھر مجھے پادشاہی کی کون کیسے اگر میں چنڑوں کے کہنے پہ ان سب کو گل کر دوں تو ان کے بعد وہ کیا نہیں کرے گا کیا کروں گا؟

پادشاہ کے اس فحش اندازہ کی خبر درودور تک پہنچ گئی۔ جب ایلا نے پادشاہ کی یہ اندر وہ حالت دیکھی تو اس نے اس کے حلق کا پی غور و فکر کیا اور کہنے لگا۔ میرے لئے یہ مناسب نہیں کہ جس بات کو پادشاہ نے مجھ سے چھپا رکھا ہے میں اس سے خود ہی چھوں پھر وہ ہر وقت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ جب سے میں پادشاہ سلامت کی خدمت میں ہوں انہوں نے آج تک کوئی کام میرے حضور سے کے بغیر نہیں کیا لیکن اب مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ وہ مجھ سے کوئی بات چھپا رہے ہیں اور اس کی وجہ میں نہیں جانتا مجھ پر پہلے میں نے انہیں چنڑوں کے ساتھ ملیر کی میں بیٹھے ہوئے دیکھا تھا مجھے خدشہ ہے کہ انہیں پادشاہ نے انہیں اپنا کوئی راز بتا دیا اور انہوں نے کوئی ایسا مشورہ نہ دیا جو جس سے ان کو کوئی نقصان پہنچے۔ اس لئے آپ ان کے پاس جائیں اور ان سے صورت حال معلوم کر لیں اور مجھے بھی بتائیں اس لئے کہ میں خود ان کے پاس نہیں جاسکتا۔ شاہ چنڑوں نے انہیں کوئی ہنر باری دکھا کر ان کی نظروں پر لگا دیا جو مجھے معلوم ہے کہ جب کوئی پادشاہ داراں میں آتا ہے تو وہ کسی سے مشورہ نہیں لیتا خواہ سالہ چھ ماہ کی آواز اور راحت نے کہا میرے اور پادشاہ کے درمیان کچھ داراں ہے اس لئے میں ان حالات میں تو ان کے پاس نہیں جاسکتی۔ ایلا نے کہا۔ ان جیسے حالات میں کیڑ نہیں رکھنا چاہئے۔ اور اس طرح کی باتوں کو دل میں جکڑ نہیں دیتی چاہئے۔ آپ کے ساتھ وہ کوئی ان کے پاس جا بھی نہیں سکتا۔ میں نے اسی ارمان سے شاہ

کہ جب مجھے کوئی کم لائق ہوتا ہے تو اس دورانِ اہمیت میرے پاس آ جاتے تو میرا وہ کم فوری ہو جاتا ہے۔ آپ اس کے پاس جائیں اور رگڑ کرے کام لیں۔ ان سے ایسے ایسا نہیں سمجھ کر کریں کہ جس کے حلق آپ جانتی ہیں کہ ان کا دل اس سے خوش ہو سکتا ہے۔ اور ان کا کم اور ہو جاتا ہے کہ مجھے بھی ان کے جواب سے آگاہ کریں۔ اس سے ہمیں اور کچھ ملے گا۔

اس کے بعد اہمیتِ بادشاہ کے پاس گئی اور اس کے ہاتھ پر بے ہو کر بیٹھ گئی اور کہنے لگی۔ بادشاہ سلامت! کیا بات ہے؟ آپ نے چڑھوں سے کیا سنا ہے؟ میں آپ کو پریشان رکھ رہی ہوں۔ مجھے بتائیے آپ کا کیا ہوا ہے؟ اگر میری فرض ہے کہ آپ کے لمبے شریک ہوں اور آپ کی خوشامی کریں۔ بادشاہ نے کہا: لکھو! مجھ سے یہ نہ پوچھیں۔ اس طرح میرے لمبے شریف ہو گا۔ یہ ایک لمبی بات ہے کہ آپ اس کے حلق میں نہ پوچھیں۔ اہمیت نے کہا۔ آپ کے دل میں میرا جو مقام ہے اس کا کوئی اور مستحق ہے؟ تو اس میں سب سے زیادہ کامل طریقہ دانشندی اس شخص کی ہے کہ جب اس پر کوئی سمیت آ جائے تو اپنے آپ پر قابو رکھے اور اپنے غیر خواہوں کی بات سننے کا وہ اس سمیت سے تہہ دانشندی، غور و فکر اور مشاہرت سے نہایت حاصل کر سکے۔ بڑے سے بڑا گناہ کا بھی ان کی رمت سے عام نہیں ہوتا۔ آپ کسی قسم کا لم نہ کریں کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ اس سے جان بگڑے گا اور اس کو خوشی ملے گی۔ بادشاہ نے کہا: مجھ سے کہہ دیجئے گا۔ تو مجھے مشکل میں ڈال دیا ہے کہ بات تم مجھ سے پوچھ رہی ہو اس میں کوئی خیر نہیں۔ اس لئے کہ اس کا انجام میری اور تمہاری ہلاکت کے علاوہ بہت سے اہل دار کی ہلاکت بھی ہے۔ چڑھوں کا خیال ہے کہ تجھے اور تمہارے علاوہ میرے بہت سے عزیزوں کو کٹ کر دینا بہت ضروری ہے لیکن تم لوگوں کے بعد میری زندگی میں کیا نظر رہ جائے گا جو شخص بھی یہ بات سنے گا کم اور دکھ میں مبتلا ہو گا۔ جب اہمیت نے یہ بات سنی تو گھبرا گئی۔ لیکن اس نے بادشاہ کو اپنی گھبراہٹ کا علم نہ ہونے دیا اور کہنے لگی۔ بادشاہ سلامت! آپ مگر نہ کریں ہم سب آپ پر فدا ہیں۔ میری طرح کی اور بھی نظام زار ہیں جیسا کہ آپ کو خوشی مل سکتی ہے لیکن بادشاہ سلامت! اس پر آپ سے کیا درخواست کرتی ہوں اور اس درخواست کا واحد

جب آپ سے بحری موت اور غلوں سے بادشاہ نے کہا کیا ہے اور اس نے کہا میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس کے بعد آپ کسی چیز پر غور نہ کریں اور جب تک آپ کو حقیقت حال معلوم نہ ہو جائے اور آپ کا کل اعتماد لوگوں سے مشورہ نہ کریں۔ اس وقت تک ان چیزوں میں سے کسی سے بھی مشورہ نہ کریں۔ اس لئے کل نہایت بڑی بات ہے اور آپ اپنی کوکل کردہی کے انہیں پھر سے زندہ کرنا آپ کے بس میں نہ ہوگا۔ کسی کا قول ہے کہ جب ہمیں کوئی سوتی ملے اور اس میں کوئی غلطی نظر نہ آتی ہو۔ اسے اس وقت تک نہ جھگڑو جب تک اسے کسی امیر جہری کو زندہ کھالو۔ بادشاہ سلاست! آپ اپنے دشمنوں کو نہیں جاننے کہ یہ چیز آپ کو بالکل ہنسنہ نہیں کرتے۔ آپ نے کل غلامان کے بارہ ہزار آدمی قتل کر دئے ہیں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ان کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں آپ کو انہیں بچا خواب تاہی نہیں چاہئے قصور جو دیگرانہوں نے کیا ہے اس کیجئے کہ اس سے کہا ہے جو آپ کے اور ان کے درمیان موجود ہے۔ تاکہ وہ آپ کو اور آپ کے مزاجوں کو چاک کر کے اپنا قصد حاصل کر لیں۔ بحری مارنے یہ ہے کہ اگر آپ نے ان کی بات مانی اور ان کے کہنے کے مطابق اپنے مزاجوں کو قتل کر دیا تو وہ آپ کے خلاف کامیابی حاصل کر لیں گے اور پھر آپ کی بادشاہت ان کے افسروں میں چلی جائے گی۔ جیسا کہ پہلے ان کے ہاتھ میں تھی۔ آپ بحیم کماروں کے پاس جائیں وہ جو سے بادشاہ اور عالم آدمی ہیں۔ آپ ان کو اپنا خواب سنائیں اور ان سے نصیر پوچھیں۔

جب بادشاہ نے یہ باتیں سنیں تو اس کی بیٹائی اور ہو گئی۔ اس نے محو زاحیر کرنے کا حکم دیا اور بحیم کماروں کی طرف روانہ ہو گیا جب ان کے قریب پہنچا تو کھڑے سے اتر چلا اور انہیں جھک کر سلام کیا۔ اور سر جھکانے ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ بحیم کماروں نے اس سے پوچھا۔ بادشاہ سلاست! کیا بات ہے؟ میں آپ کا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں بادشاہ نے کہا میں نے آٹھ خواب دیکھے ہیں اور وہ چیزوں کو سنائے ہیں مجھے حدیث ہے کہ ان کی نصیر سے جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کی وجہ سے کوئی بڑی مصیبت مجھ پر نہ آجائے۔ اور انہیں بحری بادشاہت نہ ملے گی۔ کہا انہیں۔ کہا اگر آپ اپنے کردہی سے اپنے خواب سنائیں۔۔۔ جب بادشاہ نے ان کو خواہش سنائے تو انہوں نے کہا۔ بادشاہ

سلامت اگلی گزند کریں اور خوف نہ کھائی۔ آپ نے جو دوسرے چھلیاں کھڑی رکھی ہیں ان کا مطلب یہ ہے۔ بہادر کے بادشاہ کی طرف سے ایک ایسی ایما آپ نے کرتا ہے کہ جس میں سفید سوچوں اور سرخ طاقت کے دو پاروں کے جن کی قیمت چار ہزار اشرفیاں ہو گی۔ اور اسے لے کر وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوگا اور جو دھلیں آپ نے دیکھیں ہیں کہ آپ کے پیچھے سے اڑ کر آپ کے سامنے آ کر بیٹھیں اس کا مطلب یہ کہ رخ کے بادشاہ کے بادشاہ کی طرف سے اور کھڑے چاہیے لے گئے۔ جن کی بکھر چکی اور ناخوشیوں سے۔ اور وہ آپ کے سامنے کھڑے۔ ہونا گئے۔ اور جو سائب آپ نے اپنے پاؤں پر چلا دیکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کھنکھن کے بادشاہ کی طرف سے کوئی ایسا شخص آئے گا جو خاص فواد کی ایسی کھول کر آپ کے سامنے بیٹھیں وہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ اور جو آپ نے دیکھا ہے کہ آپ کا جسم روشن سے روشن ہو گیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کاروان کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو یہ اور خوالی لباس ملے گا جو اندر سے سے روشنی کرے گا اور جو آپ نے دیکھا ہے کہ آپ اپنے جسم کو پانی سے دھو رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دھوین کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو سنہ خیر کا شان لباس ملے گا۔ اور جو آپ نے دیکھا ہے کہ آپ ایک سفید چاند پر کھڑے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کیدور کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو ایک سفید چاندی ملے گا۔ جس کا ستارہ کھڑے بھی نہیں کر سکتے اور جو آپ نے دیکھا کہ آپ کے سر پر آگ کی طرح کی کوئی چیز ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو یہ تاج ملے گا جو خاص ہونے کا ہوگا۔ اس میں سوچوں اور طاقت کا جوا ہوگا اور آپ نے جو ہندو دیکھا ہے جس نے آپ کے سر پر چھائی ماری ہے تو اس کی تعبیر میں آج بھی کھنکھن کا کھنکھن ہے آپ کے لئے کوئی نقصان ہو نہیں سکتا۔ آپ کوئی گزند کریں۔ اس سے صرف آپ کے کسی مزاج کی ہراسی کا اظہار ہے۔ بادشاہ سلامت! یہ ہے آپ کے خوالوں کی تعبیر۔ وہ یہ اپنی اور کامداد پر سب ساتوں کے اور آپ کے پاس آ جائیں گے اور آپ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوں گے۔ جب بادشاہ نے یہ سب کچھ سنا تو جبکہ کہہ رہے تھے کہ میں کوئی اور نہ کہتا تھا آگیا۔

جب سات دن گزرے تو کامداد کے کھنکھن کی اطلاع آ گئی۔ بادشاہ اپنے

حق پر جلوہ افروز ہوا اور تمام ممالک کو شرفِ مملکت ملتا تھا۔ اور جس طرح کدہ میں نے اسے تیار کیا اس کے مطابق تھا کہ بھی آنے لگے۔ جب بادشاہ نے یہ سب دیکھا تو اسے کدہ میں کے علم پر بڑی حیرت اور خوشی ہوئی اور کہنے لگا۔ میں نے چڑاؤں کو خوب سزا کر چھا نہیں کیا۔ انہوں نے ایسا مشورہ دے والا کہ اگر اڑکی رحمت میرے مثال حال نہ ہوتی تو میں بے یار ہو جاتا۔ اور دوسراں کو بھی بے یار کر دیتا۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ صرف جھگڑے اور گھس دھسوں سے ہی مشورہ کرے۔ ابراہمت نے مجھے اچھا مشورہ دیا اور میں نے اسے قبول کر لیا۔ اور اس وجہ سے مجھے کامیابی نصیب ہوئی۔ لہذا تم سب تھانف اس کے سامنے رکھ دو کہ وہ جس کو چاہے پسند کرے۔ مگر اس نے ایلخاؤ سے کہا یہ چاہا اور کپڑے ملے۔ اور میرے ساتھ گھر لایا۔ مگر ابراہمت اور حورقاہ کو بلا دیا اور ایلخاؤ سے کہا کہ یہ سب ان کے سامنے رکھ دو۔ تاکہ یہاں بیٹہ کے مطابق لے لیں۔ ابراہمت نے تاج لے لیا اور حورقاہ نے خوبصورت کپڑے ملے۔

بادشاہ کی یہ بات سنی کہ وہ ایک رات ابراہمت کے پاس اور ایک رات حورقاہ کے پاس رہتا تھا۔ اور اس کا یہ تصور بھی تھا کہ وہ جس کے پاس ہوتا۔ وہ اس کے لئے چادر تیار کرتی اور اسے نکالتی۔ بادشاہ ابراہمت کی پاری کے دن ان کے پاس آ پاس نے اس کے لئے چادر تیار کر رکھے تھے۔ وہ چادر کا قبال لے کر تاج پہنے ہوئے اس کے پاس آئی۔ حورقاہ کو جب یہ پتہ چلا تو اسے ابراہمت پر دلکش بیچا۔ اس نے وہ لباس پہنا اور بادشاہ کے سامنے سے گزری۔ وہ کپڑے اس کے پیچھے کی روٹھی کے ساتھ سورج کی طرح چمک رہے تھے۔ جب بادشاہ نے اسے دیکھا تو اسے بہت بھی لگی اور ابراہمت سے کہنے لگا۔ تم نے تاج لے کر پھرتی کی ہے۔ یہ لباس تم نے کیوں نہ لیا جس کی خاطر کوئی لباس ہمارے خزانے میں نہیں ہے۔ جب ابراہمت نے بادشاہ کی زبان سے حورقاہ کی تحریف اور اپنی فرست گئی تو اسے بہت ہنسنا پڑا۔ اس نے وہی قبال بادشاہ کے سر پر دے دیا۔ چادر بادشاہ کے سر پر بہ لگے۔ بادشاہ اپنی بیگم سے خزانہ لے کر لایا اور اسے کہا کہ وہ چادر اس میں لٹک کا بادشاہ ہوں۔ اس چادر نے میری کس طرح توجہ کی ہے اور میرے ساتھ اس نے جو سلوک کیا ہے تم کو یاد ہے۔ ہاں اسے لے جاؤ اور اسے ابھی گل کر دو۔ اس پر زرا

میں تڑپ نہ کھڑا۔ اچھا تو بادشاہ کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا۔ اس نے سوجھا۔ جب تک بادشاہ کا حضور نہ جاتے میں اسے کچل نہیں کر دوں گا۔ یہ ایک جھنڈا صورت ہے اور اس جھنڈا میں تم کی ہوا کرتی ہیں۔ بادشاہ بھی اس کے بغیر میر نہ کر سکے گا۔ اس نے بادشاہ کو موت سے بچا دیا ہے۔ اور اس کے لئے جو اہم کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ تماری اس سے بڑی تر قیامت واپس ہے۔ کیا تم نے بادشاہ کو کچل کر اسے قتل کرنے میں توفیق کیوں نہ کی مجھ سے وہ ہمارے کیوں نہ بچ گیا۔ میں اسے اس وقت تک قتل نہ کر دوں گا جب تک بادشاہ سلامت اپنے فیصلے پر دوبارہ غور نہ کرے۔ اگر میں نے اسے اپنے فیصلے پر چڑھایا تو اسے زعمہ سلامت واپس لے آؤں گا اور یہ میرا بڑا کام ہو گا۔ ابراہیم کو قتل ہونے سے بھی بچا ہوں گا اور بادشاہ کے دل کو بھی۔ سب لوگوں پر یہ ایک بڑا صحن ہو گا۔ اور اگر میں نے بادشاہ کو اپنے فیصلے پر غور نہ کیا تو اسے کچل کر بچا کوئی مشکل نہ ہو گا۔

اس کے بعد وہ ابراہیم کو اپنے گھر لے گیا اور اس کی خدمت اور عبادت کیلئے ایک امامت دار خادم مقرر کر دیا تاکہ وہ اس کے انجام دہ اور بادشاہ کے حکم کا انتظار کر سکے۔ پھر اس نے اپنی حکمرانوں سے دست بردار ہو کر بادشاہ کے پاس آیا اور کہا میں نے ابراہیم کے حلق آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ یہ سننا تھا کہ بادشاہ کا حضور کا نور ہو گیا اور اس کو ابراہیم کا حسن جمال یاد آنے لگا وہ بہت غم زدہ ہو گیا لیکن میرا ارادہ ابراہیم کا انتظار کرنا رہا اس کے ساتھ اسے اچھا ہے یہ بچ چھپے میں بھی جھجک محسوس ہو رہی تھی کیا واقعی اس نے اس کے حکم پر عمل کر دیا ہے؟ اچھا ذکی دانشمندی کی وجہ یہ کہ قیامت میں اس نے یہ کام نہیں کیا ہو گا۔ اچھا ذکی نہیں اسے پھر یہ ظاہر ہوں سے دیکھا اور سب کو سمجھ گیا۔ پھر اس نے کہا "بادشاہ سلامت! تم نہ سمجھتے، چنانچہ نہ ہوئے۔ تم کرنے اور پریشان ہونے سے بھگتا نہ ہو نہیں سکتا۔ پھر تم کو کچل دیتا ہے۔ بادشاہ سلامت! میرے بچے۔ آپ آپ کے اختیار میں کچل نہیں۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو کوئی ایسی بات بتاؤں جس سے آپ کو کچل نہیں حاصل ہو۔ بادشاہ نے کہا۔ بتاؤ اچھا ذکی بچے گا۔ جو کچل جان کر رہے ہیں کہ۔

30۔ کبوتر اور کبوتری

ایک کبوتر اور کبوتری نے اپنا گھونٹ گھر دھرم کے دالوں سے بھر رکھا تھا۔ کبوتر نے کبوتری سے کہا۔ ابھی تو ہمیں سراسر اسی کھانے چنے کی چیز میاں مل جاتی ہیں اس لئے ہمیں اس ذخیرے سے کچھ نہیں کھانا چاہئے۔ جب سردی آ جائے گی اور سراسر اسی کھانے کی کوئی چیز نہیں ملے گی تو ہمارے گھونٹے میں آ جائیں گے اور ہمیں سے کھالیا کر دیں گے کبوتری اس بات پر مضامند ہو گئی اور کہنے لگی کہ تم نے بڑی اچھی بات سوچنی ہے انہوں نے جس وقت پیمانے اپنے گھونٹے میں رکھے جسے اس وقت کھیلے تھے۔ اس کے بعد کبوتر بھی چلا گیا اور ایک عرصہ تک قاصد رہا۔ جب گرمی کا موسم آ گیا تو دانے سوکھ گئے اور سحر گئے۔ پھر کبوتر بھی آ گیا اس نے دیکھا کہ دانے کم ہو گئے ہیں تو کبوتری سے کہنے لگا کہ کیا ہم نے یہ کھلے نہیں کیا تھا کہ ابھی اس میں سے کچھ نہیں کھا سکیں گے۔ تو پھر تم نے کیوں کھائے۔ کبوتری نے بتیجری قصیں کھانیں کہ میں نے کبوتیں کھالیا لیکن کبوتر نہ مانا اور اسے مارا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ پھر جب بادشہ شروع ہوئی تو دانے بچک گئے اور پھول گئے تو گھونٹ بھر بھر گیا۔ کبوتر نے یہ دیکھا تو بہت چڑچاں ہوا اور کہنے لگا۔ تمہارے بعد یہ زندگی کس کام کی؟ اب میں قصیں مارا شروع ہوئی کہ قصیں نہیں پاسکتا۔ اب مجھے پتہ چلا ہے کہ میں نے واقعی تم پر غم کیا ہے مگر اب میں اپنے کھلے کا تذکرہ کیسے کروں؟ پھر وہ اس کے پاس لیٹ گیا۔ وہ بہت دیر تک ہوتا نہ کچھ کھاتا نہ چلے۔ حتیٰ کہ وہ اسی طرح مر گیا۔

حلقہ آؤں سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ خاص طور پر وہ شخص جسے ہم میں بڑھائی کا وہ چاہیو۔ جس طرح کہ وہ کبوتر چڑچاں ہوا تھا۔ میں نے یہ واقعہ سنا ہے کہ۔

31۔ آؤں اور بندر

ایک آؤں کی بھاری گھاس کے سر پہ چوہوں کا قصبہ تھا۔ کسی بچہ نام کرنے کے لئے اس نے وہ قصبہ زمین پر رکھا۔ وہاں کسی اور سمت سے کوئی بندر آ رہا تھا اور چوہوں کی بھی بھری اور بندر سمت پر چاچا حواس کے اچھے سے ایک دائرہ کر گیا اسے لٹھلٹھانے کے لئے وہ بھر

چھوڑا لیکن اسے نہ کہہ اس کے اچھے کے ہائی مانے بھی ہوتے رہے۔

ادیشہ صحت آپ کے ملک میں بیڑوں میں تھیں جیسا آپ انہیں بھڑا کر انکی صحت کا حال کر رہے ہیں۔ صاحب آپ انہیں سمجھتے۔ ادیشہ نے جب یہ بتا دیا ہے اور جیہ ہوا کہ اہمیت انہیں باقی ملک سے کہیں گے اور انہیں نے اپنے اسے کہتے تھے کہ تاخیر میں نہ کی؟ اگر ایک بات سن کر اس سے چھٹ گئے۔ اور فرما کر انکی کہلا دیا۔ اے کہا۔ جس ذات کا صرف ایک لہجہ ہوتا ہے وہ تو صرف ایک ذات کی ذات ہے اس کے نیچے جو مل نہیں ہو تے۔ ادیشہ نے کہتے تھے کہ اہمیت کو گل کر کے مجھے بہت کمزور کر دیا ہے۔ میرا سب کچھ یہ ہوا کہ اسے اپنے اپنے کام میں کوئی ٹیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہر روز گھبراہٹ کا ہے۔ اور وہ اس کی ایک کام میں کرنا ہے کہ ان کی روٹیاں میں کوئی اور آسانی بہت تھوڑی ہے لیکن جب یہ چاہتی رہا کہ وہ کہیں گے کہ ان کی رعایت بہت مشکل ہو گی اور اس کا کوئی حد حساب نہ ہوگا۔ ادیشہ نے کہا اگر میں اہمیت کو عزیز کی طرح نہ کر لے گا مجھے کسی چیز کا ٹیم نہ ہوا۔ اے کہ کہہ کر اس کے آدیں کو کچا بنے کہ تم نہ کریں۔ ایک وہ ہر روز ایک کام کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اس کی کہہ نہیں کرتا۔ ادیشہ نے کہا اب تو میں بھی اہمیت کو دیکھ نہیں سکوں گا۔ اے اے کہہ کر اس کے آدیں بھی نہیں دیکھ سکتے ایک آگھوں کا انعام اور دوسرا اصل کا انعام۔ جس طرح آگھوں کا انعام آستان زمین ستاروں اور وہ روز یکہ کو نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح اصل کا انعام یہی اور بھی چیزیں ہیں اور میں میں کوئی فرق نہیں کر سکتا۔ ادیشہ نے کہا کہ میں اپنا قصہ دیکھ لوں تو میری خوشی کی انتہا نہ رہے گی۔ اے اے کہہ کر اس کے آدیں ہی خوش ہو سکتے ہیں۔ آگھوں کا اور علم رکھتا۔ جس طرح آگھوں کا اور دنیا بھر کی چیزیں کہہ کر ان میں میں کی ہنسی کہ کہہ سکتا ہے وہ روز یکہ کا مطالعہ کر سکتا ہے اسی طرح علم رکھنے والی ہنسی اور علم کی کچھ ان سکا ہے۔ آخرت کے کاموں کو منظم کر سکتا ہے۔ نہایت کی اور اس کے لئے کہاں ہوتی ہے اور وہ بڑے سامنے کی جاچت سامنے رہتا ہے۔

ادیشہ نے کہا کہ میں تم سے دور ہوتا ہوں۔ تم سے بچ کر رہتا ہوں۔ اے اے کہہ کر اس کے لوگوں سے دور رہتا ہوں۔ اے ایک شخص جو کہتے ہیں کہ انکی سب سے

کئی دہائی نہ گزرا۔ چند خطاب۔ جو چٹوگئی میں کروں اس کی ہر ایک جگہ ٹھیک لگے گی۔ دوسرا وہ
جراہی کھانہ غیر حرم سے چاکر لکھیں رکھتا۔ اپنے کانوں کو یہی باتیں سننے سے نہیں روکتا اور
اپنے دل کو بے غیظیت اور حسد میں سے دور نہیں رکھتا۔

بادشاہ نے کہا اب تو ابراہیم بھٹے کی ٹھیکری ٹھیک لگے گی۔ میرے اچھے خواب خالی رہ
گئے۔ اچھا نہ کہہ سکتا تھا۔ جی میں خالی ہوتی ہیں۔ وہ نہیں جس میں پائی نہ ہو۔ وہ ملک میں کا
کئی بادشاہ نہ ہو اور وہ عورت جس کا کئی شہر نہ ہو۔ بادشاہ نے کہا۔ اچھا! تم تو میں بھٹے
لا جواب ہی کہے جا رہے ہو۔ اچھا! نے کہا۔ لا جواب تین طرح کے آدمی کر سکتے ہیں۔ وہ
بادشاہ بننا چاہتے عزائم سے مصیبت اٹھانے اور عورت بننا چاہتے پسند سکھانے اور اس میں جلی
جانے۔ اور وہ عالم بھی ٹھیک لگ کر سننے کی توقع نہیں کرتا۔

جب بادشاہ نے دیکھ لیا کہ بادشاہ بہت ہی پریشان ہے تو اس نے کہا بادشاہ
سلامت بادشاہت زندہ ہے۔ یہ سن کر بادشاہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس نے کہا۔ اچھا! بھٹے
تم پر غضبناک ہونے سے صرف یہ بات روکی رہی کہ مجھے تمہاری غیر خواہی اور صداقت کا
یقین تھا۔ مجھے تمہارے علم و دانش کی بنا پر توقع تھی کہ تم نے ابراہیم کو قتل نہیں کیا ہو گا۔ اس
نے اگرچہ جہاد کر لیا ہے اور بدلی سخت باتیں کہی ہیں لیکن وہ بھی ان نقصان پہنچانے کے
امراء سے نہیں۔ بلکہ صرف حکایت کی وجہ سے یہ سب بکھ گیا ہے، مجھے بھی یہ چاہئے تھا کہ
اس سے دور گزر کر آتا۔ اچھا! نے بھی مجھے اسی طرح جانچ لینے اور اس بارے میں شک
میں ڈالنے کیلئے کہا اور وہ کیا ادا تھا۔ تم نے مجھ پر جہاد ادا کیا ہے اور میں تمہارا مددگار
گزار ہوں۔ چاہا کہ میرے پاس لے کر آؤ۔

اچھا! بادشاہ کے پاس سے اٹھ کر ابراہیم بھٹے کے پاس گیا۔ اور اسے زہب و زینت
کرنے کی تجویز کی۔ اس نے بھی یقین کیا۔ پھر وہ اسے لے کر بادشاہ کے پاس گیا۔ جب وہ
اس کے پاس پہنچی تو اسے جھک کر سلام کیا اور اس کے سامنے سوجھ بوجھ کر بیٹھ گئی۔ کبھی
میں نے خدائی کا شکر بھائی ہوں اور بادشاہ سلامت کا بھی شکر یہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے
مجھ پر احسان فرمایا۔ میں نے بہت جہاد تصور کیا تھا اس کے بعد مجھے زندہ رہنے کا حق نہ تھا
لیکن بادشاہ سلامت کا علم و حکم اور میں کی طبیعت و ہولی اس قسم پر غالب آگئی۔ پھر میں بادشاہ

کا بھی شکر یہ یاد کرتی ہوں۔ جس نے میرے سحائے میں تاجر کی اور مجھے مرنے سے بچایا
 اس لئے کہ اسے بادشاہ کے علم پر کمزوریت تھی اور وہ کبھی کاہر علم تھا۔ پھر بادشاہ نے
 ایلاد سے کہا۔ تم نے مجھ پر اداست پر اور کام پر عالمی کتب خانہ "مستان کیا ہے تم نے میرے علم
 کے باوجود اسے زندہ رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ تم نے علی آج مجھے اسے لے کر سے سحایا
 ہے۔ میں ابھی تھوڑی غیر غرضی اور اور رائے کی پر اس کو اس کا۔ آج سے میرے دل میں
 تمہارا مقام اور رکھی جگہ ہو گیا ہے جہیں اب ملک میں ہر سے اختیارات حاصل ہوں گے تم
 اپنی رائے سے جو چاہو کر سکتے ہو میں نے ملک تمہارے سحائے کر دیا ہے مجھے تم پر اس کو
 ہے۔ ایلاد نے کہا۔ بادشاہ سلامت! اللہ تعالیٰ آپ کی خوشی اور بادشاہت کو ہمیشہ قائم
 رکھے۔ میں اس کے فضل نہیں۔ میری تو آپ کا خادم ہوں۔ میری خواہش تو صرف یہ ہے کہ
 بادشاہ سلامت! اس سے جو سے معاملات میں جلدی سے کام نہ لیا کریں۔ جن میں انہیں
 بعد میں پیچھے پائی ہو۔ اور اس عالم میں جگہ ہو جائیگی خاص طور پر اس ایک خوار و شفیق ملک
 کے بارے میں جس کی نظیر اس بار سے ملک میں نہیں۔

بادشاہ نے کہا۔ ایلاد تم نے سچ کہا ہے میں تمہاری باتوں کو تسلیم کرتا ہوں۔ میں
 اس کے بعد ہر چھوٹے جو سے سحائے میں دلالتی اور مجلس ساقیوں کے حضور سے کے بغیر
 کوئی کام نہیں کروں گا۔ پھر اس نے ایلاد کو بہت سے "مستام سحایا کیا اور اسے ان چیزوں کے
 بارے میں مکمل اختیارات دے دیے جنہوں نے بادشاہ کے مزاج میں کوئلہ کرنے کے لئے
 کہا تھا۔ تب ایلاد نے اس سب کو گل کر دیا اس طرح بادشاہ اور اس کی مرضی سب کی آنکھوں کو
 فطرت صوب ہوئی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور شہر مکہ میں کے وسیع علم و حکمت
 کی تقریب کی۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنے علم کی بدولت بادشاہ اور اس کی ملک اور اس کے
 ملک خصلت دہر کر چھٹی سے بچایا۔

باب 11

شیرنی، تیر انداز اور گیدڑ

شاہد عظیم نے یہ اے کہا: میں نے یہ حال سن لی ہے۔ اب مجھے اس شخص کی مثال سنا ہے جو دوسروں کو نقصان پہنچاؤ اس لئے ڈک کر دیتا ہے کہ خود اس پر کوئی مصیبت آئی ہوئی ہے۔ اور اس کا وہی اسے غم از پائے کرنے سے صحت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ یہاں کرنے سے باز آ جاتا ہے۔ یہ اے کہا۔ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش وہی لوگ کرتے ہیں جو جاہل اور احمق ہوتے ہیں۔ دنیوی افراد کی دنیا کے لیے یہ ناپز ہوتے ہیں اور انہیں اس روش کی جزا ملنے والی ہوتی ہے۔ اس سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اگرچہ بعض لوگ موت کے مار دھو جانے کی وجہ سے اپنے کراروں کے اس دال سے بچ جاتے ہیں۔ جو دنیا میں مان پر آئے وہاں سے ہے۔ جو شخص باہم کام پر غور نہیں کرتا وہ صاحب سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود مراد ہو جائے۔ یہ بات کات کوئی جاہل شخص بھی اس نقصان سے عبرت حاصل کر لیتا ہے۔ ہمارے کسی وجہ سے بچتا ہے اور ہمارے کسی دوسرے پر غم از پائے کرنے سے باز رہتا ہے اور باہم کام کارے دوسروں کو اپنے اپنے پہنچانے سے احتساب کرنے کے خواہش مند حاصل ہو جاتے ہیں۔ اس کی مثال شیرنی، تیر انداز اور گیدڑ کی کہانی ہے۔ اور شاہد نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا۔ یہ اے کہ لوگ جان کرتے ہیں کہ۔

ایک شیرنی کسی جنگل میں رہا کرتی تھی۔ اس کے دو بچے تھے۔ ایک دن وہ جنگل کے لئے گئی اور ان کو اپنی کھانا میں پھنسا دی۔ اس کا شاہد نے ایک تیر انداز کو اس نے ان کو تیر انداز کہلا کر پک کر دیا اور ان کی کہانی بتا کر رکے کیا۔ جب شیرنی واپس آئی تو اس نے ان کی یہ حالت دیکھی تو بے قرار ہو کر بیٹھ کر رو دھاڑنے لگی۔ وہاں اس کے قریب ہی

ایک گیزر دیا کرتا تھا۔ اس نے جب اس کی بچہ دیکھ کر مٹی تو کہا۔ کیا بات ہے؟ کیا ہوا ہے؟
 شیرنی نے کہا میرے دادا بچے کوئی تھوڑی دیر آؤ گا میں کو بچا کر کے اس کی کمال اتار
 کر لے گا ہے۔ اور اس کو یہاں دبا کر بیچک گیا ہے۔ گیزر نے کہا۔ چلاؤ تمہیں۔ اپنے آپ
 سے ہی ٹیبلٹ چھو۔ اس تھوڑی سی تھوڑی سے ساتھ یہ سڑک اس لئے کیا ہے کہ تم دوسروں
 ساتھ یہاں بھی سڑک کیا کرتی ہو وہ بھی اپنے مزاجوں کے ساتھ ایسے ہی محبت کرتے ہیں
 جیسے تمہارے بچوں سے کرتی ہو۔ لہذا تم بھی اس حرکت پر مرکب ہو سڑک اور دھماکی حرکتوں
 پر کیا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جیسا کہ وہ دینا بھرا گئے۔ ہر کام کا نتیجہ ۲۵ ہے تو اب ۱۰
 غراب اور ۲۵ غراب بھی مل کی مقدار کے مطابق ہو گئے ہیں۔ جس طرح کھیت
 سے پھل ہوتا ہے کی مقدار سے ہوا کرتی ہے۔ شیرنی نے کہا۔ ذرا اپنی بات کی وضاحت کرو
 ۔ گیزر نے کہا تمہاری اس بات کو سمجھ رہا ہے۔ شیرنی نے کہا۔ ۲۵ سال۔ گیزر نے کہا اس عرصہ
 میں تمہاری خوراک کیا تھی؟ شیرنی نے کہا جانوروں کا گوشت۔ گیزر نے کہا تمہیں یہ خوراک
 کون لاکر دیتا تھا؟ شیرنی نے کہا میں جانوروں کا کھانا کرتی تھی اور رکھتی تھی۔

گیزر نے کہا میں جانوروں کو تم کھانا کرتی تھی۔ کیا ان کے ماں باپ نہ تھے؟
 شیرنی نے کہا کیوں نہیں تھے؟ گیزر نے کہا بھروسہ کی دیکھی بچہ دیکھ کر اس نے علی نہیں دیتی
 بھی تمہاری مٹی اور یہ ہے۔ حقیقت میں تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ علی اس لئے آئی
 ہے کہ تم نے دیکھ کر غور نہیں کیا۔ اور اس کی پاداش میں جو کچھ تمہارے ساتھ ہوئے دیکھا تھا
 تمہیں اس کا احساس نہ تھا۔

جب شیرنی نے گیزر کی یہ باتیں سنی تو اسے احساس ہو گیا کہ اس پر یہ مصیبت اس
 کے اپنے اعمال کی وجہ سے آئی ہے اس لئے کہ وہ دوسروں پر غم و زبانی کرتی رہی ہے
 چنانچہ اس نے غور کرنا چھوڑ دیا اور گوشت خوردگی ترک کر کے پھل کھانے شروع کر دیے۔
 اور رہا اس کا دوست جس مشکل ہو گئی۔ جب یہ بات فائدہ دینے لگی جس جگہ اس
 باقی تھی اور جس کی گزارشات پہلے اس پر تھی اس نے شیرنی سے کہا میں یہ سمجھتی تھی کہ اس سڑک
 پانی کی بھرتی کی وجہ سے درختوں پر پھل نہیں آتا لیکن جب سے میں نے تمہیں پھل کھاتے
 دیکھا ہے نہ کہ تم گوشت خور ہو اور پھر ذائقہ چھوڑ کر دوسروں کے ذائقہ کو بڑھ کر رہی ہو

مجھے معلوم ہو گیا کہ دوستوں پر معمول کے مطابق کیا آیا ہے۔ مگر ان کی ہمت تمہاری وجہ سے بڑھ ہوئی ہے۔ افسوس درد شکوے، افسوس پھلوں پر کھانا سب پر جان پھلوں پر گزرا وقت کیا کرتے تھے کہ اب یہ سب مٹا دیا، ہوا جائی گے اس لئے کہ ان کے روزی میں وہ لوگ بھی شامل ہو گئے ہیں جن کا اس میں کوئی حصہ نہیں تھا، جو اس کے مادی نہ تھے۔ جب شیرینی نے فائدہ کی یہ باتیں سنیں تو اس نے پھل کھانے بھی چھوڑ دیئے اور کھاس کھا کر گزارہ کرنے لگی اور مہارت اور پختہ میں مشغول رہنے لگی۔

میں نے یہ مثال اس لئے آپ کے سامنے جان کی ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ بعض اداہن لوگ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے اس لئے باز آ جاتے ہیں کہ ان پر بھی کوئی مصیبت آئی ہوئی ہے۔ جس طرح کہ شیرینی نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جب اس کے بچوں کی وجہ سے اس پر مصیبت آئی تھی اور پھر فائدہ کی باتوں کی وجہ سے پھل کھانے بھی ترک کر دیئے اور اپنا سارا وقت مہارت میں گزارنے لگی تھی۔ انسان کو تو اس پر غور بھی زیادہ ضرور کرنا چاہئے۔ کیا جاتا ہے کہ جو لوگ تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے اور انصاف میں ہر قسم کی رضا بھی ہے اور سب انسانوں کی بھی۔

باب 12

درویش اور مہمان

شاہ و حکیم نے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سن لی ہے اب مجھے اس شخص کی مثال
 بنانی چاہیے کام کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے لائق ہوتا ہے اور کسی دوسرے کام میں لگ
 جاتا ہے لیکن اسے کوئی پتا نہ ہو پھر جو دن ہو کر رہ جاتا ہے۔ بیٹے نے کہا۔ لوگ بیان
 کرتے ہیں کہ۔

کرسٹ کے علاقے میں ایک درویش رہا کرتا تھا۔ وہ بڑا اموات گزار تھا۔ ایک
 روز اس کے پاس کوئی مہمان آیا۔ درویش نے اس کی خاطر عدالت کے لئے بھجوری
 سٹھائی جو دونوں نے کہا میں بھر مہمان کہنے لگا۔ یہ بھجوری تھی ابھی اور بھی ہیں۔
 میرے علاقے میں تو ایسی بھجوری نہیں ہوتیں۔ کاشت وہیں بھی ایسی ہی ہو کر تیں۔ پھر اس
 نے کہا میرا قبیل ہے اگر آپ میری مدد کریں تو میں یہاں سے کچھ بھجوری لے جاؤں اور
 وہیں جا کر کاشت کروں۔ مجھے آپ کے علاقے کی زمین اس کے پھل اور ان کو کاشت
 کرنے کے طریقوں کا علم نہیں ہے۔ درویش نے اسے کہا یہ کام آپ کے لئے بہت مشکل
 ہوگا۔ شاید آپ کے علاقے کی آپ وہاں بھجوروں کے سوائے نہ ہو جبکہ اس اور بہت سے
 جاں ہوتے ہیں۔ ان پھلوں کے ہوتے ہوئے بھجوروں کی کیا ضرورت ہے جبکہ یہ موسم کے

مواقی بھی کمی ہوئی ہیں۔ وہ شخص حقدار نہیں ہوتا جو ناگن کام کے لئے روز دھوپ کر
ے۔ جب تک لوگ موجود ہیں پرقامت کریں گے اور ناگن جڑ سے بہ ناز ہو جائیں
گئے سعادۂ منور ہیں گے۔

یہ درویش میرانی زبان میں باتیں کرتا تھا۔ اس کے مہمان کو اس کا کھد بہت پسند
آیا اس نے بھی کھف کرتے ہوئے اس زبان میں باتیں کرنے کی کوشش شروع کر دی اور
کیا دلوں تک اپنے آپ کا مشکل میں ڈالنے لگا تو درویش نے اسے کہا۔ اپنی زبان کو کھڑ
کر اور میرانی میں جھک کر نے کا کھف کر کے آپ اسی طرح مشکل میں پڑ گئے ہیں جس
طرح وہ کو مشکل میں پڑ گیا تھا۔ مہمان نے کہا کس طرح ہوا تھا؟ درویش نے کہا جان کیا
ہوتا ہے کہ۔

32۔ کو اور فیس

ایک کو نے کسی فیس کو اٹھا کر پچھے دیکھا تو اسے اس کی چال بہت اچھی لگی۔
اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بھی اسی طرح چلتا سکے۔ اس نے اس کے لئے
بڑی محنت کی لیکن اسے ابھی طرح سمجھ نہ سکا پھر ایس ہو کر اس نے چاؤ کا اپنی ٹکلی چال ہی
چنار ہے۔ عمر وہ اسے ڈانڈی۔ چنانچہ وہ بکری ہوئی چال چل کر تمام بکریوں سے بڑا اور
صورت نظر آنے لگا۔ کو چاہے فیس کی چال اپنی بھی بھول گیا۔

میں نے یہ مثال آپ کے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ
اپنی ماورائی زبان کھڑ کر میرانی سمجھنا چاہتے ہیں، لیکن وہ آپ کے لئے مناسب نہیں۔ مجھے
خوش ہے کہ آپ میرانی بھی سمجھ نہ سکیں گے اور اپنی زبان بھی بھول جائیں گے اور جب کہ
دائیں جائیں گے تو آپ کی زبان بہت بڑی محنت کی جائے گی۔

کسی نے کہا ہے۔ جو شخص دنیا کام کرے جو اس کے ہاتھ کی نہ ہو اور جو اس کے آؤ
امداد نے اسے نہ سکھایا ہو، اسے مہمان ہی شمار کیا جاتا ہے۔

باب 13

سیاح اور ستار

شاہد عظیم نے بے باک سے کہا۔ میں نے یہ سب سنا لیا ہے۔ اب مجھے اس شخص کی مثال سنا ہے جو ایسے شخص کے ساتھ نکلی کرتا ہے جس کے الٹ ٹیکس ملتا ہو اور جہاں یہ سفر گزاری کی بھی توقع رکھتا ہے۔ بے باک نے کہا۔ شاہد سلامت! حکومت کی عادات اور طریقہ تلف ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو عورتیں بھی بے باک سے خواہ وہ دو تانگوں پر چلتی ہو یا چار تانگوں پر یا تعداد میں اڑتی ہو کوئی بھی انسان سے افضل نہیں۔ لیکن انسانوں میں سے ایک بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔ بعض حکامات جانوروں، مردوں اور بچوں میں سے ایسے فرد بھی ہوتے ہیں جو محمد کے زیادہ یا کم مافی منزلت کے زیادہ کاٹھ اور نیکی کے زیادہ قدر دان ہوتے ہیں۔ لیکن عقلمند لوگوں کے لئے خواہ وہ بادشاہ ہو یا عام لوگ، ضروری ہے کہ وہ نیکی اس کے ساتھ کریں جس کا نالہ ہو۔ میں کہتا ہوں کہ ایسے شخص کے ساتھ نیکی نہیں کرنی چاہیے جو اس کا نالہ لے کر اس کا قدر دان نہ ہو۔ کسی کو پتہ چلے کہ اس کی عادات اور طریقہ ہیں وہ کامیاب اور ناکام اس کو ایسی طرح ہی سمجھیں گے۔ ان کے لئے یہ بات ہرگز مناسب نہیں کہ وہ شخص کسی سے رشتہ داری کی بناء پر نیکی کریں جب کہ وہ اس کا قدر دان نہ ہو۔ نہ یہ مناسب ہے کہ وہ دور کے آدمی سے بھلائی نہ کریں جبکہ وہ اپنے تئیں من سے ان کا دیکھنا چاہیں گے۔ وہ اس بھلائی کا قدر دان نہ ہوتا ہے جس کے ساتھ کی جاتی ہے اور وہ غیر خواہ بھلائی کرنے والا، راستہ انداز صاحب علم اور اچھے انسان یا تو اہل کوتر پیچہ دینے والا ہوتا ہے یا کسی طرح وہ

فصل جو ایسے افعال و اقوال کو ترجیح دیتے ہیں کہ اس طرح وہ شخص جس کی انہی عادات کا تجربہ ہو چکا ہو اور وہ قابلِ احسان ہو سکی کہ اسے اہل اور دوست جانے کے لائق ہوتا ہے۔ جتنا اور اور طریقہ کسی سر پیش کا علاج اسی وقت کرتا ہے، جب اسے انہی طرح دیکھ لیتا ہے اس کی بغل اس کا حراج اور اس کی بیماری کا سبب معلوم کر لیتا ہے۔ جب وہ ان تمام چیزوں کو انہی طرح دیکھ لیتا ہے تب اس کے علاج کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اسی طرح جتنا فصل کے لئے پہلی سائب نہیں کر کسی کو جانچے ہوئے بغیر درست جانے۔ جو فصل کے بغیر کسی ایسے فصل کی طرف نہ جانے جو جنگلی میں مشہور ہو گیا تو وہ غلطی کرے گا اور اسے آپ کو نجات میں ملے گا۔

اس کے باوجود انسان بھی ایسے فصل کے ساتھ بھی پہنچا کرتا ہے جس کی قدر دانی کا اسے تجربہ نہیں ہوتا اور اس کی عادات سے واقفیت نہیں ہوتی۔ لیکن وہ اس کے احسان کی قدر کرتا ہے اور اس کا اچھا سلوک کرتا ہے۔ لیکن کبھی انسان لوگوں سے اس قدر خوفزدہ ہو جاتا ہے کہ اسے کسی پرانے دیکھنے والا۔ حالانکہ وہ خود نے کواچھا آئین میں داخل کر دوسری آئین سے نکال لیتا ہے اور اس سے خوف محسوس نہیں کرتا اور کسی پرانے کو ہاتھ پر نہ لیتا ہے اور دیکھ کر کہلاتا ہے اسے خود بھی کھاتا ہے اور اسے بھی کھاتا ہے۔ کسی نے کہا ہے۔ جتنا دلی کو چاہئے کہ وہ کسی خاص انسان کو خیر خواہ ہو چکا ہو یا نہ ہو۔ لیکن اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ ان کو ہر گئے اور ان کی احسان بندی کے دریغ کے مطابق ان سے بھلائی کرے۔ اس بارے میں اہل دانش نے ایک مثال بیان کی ہے۔ اوشو نے کہا۔ کیا یہ مثال؟ یہ اسے کہا تو کہ بیان کرتے ہیں کہ۔

کچھ لوگوں نے کبھی کوئی کھوکھرا تھا۔ انتقال سے ایک سار سانبہ بندہ اور شیر اس میں گر پڑے۔ اس دوران وہیں سے ایک سیاح کا گزر ہوا اس نے کوئی بھی میں جھانک کر دیکھا تو وہ اس نے سار سانبہ بندہ اور شیر کو سمجھ لیا۔ اس نے سوچا کہ اس میں اس آدمی کو کتنے دشمنوں سے چالوں تو آفرت کے لئے شاید ہی اس سے بھر گئی کہ سکون کا بھروسہ نے دراصل اسے چھوڑ دیا اور اسے چھوڑ دیا اور اس نے پھر سار سانبہ سانبہ لپٹ کر باہر نکل آیا کہ اس نے تیری سرحد سار سانبہ اس سے شیر تک گیا اور باہر

آگیا۔ اس سب نے اس کا شکر یہ ادا کیا اور کہا اس شخص کو کونجی سے نہ لانا اس لئے کہ انسان سے بڑھ کر کوئی شکر انہیں ہو سکتا اور نہ اس طور پر یہ شخص۔ مگر بندہ کہنے کا میرا مکر فر اور رشتہ شکر کے قریب آئیں گا ہے۔ شکر کہنے کا میرا مکر بھی اس شعر کے قریب ایک جگہ میں ہے اور سانپ کہنے کا میں اس شعر کی تفصیل میں رہتا ہوں۔ اگر تمہارا گزر کبھی ہمارے گھر کے پاس سے ہو اور تمہیں ہماری ضرورت چ جائے تو آواز دے گا کہ تم تمہاری اس نیکی کا صلہ دے سکیں جو تم نے ہمارے ساتھ کی ہے۔ اس سیراج نے انسان کی احسان فرموشی پر کوئی دھیان نہ دیا اور سوال کر اس آدمی کو بھی باہر نکال دیا۔ اس شخص نے جگہ کر اسے سلام کیا اور کہا کہ اگر تمہارا گزر کبھی ہوا اور رشتہ شکر سے ہو تو میرے مگر ضرور آؤ گی ایک ستارہ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے احسان کا بدلہ دے سکوں۔ اس کے بعد وہ اپنے شمر کی طرف چل پڑا اور سیراج اپنے شمر کی طرف۔

کچھ عرصے بعد اس سیراج کا اس شعر میں کوئی کام نکل آیا۔ وہاں کیا تو اسے بندل گیا۔ بندہ نے جگہ کر اسے سلام کیا اور اس کے پاؤں کو بوسہ دیا۔ اس نے سفارت کرتے ہوئے کہا کہ بندہ اس کے پاس بیکہ ہوتا تو کبھی لیکن بیٹھنے میں ابھی آتا ہوں۔ بندہ کہیں گیا اور پھر چل لے آیا اور اس کے سامنے نہ کھڑے ہوئے اس نے ضرورت کے مطابق کھائے۔ اس کے بعد سیراج شعر کے دروازے کے قریب پہنچا تو اسے شیریل گیا۔ شیراس کے سامنے سہرے میں گر گیا اور کہنے کا آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا تھا مجھ پر رکھے۔ مگر وہ گیا اور ایک پیڑ کے قریب جا کر ایک بادشاہ کی بیٹی کو بخاروا اور اس کا سامان ہر لے آیا اور سیراج کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ سیراج کو پتہ تھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ مگر اس نے سوچا کہ یہ تو جانور ہیں اور انہوں نے مجھے یہ صلہ دیا ہے اور اگر میں ہمارے پاس جاؤں تو کیا ہی اچھا ہو اگر وہ شکر بھی ہو تو اس ذرا کچھ کر پوری قیمت وصول کر لے گا۔ کچھ دے گا اور کچھ غور کر کے لے گا۔ اسے تو اس کی قیمت کا بخالی علم ہو گا۔

اس کے بعد سیراج اس ستارہ کے پاس گیا اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اپنے گھر لے گیا۔ جب اس نے اس کے پاس زیورات دیکھے تو ان کو کچھ نہیں لیا اس لئے کہ یہ زیورات اس نے بادشاہ کی بیٹی کے لئے ہائے تھے۔ اس نے سیراج سے کہا۔ زارا بیٹھنے میں آؤ گے

لئے کھاتا لے آؤں گھر میں بیکہ بیکہ کھاتا سوچو کہ جس بھروسہ پر ابھر کر مل گیا اس نے سوچا کہ مجھے ایک بیکہ بیچ سونے کا تھکا ہے۔ بادشاہ کے پاس جاؤں اور اسے اس کی اطلاع دے دوں گا۔ اس سے بادشاہ کے پاس میری قدر و حرکت زیادہ بڑھ جائے گی۔ پھر وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ جس شخص نے آپ کی بچی کو قتل کر کے زہر پیچھا لیا ہے وہ اس وقت میرے پاس ہے۔ اس پر بادشاہ نے سچا پیچھا اور وہ سچا کو بیکہ کر لے گیا اور جب اس نے زہر پیا تو کچھ تو فوراً اٹھ بھاڑ کر دیگا کیا۔ اسے سخت ترین سزا دی جائے اور مارے شوہر میں بھرا کر اسے پھانسی دے دی جائے۔ جب سچا اسے لے جانے لگا تو سچا نے اور بچی آواز میں مدد شروع کر دی۔ وہ بار بار کہتا جاتا کہ بندہ ساپ اور شیر نے مجھے انسان کی فراموشی کے حلق بتا دیا کہ میں ان کی بات مان لیتا تو اس نوبت کو نہ پہنچتا۔ اس کی یہ بات وہ بکا ساپ نے بھی سن لی وہ اپنے دل سے ابھر نکلا اور اسے بچکان کیا پھر وہ جلدی سے گیا اور اس نے بادشاہ کے بیٹے کو اس لینا۔ بادشاہ نے اہل علم کو بلا دیا تاکہ اسے دم کر لیں لیکن اسے بالکل طاقت نہ تھا۔ پھر وہ ساپ اپنی ایک جہنم میں اس کے پاس گیا اور اسے سچا کے حلق بتا دیا۔ اس سے بہت ترس آیا۔ وہ فوراً بادشاہ کے بیٹے کے پاس گئی اور اس کے دل میں یہ خیال ڈالا کہ تم اس وقت تک ٹھیک نہ ہو گے جب تک وہ آدمی دم نہ کرے جسے تم نے قتل کر کے ہوئے سزا سنائی ہے۔ اس کے بعد ساپ سچا کے پاس قید خانے میں گیا اور اسے کہا کہ میں تمہیں اس بات سے روکتا رہا کہ تم اس انسان کے ساتھ بھلائی نہ کرو۔ مگر تم نے میری بات نہ مانی اور بھلا سے ایک درخت کا چنوا دیا جس سے اس کے زہر کا علاج ہو سکتا تھا اور اسے کہنے لگا کہ جب یہ لوگ تمہارے پاس آئیں تو تم بادشاہ کے بیٹے پر دم کرو تو اسے اس چنے کا پانی پلا دیا وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ جب بادشاہ تم سے تمہارے حالات کے حلق پر پوچھے تو اسے سب کچھ بتا دیا۔ پھر تم بھٹکا رہا ہو گے۔

بادشاہ کے بیٹے نے بادشاہ کو بتایا کہ اس نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک یہ سچا بھٹے تو تہ ذلیل ہو گیا ہے جس میں نہ تو اسے تم ٹھیک نہ ہو گے۔ اس پر بادشاہ نے سچا کو بلا دیا اور اسے دم کرنے کے لئے کہہ دیا۔ اس نے کہا میں دم کروں تو تمہیں جاننا پڑے گا اس چنے کا پانی اسے پلاؤں گا اس وقت وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر اس نے

اے اپنی چادر تو دھلیک ہو گیا۔ بادشاہ یہ کچ کر بہت غصی ہوا اور اس سے اس کے حوالت کے حصول اور رفاقت کیا تو اس نے سارا راز آکھ سنا۔ بادشاہ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اسے انعام سے نوازا اور ستارہ کو پھانسی دینے کا حکم صادر کیا۔ اس لئے کہ اس نے کتبہ بھائی کی اور صن سلوک کا صلہ صن سلوک سے دینے کے بجائے بدسلوکی سے دیا۔

اس کے بعد بچہ دانیے بادشاہ سے کہا سلارح کے ساتھ اس ستارہ کے اور ابن جانوروں کے درویشے میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے اور سوچے والوں کے لئے غور و فکر کا مقام ہے۔ اس میں یہ سبق بھی موجود ہے کہ تنگی اس شخص کے ساتھ کرنی چاہئے۔ جھنگلی کے اہل بد خوئیہ کوئی قرعہ مزاج ہو یا خشکی آدلی۔ حکمرانوں میں درویشی کی درد سے درست ہے کسی میں بھلائی ہے اور اسی سے دوسروں کے شر سے بچا جاسکتا ہے۔

باب 14

شہزادہ اور اس کے دوست

شاہد عظیم نے کہا میں نے یہ مثال سن لی ہے اب یہ بتائیے کہ اگر آدمی اپنی عقل کے ذریعے ہی خوشحالی حاصل کرتا ہے (جیسا کہ عالم لوگوں کا خیال ہے) تو ایک جاہل شخص کیسے غارت اور خوشحالی حاصل کر لیتا ہے؟ اور ایک صاحب علم و فہم آدمی پر مصائب کیوں آتے ہیں؟ یہ بتائیے کہ جس طرح انسان صرف اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور صرف اپنے کالوں سے سن سکتا ہے اسی طرح کلی زندگی بھی صرف فہم و دانش سے ہی ممکن ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ شہزادوں پر غالب آ جاتی ہے اس کی مثال ایک شہزادہ سے اور اس کے دوستوں کی کہانی ہے۔ اور شاہ نے کہا کہ جس طرح ہوا تھا یہ؟ یہ بتائیے کہ انوکھ بیان کرتے ہیں کہ۔

چار دوست مل کر سفر روانہ ہوئے ان میں سے ایک شہزادہ تھا اور سات جڑ کا بیٹا تھا تیسرا کسی سحر زدہ آدمی کا بیٹا تھا اور صاحبِ جمال ہی تھا اور چوتھا کسی کسان کا بیٹا تھا اور ان سفر پر سب تنگ دستی اور فقر و غارتگی میں مبتلا ہو گئے۔ اپنے وطن سے دور تھے اور تن کے پڑوں کے ساتھ کوئی چیز ان کے پاس نہ رہی تھی۔ ایک روز وہ اپنی اپنی حالت پر سوچ بچار کرنے لگے ان میں سے ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق سوچ رہا تھا شہزادہ کی نگاہ کا سارا تھم لشکر کے مطابق تھا، بادشاہ پر جو کچھ بھی انسان کے حضور میں ہوتا ہے وہ ہر گز رکھتا ہے۔ شہزادہ پر ممبر اور اس کا انتھار ہی تمام باتوں سے افضل ہے تاکہ جو کچھ کے بنے نہ کیا۔ محل تمام چیزوں سے افضل ہے۔ سحر زدہ آدمی کے لئے کہ اسن و اعمال سب سے بڑھتے ہیں۔ کسان کے بنے نہ کیا بھوکے بنے سے بڑھتا اس کوئی چیز نہیں۔

ممبر و مہر و ان آدمی شہر کے قریب پہنچا تو ایک جگہ بندھے 'در کسان کے بنے سے کہا ہوا۔ بھوک و سختی کے آج کے دن کے لئے کہا تھا۔ در کمال کی ایسے کام

کے خلیق کو کون سے دریاؤں کا کھانا مل سکا ہو۔

لوگوں نے اسے بتا کر اس شہر میں اچر من سے ۷۰ کروڑ کی جتنی چیزیں تھیں۔ ہمیں اچر من لانے کے لئے تین سال تک ہوا چڑھا ہے وہ کیا اور کتنیوں کا کھانا ہے اور شہر لے جا کر ایک درہم میں بیچ دیا اس سے کھانا خریدا گیا۔ پھر شہر کے دروازے پر لکھ دیا ایک دن کی محنت کی قیمت ایک درہم۔ پھر کھانا لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس کیا۔ ان سب نے کھایا۔ اٹھادھن ہوا تو انہوں نے آپس میں کہا جس نے من کر لیا وہی من سے اٹھل گیا ہے آج اس کی پانی ہے۔ اس پر وہ سحرزادہ کی بیٹی شہر کی جانب چل چلا اس نے سوچا کہ میں کوئی کام تو نہیں کر سکتا۔ مجھے شہر میں کون سا مل جائے وہ اسے کھینچتا ہے شرم آئی کہ کھانا لئے بغیر ہی اپنے دوستوں کے پاس واپس چلا جائے۔ وہ چلا گیا حتیٰ کہ ایک بڑے سے درخت تک نہک کر بیٹھ گیا کسی اٹھادھن سے نیند آ گئی۔ اس دران وہاں سے کوئی اسیر آدلی کر مارا اسے اس کے من نے بہت متاثر کیا۔ اسے اس کے مجھے یہ حکمانی شرافت کے آثار نظر آئے۔ اس نے اس پر ترس کھا کر اسے پانچ سو درہم دے دیئے۔ اس نے شہر کے دروازے پر لکھ دیا۔ ایک دن کا حسن پانچ سو درہم کے برابر ہے اور دو درہم لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس کیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو انہوں نے ۲۰۰ کے بیٹے سے کہا ہوا آج تم اپنی محنت اور تجارت کے ثمر سے ۱۰۰ لے کر آؤ۔ ۲۰۰ کا بیٹا چلا گیا۔ وہ چلا گیا حتیٰ کہ اس نے ایک بڑی جہاز دیکھا جس پر بہت مسلمان لدا ہوا تھا۔ وہ جہاز ساحل پر آ کر ٹکرا رہا تھا ہو گیا۔ ۲۰۰ دن کا وہ اس جہاز کا مال خریدنے کے لئے آیا ہوا تھا۔ لیکن انہوں نے منظور کیا کہ آج ان سے مل کر خرید لیں جب ان کو نقصان کا اندیشہ ہو گا تو سستے ۱۰۰ میں بیچ دیں گے۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے لیکن اس طرح یہ ہمیں مستل جانے گا۔ ۲۰۰ کا بیٹا جہاز راستہ بدل کر جہاز دانوں کے پاس گیا اور ان سے سارا مال ایک لاکھ دینار میں لدا اور خریدا لیا اور ظاہر یہ کیا کہ وہ مال کسی دوسرے شہر منتقل کرنا چاہتا ہے۔ جب ۲۰۰ دن کے گروہ نے یہ بات سنی تو انہیں مال کے ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ ہوا انہوں نے ایک لاکھ درہم قلعہ دے کر سارا مال خریدا لیا۔ اس نے وہ رقم لی ایک لاکھ دینار جہاز دانوں کو دے دیے اور ایک لاکھ درہم لے کر شہر کے دروازے پر آیا اور وہاں لکھ دیا ایک دن کی محنت ایک لاکھ

درہم۔

جب چلقوان ہوا تو انہوں نے خبردار سے سے کہا۔ آج تم جاؤ اور اپنی نگاہ کے ذریعے ہمارے لئے کھنکھار کر دو۔ خیرادہ چلا گیا اور آ کر شہر کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اتفاق سے اسی روز اس علاقے کا بادشاہ سر گیا تھا۔ اس کے بعد اس کا کوئی بیٹا بیڑ میں سو جوتا تھا۔ لوگ اس کا جنازہ لے کر اس دروازے سے گزرے۔ لیکن خبردار نے کسی لمحہ اور ہنسوں کا مظاہرہ نہ کیا۔ حالانکہ سب لوگ سمجھتے تھے۔ انہوں نے اسے بھی سمجھا اور وہ ان نے اسے برا بھلا کہا اور چمچا۔ کون کون تم؟ یہاں شہر کے دروازے پر کیوں بیٹھے ہو؟ تمہیں بادشاہ کے مرنے کا کوئی تم نہیں؟ پھر وہ ان نے اسے دیکھ دے کہ دروازے سے اٹھا دیا۔ جب وہ چلے گئے تو خبردار دہرا پیرا آ کر بیٹھ گیا۔

وہ ان کہنے کے میں نے تمہیں یہاں بیٹھے سے روکا تھا؟ اس نے اسے گرفتار کر کے قتل میں ڈال دیا۔ جب اگلی صبح کوئی تو اس شہر کے باشندے سے اسے اور مشورہ کرنے لگے کہ کسی کو بادشاہ ڈال دیا جائے۔ سب ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے تھے اس پر وہ ان نے کہا میں نے کل دیکھ تو جہان کو شہر کے دروازے پر بیٹھے دیکھا تھا ہر کسی طرح اسے کوئی تم یاد نہ تھا۔ میں نے اس سے گفتگو کی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس پر میں نے اسے دروازے سے اٹھا دیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہ وہیں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اسے قتل بھیج دیا کہ جسے جاسوس ہی نہ ہو۔ یہ بات سن کر شہر کے معززین نے اس کو جہان کو مارنے کے لئے آدلی بھیجے وہ اسے لے کر تو انہوں نے اس کے حلق میں سے پچھاس نے کہا۔ میں شاہ فرعون کا بیٹا ہوں۔ جب میرے والد فوت ہو گئے تو میرے بھائی نے مجھ سے حکومت سنبھال لی۔ میں اس سے جان بچا کر اس طرف آ نکلا ہوں جب اس نے پچھگو کی تو جہان کو اس کے باپ کے حلق میں چاڑھ کر تھے۔ انہوں نے اسے پھانسی لیا اور اس کے باپ کی بہت تعریف کی۔ پھر ان معززین نے اسے اپنا بادشاہ بنالیا۔ اس شہر والوں کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کسی کو بادشاہ بناتے تو اسے سفید ڈھچھی پہنھا کر جلاں نکالتے۔ انہوں نے اس کے ساتھ اگلی ایسا ہی کیا۔ جب وہ شہر سے دروازے سے گزرا تو اس نے وہاں دھڑیر ہی گھسی ہوئی دیکھیں اس نے گئی وہاں پہنچے کا حکم دیا کہ محنت، مسن، بھال، حلق، فہم سمیت انسان

ہو گیا جس کی خبر پڑا تو آئی ہے اٹھ کی تھکر کے مطابق آئی ہے۔ میرا اس حقیقت پر اندر بھی
 جیٹیں بھٹتے ہو گیا ہے۔ جب سے اٹھ نے مجھے یہ قدر و منزلت عطا کی ہے۔ اس کے بعد وہ
 اپنے دربار میں جا کر تخت پر بیٹھ گیا۔ اور چارے بھیج کر اپنے ساتھیوں کو اور دار میں جا کر
 صاحبِ علم دوست کو اپنے وزیراء میں شامل کر لیا اور محنتی دوست کو ساتوں میں اور حسین و
 جمیل دوست کو بہت سالہ دے کر جلاوطن کر دیا تاکہ اس کی وجہ سے کوئی تھکر کو زندہ ہو جائے
 ۔ پھر اس نے اپنے ملک کے اعلیٰ علم اور دانشوروں کو جمع کیا اور ان سے کہا میرے ساتھیوں کو
 تو اس بات پر یقین آ گیا ہے جو یہ کہہ اٹھتے تھے کہ انہوں نے اُنہیں عطا کیا ہے وہ صرف اس کی ہائی ہو
 لی تھکر کی عبادت ہے۔ یہ حسن و جمال کا حصہ وہ دانش کا حصہ نہیں ہے جب میرے
 بھائی نے مجھے جلاوطن کر دیا تھا تو مجھے تو حق قسمی کو زندگی گزارنے کے لئے مجھے بھول بھی
 گئے تھے پھر اس نے کہا اس کے کہیں اس مقام کو حاصل کر سکا مجھے یہ امید نہ تھی کہ جب اس ملک
 میں مجھ سے بہتر لوگ موجود ہیں تو مجھے یہ سب ملے گا۔ بس اُنہی تو اٹھ کی تھکر اس عزت اور
 شرف کے لئے یہاں لے آئی۔

اس وقت دربار میں ایک ہیڑھا سردار بھی موجود تھا وہ اظہار کئے گا۔ آپ
 نے جی دانائی کی باتیں کی ہیں۔ آپ اس مقام پر اپنی اپنی دانیشی اور خیالات کی
 پاکیزگی کی بدولت پہنچے ہیں۔ آپ کو اپنے حقیقی ہمارے خیالات اور ہمارے من عن کا بھی
 علم ہو گیا ہے۔ اور آپ نے جو کچھ جان کیا ہے اس کی بھی ہم تائید کرتے ہیں۔ اٹھ تعالیٰ
 نے آپ کو جو بادشاہی اور عزت عطا کی ہے۔ آپ واقعی اس کے اعلیٰ حصے اس لئے کہ اٹھ
 نے آپ کو دانشوری عطا کی ہے۔ اس دنیا میں سب سے زیادہ نیک بخت وہ انسان ہے
 جسے اٹھ نے جس اور فراست بخشی ہو۔ اٹھ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے کہ ہمارے
 بادشاہ کی وفات کے بعد اس نے آپ کو کھڑے کیا جس عزت عطا کر لی۔

اس کے بعد ایک سردار بزرگ الٹا جو سیرام بھی تھا۔ اس نے پہلے تو حمد و ثناء کی اور
 پھر کہا میں سیرام بننے سے پہلے ایک سحر زادی کی خدمت کیا کرتا تھا جب مجھے دیا گیا ہے
 تہائی پر جیٹیں آ گیا۔ تو میں نے اس شخص کو کھڑا دیکھا اس نے میری خدمت کے کوئی مجھے وہ
 دیکھا دیکھے۔ میں نے سوچا کیا یہ دنیا کا صدوق کر دیا ہوں اور کیا یہ دنیا کا سچا ہے اس کو

مگر میں نے ایک یہ کہنے سے منع کر دیا۔ اس بیان نے انکی سمجھت سے نہایت
 دی ہوا دیکھیں طاقت سے بچا ہوا ہے۔ ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ اس کے حسن سلوک کا صلہ
 دیں اس رشتہ کے لئے ایک حکم ہے جو خداوند سے مبرا ہے۔ کیا تمہارے قائد ہی
 کہ وہ اسے نکال لے۔ جب میں نے یہ بات سن کر کہا تم مجھے کسی پروردگار نے اس کے خلق
 کیا تم مجھے وہاں تک جہاں کلاؤ نہیں کچھ نہیں لے کہا۔ جب تمہارا دور دورہ جاتی ہے
 وہ انھوں کی بصارت میں آتی ہے۔ تمہارے ہائی انھوں پر رد اول دیتی ہے اور یہاں
 جہاں انھوں کے کچھ۔ لیکن اس اثر نے کہ کہنے کے لئے اس نے ہماری بصارت میں لگتی۔
 چنانچہ میں نے وہ جگہ کوئی اور وہاں سے دور جہاں نکال لیا جو خداوند سے مبرا ہوا تھا
 میں نے انھیں دیکھا کہ وہی مبرا تھا۔ سب تر علی اس صف کے لئے ہیں جس نے جس میں وہ
 کہہ دیا کہ جسے تم میں جانتے تھے سارے جو تم میں اس میں۔ مگر زمین کے لئے انہوں نے جو
 نہیں لے کہا۔ اس میں ان کا کہنا کہ تم جانتے نہیں کہ تمہارے راجہ پر قاب ہے اور ان کی شخص
 تمہارے آئے انھیں جو حکم۔ اور ان کا حکم اس میں کہ آپ انھوں دیکھیں کہ ان کا ہوا۔
 ان کے آپ کے تمہاری میں وہاں لے آئیں اور ان کے میں میں کہہ دیا۔ انہوں نے اور انہوں نے
 کہا میں انہوں سے مبرا ہے۔

باب 15

قاضی لومڑی اور بیگلا

شاہد جھم نے بے باک کہا۔ میں نے یہ مثال سن لی ہے۔ اب مجھے اس شخص کی مثال سنانے جو دوسروں کو تھوڑے سے گناہوں کے لئے اس کی تہ نہیں سمجھتی۔ یہ بے باک اس کی مثال قاضی لومڑی اور بیگلے کی کہانی ہے۔ شاہد نے کہا۔ یہ کس طرح ہے؟

بے باک نے کہا۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ۔

ایک قاضی کو ایلی کی بھوپا کرنا کرتی تھی۔ وہ جانی سخت سے اس کی چوٹی پر گھونسلہ تار کرتی اور سنی اور بھران کو بیٹے کے لئے بیٹہ جاتی۔ جب انہوں سے بچے نکلتے کا وقت آ جاتا تو ایک لومڑی آتی تھی یہ وقت معلوم ہوتا تھا۔ وہ گھر کے کچے کھڑی ہو جاتی اور شور مچاتی اور کہتی اپنے بچے بیگلے بیگلے اور تسمیہ پر آ جاؤں گی ایک دفعہ اس کے پاس وہ بچے ہوئے۔ اس دوران کسی بیگلے کا ادھر سے گزر ہوا اور وہ گھر پر بیٹہ کیا۔ جب اس نے قاضی کو جانی کھین صورت دکھانے دیکھا تو کہنے لگا۔ کیا بات ہے؟ بہت پریشان نظر آ رہی ہو؟ اس نے کہا۔ میں بیگلے! مجھے ایک لومڑی کا خوف لگا ہوا ہے جب بھی میرے بچے نکلتے ہیں وہ مجھے آ کر دھمکاتی ہے اور میں اس کے دھمکے سے اپنے بچے بیگلے بیگلے دیتی ہوں۔ بیگلے نے کہا اس سبب جب وہ آئے تو اسے کہنا میں اپنے بچے نہیں نکلیں گی تم اور آ جاؤ۔ جب تم میرے بچے کھائے آؤ گی تو میں آؤں گی اور اپنے آپ کو بچوں کی نگاہ سے تھوڑے تھوڑے کتہہ سے پر چلا گیا۔

اور لومڑی نے شاہد کو وقت کے مطابق آگئی اور اسے دھمکیاں دینے لگی۔

قاضی نے اسے وہی جواب دیا جو بیگلے نے اسے دیا تھا۔ لومڑی نے کہا مجھے تار تو یہ جواب نہیں کس نے سکھایا ہے۔ قاضی نے کہا بیگلے نے۔ اس نے بعد لومڑی میری

وہاں اس نے بچے کو کڑھ دیا۔ تو اسے کہنے لگی۔ میں بچے! جب وہاں انہی طرف سے آئے تو ہر کس طرف کر لیئے ہو؟ اس نے کہا۔ انہی طرف۔ بھڑی نے کہا۔ اگر انہی طرف سے آئے۔ تو۔ بچے نے کہا۔ انہی طرف کر لیئے اس بچے کی طرف۔

بھڑی نے کہا جب ہر طرف سے ہوا آئے گئے تو بھر کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا میں سرکہ ہوں میں چمپا لیتا ہوں۔ بھڑی نے کہا کیسے کرتے ہو؟ میرا تو خیال ہے کہ تم نہیں کر سکتے۔ بچے نے کہا کیوں نہیں کر سکتا۔ بھڑی نے کہا۔ دکھاؤ کس طرح کرتے ہو؟ اس کی قسم اسے طائرانہ پتھر پر ہوا زمین اٹھنے پر ہم بڑی فعالیت دی ہے۔ تم ایک گھر میں ۱۰ کچھ جان جاتے ہو جو ہم لوگ ایک سال میں بھی نہیں جان پاتے اور وہاں بھی جاتے ہو جہاں ہم نہیں بھیج سکتے اور بھر سہی اور ہمارے بچے کے لئے سرکہ ہوں میں چمپا لیتے ہو۔ یہی مہارک ہم نہیں مہارک ہو۔ اور رادھا کھاؤ کس طرح کر لیئے ہو؟ اس پر بچے نے اپنا سر ہاں کے بچے کو کھلا۔ تو بھڑی نے لپک کر اسے بکھرا دیا اور ایک ہی جھٹکے میں اس کی گردن توڑ دی۔ بھر کہنے لگی اپنے آپ کے دشمن اٹھ کر کھڑے ہو رہے تھے اور مگر اپنے لئے نہیں کوئی تدبیر نہیں سوچتی اور ہمارے چنٹ کر گئی۔

اختتام

جب یہ ہادی کھنگو اس بات پر قسم ہو گئی تو بادشاہ خاموش رہا۔ مگر یہ ہادی کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت! میری دعا ہے کہ آپ ہزاروں ہی زندہ رہیں اور چارے عالم پر حکمرانی کریں۔ اٹھ آپ کو ہر قسم کی نصرت سے سرفراز فرمائے، خوشی اور اطمینان صفا کرے۔ اس کی نگہ پر آپ کی بھلائی کرے۔ آپ میں ظلم اور ظمہاؤں غریبوں موجود ہیں۔ آپ اپنے تمام فراموش اور غریبوں میں کمال انسان ہیں، آپ کی رائے اور بصیرت بے دریغ ہے۔ آپ کی ہانپا ہنشد ہوئی ہیں اور آپ سرور گرم چشیدہ نصیرت ہیں۔ لہذا جنگ کے وقت بھی بڑی تدبیر کا نہیں اور مصائب کے کلام میں ہر راہنما کا سامنا اٹھ سے نہ ہو رہا۔

میں نے اس کتاب میں آپ کے لئے کتنے تمام باتوں کی وضاحت کر دی ہے جو آپ نے مجھ سے اور پلٹ کر میں اور ان کا تحصیل سے جواب دے دیا ہے۔ میں نے آپ کی

خیر خواہی کا حق ادا کرنے کی ہماری کوشش کی ہے اور اپنے علم کے مطابق آپ کا حق نیت ادا کرنے میں کوئی عیب نہیں کی۔ اس طرح اس کتاب میں صحت اور خیر خواہی کے جذبات بکھرا دیے ہیں۔ اس کے باوجود جس طرح تنگی کی سمجھنے کرنے والا اس پائل کرنے والے سے زیادہ نیک نہیں تھا۔ اسی طرح صحت کرنے والا شخص بھی اس شخص سے بہتر نہیں تھا۔ جسے صحت کی کمی اور خیر کی تعلیم دینے والا سمجھنے والے سے زیادہ سادہ منہ نہیں تھا۔

(متمم شد)

ہمارے مطبوعات



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150



Rs.150

0221-6450283 منزل 4 دین پلازہ قی ٹی روڈ گوجرانوالہ 0300-6450283

انجیل پبلشرز